

مجلہ حقوق بچہ پیشہ محفوظ

مجلہ حقوق بچہ پیشہ محفوظ

خواجہ محمد اکبر وارثی کا اصلی

میر لاد اکبر

خواجہ محمد اکبر وارثی

گوہر کبیبی
اردو بازار
لاہور

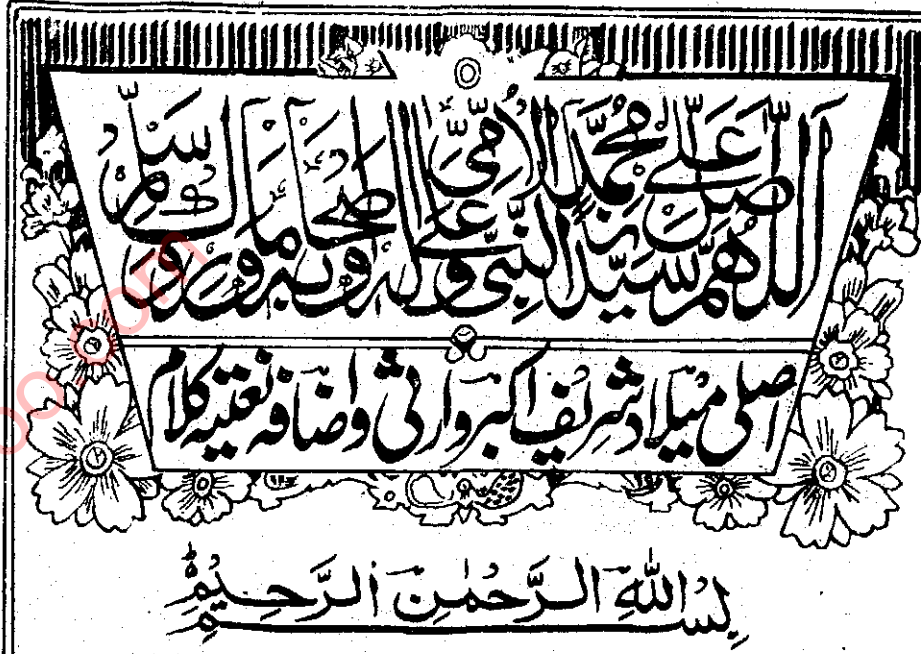
قیمت :- 25

پڑھتے صلی علی یہاں آؤ
بیٹھو آکر یہاں ادب کے ساتھ
شریت وصل نوش فرماؤ
دل لگاؤ شہ عرب کے ساتھ

جہاں اکبر درود ہوتا ہے
رحمتوں کا درود ہوتا ہے

اللہ پاک کی صفات اور انسان ظلم و جہول کی زبان گویا چھوٹا منہ بڑی بات ہے۔ اگر تمام جہاں کے دریاؤں کی روشنائی بن جائے اور دنیا بھر کے درختوں کے قلم تراشے جائیں اور اللہ پاک کی حمد و ثنا لکھنا چاہیں تو یہ سب سالانہ روشنائی و ذخیرہ ختم ہو جائیں۔ بلکہ اگر اتنے ہی دریا اس روشنائی کی مدد کے لئے اور لائے جائیں تو بھی ختم ہوتے جائیں۔ لیکن اللہ پاک کی حمد و ثنا ہرگز نہیں لکھی جاسکتی اور میرے اس دعوے کے ثبوت میں یہ شہادت کافی ہے کہ اللہ اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود ارشاد فرماتا ہے کہ جتنے یہ ہماری حمد و ثنا لکھنے والے ہیں ان سے کہہ دو قل تو کان الیٰحرمہ اذ الکلمات ربی کفدت البحر قبل ان تنفد کلیمت ربی ولو جئتہ بمثلہ مدد انی تو اعلیٰ شان اور اس پر یہ قرب اور یہ احسان کہ خنق افسر الیہ من حبیل النورین دم تو تمہاری رگ گلو سے بھی نزدیک تر ہیں۔ جل جلالہ و عظمیٰ نوالہ۔ اب کیا تلاش کریں اور کہاں ڈھونڈنے جائیں؟ غزل

تجھے ڈھونڈنا تھا میں چار سو، تری شان جل جلالہ
تو ملا قریب رگ گلو، تری شان جل جلالہ
تری یاد میں ہے کلی کلی، ہے چمن چمن میں ہوا علی
تو بسا ہے پھول میں ہو بہو، تری شان جل جلالہ
تری جستجو میں ہے ناخستہ، کہ کہاں تو جلوہ دکھائے گا
اُسے دزد کو کو ہے کو بکو، تری شان جل جلالہ
گرے قطرے ابر سے خاک پر تو یہ بولا سبزہ اٹھا کے سر
دیا غیب سے مجھے آب جو، تری شان جل جلالہ
ترا رنگ لعل دگر میں ہے، ترا نور شمس و قمر میں ہے
تری شان عظم نوالہ، تری شان جل جلالہ
ترے حکم سے جو ہوا جلی، تو چٹک کے بولی کلی کلی



سر قلم ہیں یہاں قلم کے قلم
غل ہے سبحان ربی الاعلیٰ
دام غنم سے نکالنے والا
مشکلوں میں وہ بے بسوں کا شفیق
سب کا بگڑی اڑی میں کھو نہار
بھیجا اس نے محمد صلی
ظلمت کفر ہو گئی کا فور
کلمہ پڑھ کے بتوں کو توڑ دیا
دین پھیلا دیا زمانے میں
پڑھ لیا، لا الہ الا اللہ
واہ شان محمد صلی
کیا فرشتوں کا ازدحام ہے آج

کس سے توحید کبریا ہو رقم
فرش سے تا بہ عالم بالا
روح قالب میں ڈالنے والا
جنگلوں میں وہ بے بسوں کا رفیق
غزددوں کا ولی غریب کا یار
خلق کرنے لگی جو بے ادبی
نور حق سے ہوا جہاں معور
رشتہ عشق حق نے جوڑ دیا
ڈھنکا رحمت کے شامیانے میں
آگئے راہ پر جو تھے گمراہ
واہ آن محمد صلی
اس کی محفل کی دھوم دھام ہے آج

کے لئے مامور فرمایا۔ جن کی ہدایت کے پروردگار نے ہم کو سیدھی راہ سمجھائی جن کی رسالت کے جلووں نے ہمارے دل کے فانوسوں میں معرفت کی شمع چمکائی۔ جس کی روشنی میں ہم نے اپنے آپ کو فانی اور اس کو ربانی جاننا۔ جس کے اُجالے میں ہم نے اپنے آپ کو بندہ اور اس کو معبود پہچانا۔ جن کی دُعاؤں کے صلے میں ایک نعمت عظمیٰ ہمارے ہاتھ آئی۔ جن کی خوشخبری کے نتیجے میں ایک دولت بے زوال ہم نے پائی۔ وہ نعمت عظمیٰ کہ جس کے صدقہ میں نور ایمان سے نہال اور دولت بے زوال کہ جس کی بدولت متنازع دین و اسلام سے مالا مال ہو گئے۔ وہ کون؟ باعثِ دو کون بے یاروں کا یار، بے مددگاروں کا مددگار، بے وسیلوں کا وسیلہ، بے بھروسوں کا بھروسہ، بے بسوں کا بس، بے کسوں کا کس، ٹوٹے دلوں کا سہارا، اللہ تعالیٰ کا سارا جس نے ہم گنہگاروں کو نباہا۔ جس کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے چاہا تمام رات یادِ الہی میں نہ سونے والا، ہم گنہگاروں کی خطاؤں پر نزار زار رونے والا، دونوں جہاں کا مختار، مدینہ کا تاجدار، جس کی محبت سے شاہی قلعوں کے گنگرے گریں، جس کے اشاروں پر جان و سورج پھریں، جن کو فرشتے جھولا جھٹلائیں۔ جن کے در پر جبرائیل آئیں۔ سب خور و ملک جن دشمن انہیں کام بھرتے ہیں۔ اکثر چند و پند و شجر و حجر ان کو سجدہ کرتے ہیں۔ گل کاشات میں انہیں کا ڈنکا بجا ہے۔ اور بجے گا۔ شفاعت کا تاج انہیں کے سر پہ بجا ہے اور سبے گا۔ بُرائی سے بھلائی اور بھلائی سے بُرائی کے یہی چھانٹنے والے، خدا کی بھر کے سب ظاہری و باطنی خزانوں کے یہی بانٹنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ سے دلانے والے اور اللہ تعالیٰ عم نوالہ سے ملانے والے

غزل

دلوں کی کدورت مٹا دینے والے	خراب آئینوں پر جلا دینے والے
خدا کی دولت لٹا دینے والے	ادھر بھی کوئی ریزہ خوان نعمت
جہنم کو جنت بنا دینے والے	خدارا ادھر بھی نگاہِ کرم ہو
صدائے رہے ہیں صدا دینے والے	سختی کچھ عطا ہو نواسوں کا صدقہ
فقیروں کو سلاطین بنا دینے والے	ملے کچھ کہیں تیرے در کے بھکاری
ملے ہیں خدا سے بلا دینے والے	کہاں تک کریں شکر اس کا کہ ہم کو
ہیں سب کو حبیبِ خدا دینے والے	طلبِ نو کردہ دین و دنیا کی دولت
گنہگاروں کو بخشوا دینے والے	آئیں عاصی ہوں مجھ پر بھی ہو چشمِ رحمت
غریبوں کی بگڑی بنا دینے والے	اس اکبر کی بھی شدمِ معشر میں رکھنا

ہے کریم تو، ہے رحیم تو، نری شانِ جل جلالہ
ترا ڈالی میں وصف ہے، نری پتے پتے میں حمد ہے
ترا غنچے غنچے میں رنگِ دبو، نری شانِ جل جلالہ
ترا جلوہ دونوں جہاں میں ہے، ترا نورِ کون و مکان میں ہے
یہاں تو ہی تو وہاں تو ہی تو، نری شانِ جل جلالہ
ہے دُعا ئے اکبرِ ناتواں، نہ تھمتے قلم نہ رُکے زباں
میں نکھوں پڑھوں یہی با وضو، نری شانِ جل جلالہ

هُوَ الْأَوَّلُ هُوَ الْآخِرُ هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ - یعنی اول بھی اور آخر بھی اور ظاہر بھی اور باطن بھی اللہ ہی اللہ ہے۔

غزل

عیال اللہ ہی اللہ ہے، نہاں اللہ ہی اللہ ہے
یہاں اللہ ہی اللہ ہے، وہاں اللہ ہی اللہ ہے
وہ شیریں نام ہے اللہ کا جب اس کو لیتے ہیں
چپک جاتی ہے نالو سے زباں، اللہ ہی اللہ ہے
کہو اللہ ہی اللہ دم بہ دم، اللہ خوش ہوگا
وہاں رحمت برستی ہے جہاں، اللہ ہی اللہ ہے
گُزرتی ہے شہادت پنجگانہ اس کی مسجد سے
نہ آئے گریقیں سُن لو اذان، اللہ ہی اللہ ہے
الفِ جِو لَام شاخیں آثر تشدیدِ گلِ مد سر
یہ سارا گلستاں کا گلستاں، اللہ ہی اللہ ہے
ہیں آٹھ اللہ دست و پائے انگشتِ میان سے
دو طرفہ پڑھ کے دیکھو انگلیاں، اللہ ہی اللہ ہے
جو گوشِ ہوش ہوں اکبرِ چمن میں سر و پر سُن لو
کہ کہتی ہیں سحر کو قمریاں، اللہ ہی اللہ ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ اس نے اپنے برگزیدہ رسول اور اپنے پیارے پیغمبروں کو ہماری رہنمائی

دُرود و سلام اے خدا بھیج بے حد بُرود محمد و آل محمد

دُرود تاج

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
اے خدا رحمت کا طہ نازل فرما اور پرستار ہمارے اور مالک ہمارے محمد صاحب کے اور آپ آل پرستار ہمارے اور مالک ہمارے محمد صاحب کے

صَاحِبِ النَّجَاحِ وَالْيُعْرَاجِ وَالْبِرَاقِ وَالْعِلْمِ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْفَحْطِ وَ
صاحب تاج اور معراج اور براق اور نشان کے ہیں۔ دُور کرنے والے سختی اور دبا اور کال اور

الْمَرَضِ وَالْأَلَمِ اسْمَاءُ مَكْتُوبٍ مَرْفُوعٍ مُشْفُوعٍ مُنْقُوشٍ فِي النُّجُومِ
بیماری اور درد کے، نام ان کا لکھا گیا ہے بلند کیا گیا ہے شفاعت کیا گیا ہے نقش کیا گیا ہے بیچ لوح

وَالْقَلَمِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهُ مُقَدَّسٌ مُعْظَرُ مَظْهَرٍ مُنَوَّرٌ
اور قلم کے۔ سردار ہیں عرب اور عجم کے۔ جسم ان کا بہت پاک خوشبودار پاکیزہ روشن

فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسُ الضُّحَى بَدْرُ الدُّجَى صَدْرُ الْعُلَى نُورُ الْمُرَى
بیچ خانہ مکعبہ اور حرم کے۔ آفتاب چاشت کے ماہتاب اندھیری رات کے مسند نشین ہندی کے نور راہداری کے

كَهْفِ الْوَرَى وَصَبَاحِ الظُّلَمِ جَمِيلِ الشَّيْمِ شَفِيعِ الْأُمَمِ صَاحِبِ الْجُودِ
پناہ مخدوں کے چرخ تاریکیوں کے۔ نیک عادتوں کے بخشوانے والے۔ امتوں کے صاحب بخش

وَالْكَرَمِ وَاللَّهُ عَاجِزُهُ وَجَبْرِئِلُ خَادِمُهُ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهُ وَالْمُعْرَاجُ
اور بزرگی۔ اور اللہ ٹھہران ہے ان کا اور جبریل خدمتگزار ہیں اور براق سواری کو ہے ان کی اور معراج

سَفَرُهُ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهَى مَقَامُهُ وَقَابُ قَوْسَيْنِ مَطْلُوبُهُ وَالْمَطْلُوبُ
سفر ہے ان کا۔ اور سدرۃ المنتہی جویری آسمان پر ہے، مقام ہے ان کا اور قاب قوسین تو سین وصال الہی مطلوب ہے اور مطلوب

مَقْصُودُهُ وَالْمَقْصُودُ مَوْجُودُهُ سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ خَاتَمُ الْكَائِنِينَ
مقصود ہے ان کا اور مقصود ان کے پاس موجود ہے سردار رسولوں کے۔ ختم کرنے والے نبوت کے

شَفِيعِ الْمُدْنِيِّينَ أَيْنِسِ الْعَرَبِيِّينَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ رَاحَةً الْعَاشِقِينَ
بخشنا نے والے گنہگاروں کے غنوار مسافروں کے۔ رحمت واسطی عالموں کے موجب آرام عاشقوں کے

مُرَادِ الْمُشْتَاقِينَ شَمْسِ الْعَارِفِينَ سِرَاجِ السَّالِكِينَ وَصَبَاحِ الْمُقَرَّبِينَ
مراد مشتاقوں کے آفتاب خدا شناسوں کے چرخ راہ چلنے والوں کے لائین مقربوں کے

حُجَّتِ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاكِينِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ إِمَامِ
دوست رکھنے والے محتاجوں اور مسافروں اور غفلوں کے سردار جن اور انس کے نبی مکہ معظمہ اور

الْقِبْلَتَيْنِ وَسَيِّلَتَنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابِ قَوْسَيْنِ مُحَبُّوبِ رَبِّ
مدینہ منورہ کے امام بیت المقدس اور کعبہ کے ولیہ ہمارے بیچ آخرت اور دنیا کے صاحب تیرہ مقدار دو کائناتوں کے محبوب

الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ
پروردگار مشرقوں اور مغربوں کے نانا امام حسن اور امام حسین کے مالک ہمارے اور مالک جن و انس کے

أَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نُورِ مَن نُّورِ اللَّهِ يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ
کنیت ابوالقاسم محمد بیٹے عبد اللہ کے ایک نور ہیں اللہ کے نور سے اے عاشقو

يَسُورُ جَمَالَهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ وَآصْحَابِهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
نور جمال آنحضرت کے دُرود بھیجوان پر اور اولاد ان کی کے اور یاروں پر اور سلام بھیجو اور دُرود سلام بھیجو

پڑھو دُرود پڑھو عاشقو دُرود پڑھو دُرود سے کبھی غافل نہ ہو دُرود پڑھو

فضائل دُرود شریف

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا یعنی تعقیق اللہ تعالیٰ جل شانہ اور فرشتے اُس کے دُرود بھیجتے ہیں نبی
پر اے ایمان والو! اُنم بھی دُرود بھیجوان پر اور سلام، اب اس سے زیادہ اور کون سی فضیلت ہوگی

کاندھا بدلنے والو ہمراہ چلنے والو جانے بھی دے ارم کو رضواں نہ ہو کہ ہم کو	پڑھتے چلو روا ہے صل علی محمد سینے پہ لکھ لیا ہے صل علی محمد
منزل کا سب سے بھروسہ اکبر بعل میں نوشہ کیا خوب لے چلا ہے صل علی محمد	
<p>حکایت - محمد بن سعد بن مطرب کا معمول تھا کہ سوتے وقت تین سو مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اے محمد بن سعد جس منہ سے تُو درود پڑھتا ہے، میرے پاس لاکھوں بوسوں لگے گا۔ ان کو شرم آئی کہ ایسے پاک منہ کے سامنے ایسا گندہ منہ کس طرح لاؤں۔ لیکن چونکہ حکمِ ادب پر فوقیت رکھتا ہے ناچار اپنا رخسار سامنے کیا۔ حضور نے کمالِ محبت سے بوسہ کے شرف سے مشرف فرمایا۔ جس وقت خواب سے بیدار ہوئے تو سارے لہکان خوشبو سے معطر و معتبر تھا۔ اور آٹھ روز تک رخسار و مٹکان اس کی خوشبو سے مہکتا رہا۔</p>	

قصیدہ

جو خیال آیا تو خواب میں وہ جمال اپنا دکھا گئے
یہ مہک بہک تھی لباس میں کہ مکان سارا بسا گئے
ہمیں دامِ غم سے چھڑا گئے ہمیں معصیت سے بچا گئے
وہ نبی محمد مصطفیٰ کہ جو سوئے عرشِ علی گئے
یہ جلیہ بھسید کھلا نہیں، یہ مقام چون دجرا نہیں
تو خدا سے پوچھو کہ کون تھے تری بکریاں جو چرا گئے
کہیں حسن بن کے قبول میں کہیں رنگ بن کے وہ پھول میں
کہیں نور بن کے رسول میں وہ جمال اپنا دکھا گئے
ہو درود تم پہ ہزار ہا مرے رہنما مرے ناخدا
مرا پار بیڑا لگا گئے، مری ڈوبی کشتی ترا گئے
تری جھوٹی ٹھوٹی بچی کچی، جو رملی تو اکسب درواری
وہ بھرے نشے کی ترنگیں کہ نہیں کہیں کی سا گئے

کہ یہ خود خدا کا فعل ہے اور ہمارے لئے حکمِ ناطق ہے ایک تو تقلیدِ خدا دوسرے تعمیلِ حکمِ خدا۔ جو شخص ایک بار درود شریف پڑھے اس پر دس رحمتیں نازل ہوں۔ دس گناہ وصال جائیں دس نیکیاں اعمال نائے میں لکھی جائیں۔ دس مراتب بلند ہوں۔ اس آیت شریف سے ظاہر ہے کہ اللہ پاک جل شانہ اپنے پیارے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ عظمت و رفعت قدر و منزلت سے مومنین کو آگاہ فرماتا ہے کہ درود بھیجتا ہوں، میں اپنے ملائکہ کے ساتھ اور مومنوں کو حکم کرتا ہے۔ کہ تم بھی درود بھیجو۔ اس سے کس قدر توقیر و تعظیم و اعزاز و تحکیم رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پتہ ملتا ہے۔ نہ کسی نبی کے لئے ایسا حکم آیا نہ کسی فرشتے نے یہ اعزاز پایا۔ چاہیے کوئی بات بھول جائے یا کوئی چیز کھولی جائے تو درود شریف پڑھے بات یاد آجائے گی اور گم شدہ چیزیں مل جائے گی گھر سے نکلنے کے وقت، سواری پر سوار ہونے کے وقت بازار جانے اور واپس آنے پر اور خرید و فروخت میں اور کسی چیز کی ضرورت پیش آنے میں، خادم غلام کے بھاگ جانے میں اور ہر دکھ درد میں و بانی امراض میں ہر قسم کے رنج و غم میں ہر طرح کی تکلیف و مصیبت میں اگر سے جل جانے یا پانی کے ڈوب جانے کے خوف میں بھوک پیاس میں کوئی چیز اللہ سے مانگنے میں کھانا کھانے پانی پینے مصافحہ کرنے میں کسی نیک محفل میں شریک ہوتے وقت کلام اللہ کے شروں میں اور ختم میں احادیث پڑھانے اور پڑھنے اور وہ علم جو شرعاً جائز ہو اس کے پڑھنے یا پڑھانے میں اور وہ چیز جو شرعاً بھیجی جائز ہو اور حلال معلوم ہو، پڑھنے لگے و عطر و عودہ خوشبو بند اور اعمال و وظائف کے اول و آخر میں، ہر نیک کام میں درود شریف پڑھنا ہزاروں برکات و حسنات اور بخشش و نجات کا ذریعہ اس سے اچھا اور کوئی نہیں ہے۔

پچھو درود بڑھو عاشقو درود دہڑھو | درود سے کسی غافل نہ ہو درود پڑھو

پچھو درود بڑھو عاشقو درود دہڑھو | درود سے کسی غافل نہ ہو درود پڑھو

قصیدہ

ہر درد کی دوا ہے صل علی محمد
محبوبِ اکبر یا ہے صل علی محمد
قربِ خدا ہر حالِ جنت میں ہودہ داخل
جنت مقام ہوگا دوزخ سزا ہوگا
اس کی نجات ہوگی جنت بھی ساتھ ہوگی
جو دردِ دلا دوا ہو یہ گھول کر پلا دو
تعوذ ہر بلا ہے صل علی محمد
کیا نقشِ خوشنما ہے صل علی محمد
جس نے لکھا پڑھا ہے صل علی محمد
گردل پہ لکھ لیا ہے صل علی محمد
جو پڑھے کے مر گیا ہے صل علی محمد
کیا نسخہ شفا ہے صل علی محمد

آداب محفل میلاد شریف

جگہ پاک صاف ہو، پیشہ حلال کمائی کا صرف کیا جائے۔ خوشبو بخورات عطریات پھول وغیرہ جس قدر ممکن ہو بہتر ہے۔ نمود و دریا کو بالکل دخل نہ ہو۔ ممبر یا چونکہ اونچی ہو اس پر مستند یا کوئی کپڑا پاک ہو، آرائش زیرے زینت کا اظہار مسرت کے واسطے مہتر ہو نہ کھانے کا بھی انتظام کرے۔ فاتحہ کے واسطے مسلمان حلوائی کے ہاں کی بنی ہوئی شیرینی ہو اور روشنی کے واسطے موم بتی ہوں تو اچھا ہے کیونکہ مٹی کے تیل وغیرہ کی بدبو سے بھی یہ مجلس مبارک پاک ہونا چاہیے۔ سامعین و حاضرین پاک و صفا ہادھو ہوں اور ادب سے بیٹھیں۔ میلاد شریف کے پڑھنے والے متنبہ شریعت ہوں۔ درود خوانی کی بار بار تاکید ہو ۛ

فضائل میلاد شریف

عَنْدَ ذِكْرِ الْمَوْلَا صَلَاحٌ فِي قَلْبِ الرَّحْمَةِ طَ يَعْنِي ذِكْرَ مَصَالِحِهِنَّ كَيْ دَقَّتِ اللّٰهُ تَعَالٰی کی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ چوبائیکہ تمام مصلحتیں اور مصلحتیں کے پیشوا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر ہو اور اس پر یہ خوبی کہ درود شریف کی صدائیں بلند ہوں۔ وہاں کے حاضرین پر کیوں نہ رحمت کا نزول ہو۔ سامعین کو کیوں نہ نفع حاصل ہو اور منقول ہے کہ جس مکان میں یہ محفل مبارک ہوتی ہے اس پر سال بھر تک رحمت کا مینہ برپا رہتا ہے اور اس مکان کے رہنے والے حفظ و ایمان میں رہتے ہیں اور بے انتہا خیر و برکت شامل حال رہتی ہے اور مگر معجزہ اور مدینہ منورہ میں تو یہ حال ہے کہ جب کسی کے ہاں لوگ پیدا ہوتا ہے یا عقیقہ یا ختنہ یا شادی یا نیا مکان بنے یا سفر سے کوئی واپس آئے یا بیماری سے صحت پائے۔ ہر قسم کی تقویٰ میں محفل میلاد شریف ضرور ہوتی ہے۔ اللہ پاک ہم لوگوں کو بھی ایسی ہی توفیق دے کہ اپنے گھر والوں کو اور مجالس کو ذکر محمدی سے منور اور مشرف کیا کریں اور تمام رشتوںات مثل ناچ رنگ پابا جہ وغیرہ سے بچتے رہیں۔ آمین! ایک بزرگ نے خواب میں حضرت کو دیکھا اور دریافت کیا کہ یہ مولود شریف کی محفل کسی ہے۔ کیونکہ لوگ اس میں کلام کرتے ہیں۔ تو حضور نے فرمایا کہ جو ہم سے محبت کرتا ہے ہم بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ قربان ان پیارے الفاظ کے۔ ثابت ہوا کہ یہ محبت کے سامان ہیں اور داغویہ بغیر کسی محبت کے کون اپنا جان و مال فدا کرتا ہے ۛ

حدیث: حضرت نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مجھ پر درود بھیجے صبح و شام تو میری شفاعت خود قیامت میں اُسے ڈھونڈ لے گی ۛ
حدیث: حضرت نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ درود شریف پڑھا اس کے اتنی برس کے گناہ بخشتے گئے ۛ

حدیث: حضرت نے فرمایا ہے کہ مجھ سے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ جو آپ پر درود پڑھتا ہے۔ اُس پر ستر ہزار فرشتے صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ وہ جنتی ہو جاتا ہے۔ حضرت نے فرمایا مَن ذُکِرْتُ عَنْدَکَ وَ لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَقَدْ جَحَاقَنی یعنی جس کے سامنے میں ذکر کیا جاؤں اور وہ درود نہ پڑھے تو اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ اور فرمایا وَ شَرِّیْ حَیْدٌ ذُکِرْتُ عَنْدَکَ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ یعنی بدعت ہوا وہ بندہ جس کے سامنے میں ذکر کیا جاؤں اور نہ درود بھیجے مجھ پر۔ غرض کہ اقوال صادقہ اور احادیث صحیحہ سے یہ ثابت ہے کہ درود و سلام دنیا میں وسیلہ خیر و برکات اور عقی میں ذریعہ بخشش و نجات ہے۔ شفا دیتا ہے، بیمار کو، اور چھڑا دیتا ہے غم کے گرفتاروں کو، اس کی کثرت سے مال میں برکت اولاد میں ترقی ہوتی ہے اور سب سے اچھی بات تو یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے کو محبت کامل جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو جاتی ہے۔ اور آپ کی محبت اللہ پاک کی محبت ہے پس یہ ایمان اور مدار اسلام ہے۔ شعر

پڑھو درود و سلام اے خدا بھیج بے حد
پڑھو درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو
بروج محمد و آل محمد

پڑھو درود و سلام اے خدا بھیج بے حد
پڑھو درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو
بروج محمد و آل محمد

مومن ہے جس نے ربط کیا ہے درود کا
وائیں جس کی لطف ہے والٹس جس کا رخ
دل خانہ خدا ہے اس کے لئے فرد
ہے اللہ صلی علی مصطفیٰ مکی موم
لکھ لکھ کے جا بجا خط طغرا سے دوستو
چل کر حضور قبلہ کو نین سب پڑھیں
اکبر طریق رحمت رحمان ہو تو کہہ

مومن ہے جس نے ربط کیا ہے درود کا
وائیں جس کی لطف ہے والٹس جس کا رخ
دل خانہ خدا ہے اس کے لئے فرد
ہے اللہ صلی علی مصطفیٰ مکی موم
لکھ لکھ کے جا بجا خط طغرا سے دوستو
چل کر حضور قبلہ کو نین سب پڑھیں
اکبر طریق رحمت رحمان ہو تو کہہ

پڑھو درود و سلام اے خدا بھیج بے حد
پڑھو درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو
بروج محمد و آل محمد

پڑھو درود و سلام اے خدا بھیج بے حد
پڑھو درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو
بروج محمد و آل محمد

ہو جائے اور دو جنت میں ساتھی جائیں۔ عالم صاحب نے اور سب حاضرین نے یہ دعائیں پھر عالم صاحب نے فرمایا کہ اب بیان کر دو تیسری مراد کیا ہے غلام نے کہا تیسری مراد یہ ہے کہ میرے اور آقا کے گناہ بخشے جائیں۔ پھر عالم نے خود بھی دعا کی اور حاضرین سے دعا کرائی۔ پھر مولود شریف ختم ہوا۔ اور سب لوگ حصے لے کر اپنے اپنے گھر گئے۔ وہ غلام بھی اپنے آقا کے پاس حاضر ہوا۔ اس نے غلام سے دریافت کیا کہ تو کہاں گیا تھا بڑی دیر میں آیا۔ غلام نے کہا۔ جناب میں آج بڑی بھاری سوداگری میں تھا۔ آج میں نے بڑے انمول سودے خریدے ہیں اس وجہ سے دیر ہوئی۔ یہودی کو غلام کی باتوں سے سخت حیرت ہو گئی کہ یہ ایک مجلس قلانچ آدمی تھا اس نے کہاں سے ایسی تجارت کی۔ خیر بھائی ہمیں بھی تو بتاؤ کہ کیا کیا قیمتی مال خریدا ہے۔ پھر اس غلام نے اس مجلس میلاد شریف کا حال اور سید صاحب کا آنا اور عالم صاحب کا وہ فرمان بیان کیا اور کہا کہ میرے پاس اس وقت تین روپے تھے۔ وہ تینوں روپے تین مراویں پوری ہونے کے لئے دیدیے۔ یہودی نے کہا۔ اچھا بتاؤ وہ کیا مراویں تم نے مانگیں۔ غلام نے کہا۔ اول مراد تو یہ ہے کہ تو میرا آقا ہے اور میں تیرا غلام ہوں تیری خدمت کرنی ضروری ہے اور خدا تعالیٰ میرا خالق اور مالک ہے۔ اس کی عبادت بھی لازم ہے۔ اس لئے چاہتا ہوں کہ اس آقائے حقیقی کا غلام ہو جاؤں اور تو مجھے آزاد کر دے اور چونکہ وہ مقبول وقت میں دعائیں مانگی گئی تھی۔ اس لئے اثر کا تیرے پہلے ہی نشانہ اجابت پر پہنچ چکا تھا۔ یہودی نے کہا لے بھائی جائیں نے تجھے آزاد کیا۔ اب دوسری مراد بتاؤ اپنی کیا ہے؟ غلام نے سلام عرض کیا اور عرض کی کہ اے آقا تم نے میرا ہاں دوسری مراد میری یہ ہے کہ میں نے مدتوں تک حضور کا نمک کھایا ہے اور میں مومن ہوں اور تو کافر سے قیامت کے دن میں جنت کی طرف اور تو دوزخ کی طرف روانہ ہو گا۔ اس لئے میں نے دوسرا رویہ دیا کہ دعا کیجئے کہ میرا آقا بھی مسلمان ہو جائے اور میں دوسرا آقا دوزخ جنت کی طرف ساتھ ساتھ جائیں۔ یہودی نے کہا کہ بھائی اگر تیری یہ مراد ہے تو میں بہت خوشی سے اسلام قبول کرتا ہوں اور پڑھتا ہوں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ طاب بیان کہ وہ تیسری مراد کیا ہے؟ غلام نے کہا تیسری مراد یہ ہے کہ میرے اور آپ کے گناہ اللہ پاک جل شانہ بخش دے۔ یہ سن کر آقا خوش ہوئے پھر اسی رات کو وہ مسلمان ہوئے اور آپ جل شانہ علم نوازہ ارشاد فرماتا ہے۔ شاباش تجو کہ جو بات تیرے اختیار میں تھی یعنی غلام کو آزاد کرنا اور خود مسلمان ہونا۔ وہ تو نے کیا اور تیسری مراد غلام کی یہ ہے کہ تیرے اور تیرے غلام کے گناہ بخشے جائیں وہ میرے اختیار میں ہے لے تیسری مراد بھی غلام کی پوری ہوئی۔ کہ میں نے اپنے حبیب کے ذکر خیر کی برکت سے تجھ کو اور تیرے غلام کو اور اس عالم کو اور سید صاحب سائل کو اور تمام حاضرین کو بخشا اور جنت الفردوس عطا فرمائی۔ یہودی جب خواب سے بیدار ہوا تو غلام کے ہمراہ عالم صاحب کی دست میں حاضر ہوا اور تمام ماجرا خواب کا مجمع عالم میں بیان کیا اور ایمان میں خوش مستحکم ہو گیا۔

قصیدہ

محمد مصطفیٰ صلی علیہ وسلم کی آج محفل ہے
پڑھو صلی علیہ وسلم صلی علیہ وسلم علی ہر دم
و منو سے آئیں بیٹھیں باادب بھیجیں درود ان پر
فرشتے عالم بالا سے سن سن کر یہ کہتے ہیں
کرم کے پھول نیکی کے ثمر جنت کے گلدستے
ہے جس کے رنگ سے رنگ دیہا گشتن ہستی
حضور میں کریں سب پیش صلی اللہ کی ندیں
ہوئے ہیں جس کے فیض نور سے دونوں جہاں روشن
ہوا ہے جس کے رخ سے داغ دل میں باہ کمال کے
ہے ادنیٰ مرتبہ تو سین کا درگاہ میں جس کی
نکالا جس نے چشمہ آب کا انگلی سے جنگل میں
دعائیں مانگ لے جو مانگی ہوں حتیٰ سے اے اکبر

حکایت۔ ملک حجاز کے شہر مدینہ سے ایک مقام پر محفل میلاد شریف تھی اور ایک عالم باعمل فرما رہے تھے کہ ایک سائل نے اگر سوال کیا کہ میں آل رسول غریب الوطن ہوں۔ اللہ واسطے مجھے بھی کچھ دے۔ وہ صاحب جو بیان فرما رہے تھے انھوں نے حاضرین سے کہا کہ جو سید سائل کو ایک روپیہ دے خدا اس کی ایک مراد پوری کرے۔ اس وقت محفل مقدس میں ایک یہودی کا غلام بھی حاضر تھا۔ جلدی سے کھڑے ہو کر عالم صاحب سے کہنے لگا کہ میرے پاس تین روپے ہیں لیجئے اور سید صاحب کو دے کہ میری تین مراویں خدا نے پاک سے پوری کرادیجئے۔ عالم صاحب نے اس سے تین روپے لے کر سید صاحب کو دیئے اور اس غلام سے کہا۔ کہ ہاں بھائی بیان کر دو کہ تمہاری کیا مرادیں ہیں۔ غلام نے کہا کہ اول مراد تو یہ ہے کہ میں ایک یہودی کا غلام ہوں وہ مجھ کو آزاد کر دے۔ یہ سن کر عالم صاحب نے ہاتھ اٹھائے اور دعائیں مانگی اور حاضرین سے کہا کہ بھائی سب دعا مانگو کہ اللہ جل شانہ اس ذکر خیر کی برکت سے اس غلام کو آزاد کر دے۔ سب نے دعائیں مانگی۔ پھر عالم صاحب نے پوچھا کہ بھائی تمہاری دوسری مراد کیا ہے۔ اس نے کہا کہ میرا آقا کافر ہے اور میں مسلمان ہوں۔ قیامت کے دن میں جنت کی طرف اور آقا دوزخ کی طرف روانہ ہوں گے۔ اس کا حال ہے اور میں چاہتا ہوں کہ وہ بھی مسلمان

دُرود سے کبھی غافل نہ ہو دُرود پڑھو
تم آقا ہو میرے میں بسندہ تمہارا
یہ صورت تمہاری یہ نقشہ تمہارا
پڑھے صدق دل سے جو کلمہ تمہارا
خریدا ہے جس جس نے سودا تمہارا
ہمیں زعم کس کا تمہارا تمہارا
میں آخند تو ہوں نام لیوا تمہارا
سخاوت کا بہت ہے دریا تمہارا
بڑا دینے والا ہے داتا تمہارا
کہ حامی ہے اک کملی والا تمہارا
ہے کد سے افضل مدینہ تمہارا
انھوں پڑھ کے مدفن سے کلمہ تمہارا

پڑھو دُرود پڑھو عاشقو دُرود پڑھو
ہے عشر میں کافی وسیلہ تمہارا
سمائے نظر میں کھنچے میرے دل میں
حرام اس پہ ہو جائے ناریہ جہنم
قیامت میں چھوئیں گے سیتے وہ تاجر
تم آقا ہو کس کے، ہمارے ہمارے
خبر تم نہ لو گے تو پھر کون لے گا؟
جو تم سے نہ مانگے یہ اس کی خطا ہے
جو کچھ مانگتا ہے تو مانگو اسی سے
سیہ کاریوں سے نہ گھبراؤ یارو
مکان کو بے زینت کیوں کے قدم سے
نمنا ہے اکسب کی روز قیامت

وہ کلمہ یہ ہے اسرار افضل الذکر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالْهٖ وَسَلَّمَ۔ اس میں بڑی بڑی خوبیاں ہیں۔ سچ تو یہ ہے۔ شعر

چھٹل سے صفت پڑھو خدا کی

خدا سے پڑھو چھٹل شان محمد

اللہ جل جلالہ کو جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لگاؤ اور نسبت ہے وہ کون سمجھ
سکتا ہے۔ ہر شخص اپنی سمجھ کے موافق کہہ جاتا ہے۔ یہ دو جملے ہیں ایک لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دُوسرا مُحَمَّدٌ
رَسُوْلُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اول تو یہ کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام
کو اپنے نام کے ساتھ مل کر اس کلمہ کا تمام کائنات میں ڈنکا بجا دیا۔ دوسرے یہ کہ اسلام میں داخل ہونے کا سب
سے پہلا سبق یہی ہے۔ تیسرے یوں تو اس کلمہ طیبہ کے فضائل میں بے انتہا کتابیں بھری پڑی ہیں۔ جن کا
ذکر خوف طوالت نہیں کیا جاتا ہے۔ اب اس پر بحث ہے کہ پہلے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کیوں ہے۔ یہ اس لئے کہ اس
کے پڑھنے سے قلب صاف ہوتا ہے۔ مشیت الہی یہ چاہتی ہے کہ پہلے اس سے اپنے دلوں کو وہ ان کر لو۔
اس وقت میرے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام محمد رسول اللہ دل نشین کر دنا کہ انوار تجلیات الہی
دلوں کے پاک و صاف حجر میں مکاحقہ جلوہ گر ہوں۔ پڑھتے یہ کہ اپنے دونوں کے درمیان میں اپنے محبوب
صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھا ہے یعنی اول جملہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ میں موجود ہے اور دوسرے جملہ میں محمد رسول اللہ

موجود ہے۔ اور بیچ میں جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونق افروز ہیں۔ سبحان اللہ۔ پانچوں یہ کہ اول جملے
میں بارہی حروف ہیں اور دوسرے میں بھی پچھٹے یہ کہ اپنے جملے کے تمام حروف غیر منقوط یعنی بلا نقطہ کر کے
ہیں تو محبوب کے جملے کے بھی تمام حروف غیر منقوط یعنی بلا نقطہ ہی رکھے ہیں۔ ساتویں یہ کہ کتابی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
کہے جاؤ جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ کہو گے داخل اسلام نہ ہو گے۔ شعر

دُرود و سلام اسے خدا بھیج بے حد
پڑھو دُرود پڑھو عاشقو دُرود پڑھو
بر درج محمد و آل محمد
دُرود سے کبھی غافل نہ ہو دُرود پڑھو

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبِ اللّٰهِ

قصیدہ

ثانی ترا کونین کے کشور میں نہیں ہے
ہو جلوہ محبوب کے کسب ماہ مقابل
محل خوبیاں اللہ نے حضرت کو عطا کیں
ہو کیوں نہ خدائی کو گدائی کی تمنا
اعمال بُرے ہیں مری امداد کو آؤ
میں ہوں وہ گنہگار جسے کہتے ہیں نیکی
ہیں عیب ہزاروں تو جسے چاہے بناوے

آٹھویں یہ کہ اللہ جل جلالہ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دو ہی ناموں سے یہ کلمہ طیب بنا
یوں تو اللہ کے بہت سے نام ہیں لیکن اللہ تعالیٰ جیسے اہم ذات ہے اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اہم ذات ہے۔ نویں اب ہر اکرم کی خوبیاں ملاحظہ ہوں۔ اللہ میں چار حرف ہیں، الف، لام،
لام، ہا، ان چاروں حرفوں میں ایک ایک کو الگ کر کے دیکھیے بے معنی نہ ہوگا۔ کچھ نہ کچھ اچھے معنی
ضرور نکلیں گے۔ الف کو الگ کیجئے تو لام، لام، ہا، رہ گئے۔ ان سے فقط بنا ہے اللہ بامعنی ہے۔
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَا فِي الْأَرْضِ طاب ایک لام بھی الگ کیجئے۔ باقی رہا لام ۵۰ ان کا لفظ
لا ہوا۔ اب بھی بامعنی لفظ ہے۔ یعنی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ طاب ایک لام بھی الگ کیجئے۔ باقی رہا لام ۵۰ ان کا لفظ
الگ کر دیجئے۔ باقی رہا حرف کا اس کے معنی یوں لیجئے کہ اس کو مصغیر کہجئے (کا) ہو بامعنی ہے۔ یعنی اس
کے معنی میں (وہ) اب بھی اشارہ اللہ ہی کی طرف ہے۔ اور ہر ایک مخفف ہے۔ هُوَ الْأَوَّلُ هُوَ الْآخِرُ

هُوَ الظَّاهِرُ، هُوَ الْبَاطِنُ کا ہوا اللہ پاک ہی کی صفت ہے اور اس کے واسطے شایاں اور موزوں ہے۔

عیاں تو ہی تو ہے، تنہاں تو ہی تو ہے
ہزار رنگ ہر رنگ میں ہے نمایاں
ہے تو مایہ شادمانی سراپا
چمن میں چہک کر یہ کہتی ہے بلبل
شریعت، طریقت میں سب تیری موجیں
ازل تو، ابھ تو، احد تو، صد تو

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اہم ذات ہے۔ اسی طرح اس نام میں خوبیاں ملاحظہ ہوں۔ اس کے معنی ہیں تعریف کیا گیا۔ اس میں بھی چار حرف ہیں۔ اللہ کے نام سے ایک تو ہم تقدیر ہونے کی، دوسرے نسبت چاروں حرف بغیر منقطع ہونے کی ہے۔ یعنی اللہ میں جیسے چاروں حرف بے نقطہ کے ہیں ایسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چاروں حرف بے نقطہ کے ہیں۔ اگر اللہ کے نام سے ایک حرف مشتد ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام میں بھی ایک حرف مشتد ہے۔ محمد کے حرف جدا کرنے سے بھی با معنی رہتا ہے۔ یعنی ہ، ح، ہ، د اب پہلے میم کو الگ کیجئے ح، ہ، د باقی رہے۔ ان کا لفظ بنایا تو محمد ہوا۔ با معنی ہے۔ اس کے معنی تعریف کے ہیں جو اللہ کے لئے شایاں ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○ ایسے ہی ح کو الگ کیجئے، میم، د اب باقی رہے ان کا لفظ بنایا تو محمد ہوا۔ یعنی ہمیشہ اور بھلاؤ۔ یہ بھی اللہ ہی کی ذات کو زیبا ہے۔ اب د اب باقی رہا۔ اس کے چار عدد بحساب حروف ابجد ہوتے ہیں اور چار ہی لفظ ہُوَ الْاَوَّلُ، هُوَ الْاٰخِرُ، هُوَ الظَّاهِرُ، هُوَ الْبَاطِنُ، یہ چاروں صفات بھی اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ذات پاک کے لئے موزوں ہیں۔ جس کا مشرق و مغرب، جنوب و شمال چار عدد عالم میں ظہور ہے اور چار حروف ہی حضور کے نام پاک میں ہیں اور چار ہی حروف اللہ کے ہیں۔ اور یہ تمام فضائل قدرتی طور پر واقع ہوئے ہیں۔ اور اس کا موازنہ ہر شخص اس صورت میں کر سکتا ہے کہ دیگر مذہب کے معبودوں اور اوتاروں کے ناموں سے ذرا کوئی حرف کم و بیش کر کے دیکھو کیا خوبیاں پیدا ہوتی ہیں اور کیسے کیسے اچھے معنی ثابت ہوں گے ان کے نام لکھ کر مٹانا مصلحت نہیں سمجھتا۔ نہ یہ میرا مشرب ہے۔ اب پھر اسی حرف د اب کے چار عدد بحساب حروف ابجد لیجئے۔ یہ نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخر حرف ہے ان چار عدد کو اسم اللہ کے پہلے حرف سے ملائیے جو الف ہے اور اس کا ایک عدد ہے۔ ایک اور پار کو یائے نو پانچ ہوئے اور پانچ عدد ہی (۵) کے ہیں جو اللہ کے آخر میں ہے۔ ثابت ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخر حرف اور جل جلالہ کا ابتدائی حرف

دو نزل کر پانچ عدد ہو گئے ہیں۔ جو لفظ اللہ کے آخر ۵ ہے جس سے ہوا الاول، ہوا الآخر کی مظہریت کا پورا کافی ثبوت ملتا ہے اور شانِ بختِ پاک کا پتہ چلتا ہے۔

دُرود و سلام اے خدا بھیج بے حد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو
روح محمد د آل محمد
دُرود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

غزل

تغظیم سے لیتا ہے خدا نام محمد
قرآن میں جنت میں سر عرش سر لوح
مزد و مل و مد شر کہہ کہہ کے بیکارا
ڈرتا تھا گناہوں سے میں رحمت نے ندادی
اللہ کرے اس پر حرام آتش دوزخ
ان ناموں سے انعام میں مل جاتی ہے ہر شے
کیا ڈر ہے اگر قبر میں ہوں افنی و کز دم
آنکھوں میں بسے دل میں رہے ہونٹوں پر آئے
البر تو بچا چاہے اگر ناز سقر سے

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو
دُرود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

صلی اللہ علی النبی الامی والہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ و سلاماً علیک یا رسول اللہ

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پاک میں نکات ملاحظہ ہوں۔ میم سے اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ نبوت کا خاتمہ آپ کی ذات پر ہوا۔ قدرتی دلیل اس کی یہ ہے کہ جس طرح مخزنِ میم کا لب ہیں اور لب خاتمہ حروف کا ہے یعنی لب سے پہلے حرکت میم کی ظاہر ہوتی ہے اس سے پہلے کسی حرف سے یہ حرکت ابتدائی سوائے میم کے ظاہر نہیں ہوتی دوسرے یہ کہ میم کے چالیس عدد ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوا کہ آپ کو تین چالیس برس ہوئے۔ ہائے کیا پیارا نام ہے جس کا ہر حرف ذوقِ شوق والوں کو مزادیتا ہے۔ شعر

مجتب دیکھئے اک دوسرے کو جو ملتا ہے

لبوں پہ جب یہ پیارا نام آتا ہے محمد کا

اور یہ کہ جس طرح لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدا میم سے ہے اور میم ابتدائی مخرج حروف ہے آئی طرح حضور کی ذات اقدس سے ابتدائی آخر پیش ہے اور لفظ اللہ جل جلالہ کے آخر میں ۵ ہے اور ہائے ہونٹ

انتہائی مخرج حروف ہے۔ لہذا ہر شے کی انتہا ذات وحدہ لا شریک ہے۔ کُلُّ مَنْ عَلَيهَا قَاتِلٌ وَ يَبْقَى وَجْهٌ مُسْتَلِفٌ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اور چونکہ ابتدا سے انتہا جدا نہیں ہوتی ہے یہ فرق اعتباراً ہے اس لئے یہ مضمون انا احمد بلائیم ہے ذوق بخش عرفا ہے۔

بشر کی شکل میں آیا تکلف کی ضرورت تھی | احد سے ہو گیا احمد جو باندہا مہم کا پٹکا
اب مہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور لام اللہ کے عدد لکھتے تو ستر ہوتے ہیں جس سے اشارہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ محبوب ہیں اس لئے ستر ہزار پر دے ڈال کر دنیا میں بھیجا اور نہ بے پردہ شہن محمدی کے سوائے خدا نے پاک فکے کوئی نظارہ نہیں کر سکتا۔ تمام عالم پر موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ عشی ہو جاتی اور عالم فنا ہو جاتا اسی سبب سے ستر ہزار حجاب ڈال کر عشق کی اصل بھین دینا کو دکھائی۔ قربان ہو جاؤں۔

اس چاندی صورت پر مر جاؤں فدا ہو کر
ان نرسی آنکھوں کا میسار ہی رہنے دو
ہوں خاک تو نیکگی یہ حسرت پا بوسی
توصیف میں ہے جس کی ذائیل اذ الغشی
زلفوں کو جو کھولا ہے خوشبو بھی شگاہیجے
اب موج میں لہر انا پھرتا ہے ہوا کھاتا
ایمان کی کہت ہوں تم جان ہوا اکبر کی

مشعل ہست کہ الجنس الی الجنس میل | بہر دل بردمن صورت انسان داری

پھر چرخ محمدی اور دل اللہ کا لو اور ان کے عدد ملاؤ ۳۴ ہوں گے۔ جس سے یہ مطلب ہے کہ سات طبق آسمان اور سات دوزخ اور آٹھ بہشت اور تین کرۂ آگ ہو، پانی اور کرسی وعرش ملائکہ، جنات انسان، حیوانات۔ یہ اربعہ موجودات علوی اور سفلی سب نور محمدی سے پیدا ہوئے ایسا نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا چنانچہ یہی لام اللہ کا لولہ لک لک لک لک کے مستاج بن کر چمک رہا ہے۔ پھر مہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور لا اللہ جل شانہ کے اعداد ملاؤ تو ۴۵ ہوں گے۔ اس لئے یہ دلیل روشن ہے کہ جو حق قاعدہ خلقت کے خلقت کی انتہائی مدت تکمیل صورت انسان ۵۵ ہی ہوں ہیں۔ یہی عدد کمال صورت انسانی کا باعث اور خاتمہ حروف اللہ جل شانہ اور آغاز حروف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور مہم کے چالیس عدد ہیں اور پیر طریقت طلب حقیقت و معرفت کو جب ایک الیٰین یعنی چکر لہا ہوتا ہے۔ تب کمال انسانی اس میں پیدا ہوتا ہے پھر اللہ پاک نے مخلوق کو محمد کی صورت میں پیدا کیا ہے اور اس کا اظہار اس وقت ہوتا ہے کہ جب

انسان کو دھڑ پر سر کے اور رخسار کے نیچے ہاتھ رکھ کر لیٹتا ہے اس کی بیت کذائی سے لفظ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیاں ہوتا ہے۔ ورنہ اس میں نہاں رہتا ہے اور یہ کہ مہم بروئے علم طبائع المحروف کے انشی ہے اور دال خالی پس ابتدائی حروف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انشی ہے اور انتہائی خالی ہے۔ چنانچہ آگ کا شعلہ مائل عروج رہتا ہے اور خاک کی خاصیت یہ ہے کہ حقیض کی طرف مائل ہوتی ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ حقوہ بجز اعظم قدرت میں کہ جزو مدکی ہر دو شاخیں آپ میں موجود ہیں یا سمجھئے کہ شاعر

۱ اللہ سے واصل اور مخلوق میں سٹاں | خواص اس برزخ کبریٰ میں ہے حرف مشدو کا
اور بروئے زلم و حکمت و فلسفہ مزاج آگ کا گرم و خشک جس کی قوت جاذبہ زبردست ہے۔ علوی جانب اور مزاج خاک کا سرد و خشک ہے جس کی قوت جاذبہ قوی حقیض کی طرف واپس آپ عالم علوی و سفلی دونوں کے جانب یعنی اپنی طرف کھینچنے والے ہیں کہ دونوں عالم آپ پر بروئے عشق و محبت جھکے اور کھینچے آتے ہیں اور شیفہ د فریقہ میں اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرکز ہیں۔ آفرینش کے کیونکہ ہر خطہ جو دائرے سے شروع ہوا ہے، وہ مرکز ہی پر رجوع ہے اور یہ کہ آپ کی ولادت شریف اس وقت میں ہوئی جب کہ آفتاب بروج حمل میں تھا اور بروج حمل آتشی مزاج ہے۔ اور اسی سے ابتدائی بروج آغاز سال دوم ہمارا ہوتی ہے۔ لہذا حرف اول جویم اور آتشی ہے اس کی نسبت حمل سے ہے اور آپ کی ذات عالی سے ابتدا کے آفرینش ہے ۶

برود رح محمد و آل محمد | برود رح محمد و آل محمد
درد و دے کبھی غافل نہ ہو درد و دے کبھی غافل نہ ہو

خاتم الانبیاء حق کا پیارا نبی | خاتم الانبیاء حق کا پیارا نبی
اشرف الانبیاء ہے ہمارا نبی | اشرف الانبیاء ہے ہمارا نبی
میلکوں نے جو دیکھی ملاحت تری | میلکوں نے جو دیکھی ملاحت تری
تم ہو وہ سخن والے کہ اللہ نے | تم ہو وہ سخن والے کہ اللہ نے
اور نبیوں کی مخصوص تمہیں امتیں | اور نبیوں کی مخصوص تمہیں امتیں
آج بسف بھی ان کی غلامی میں ہے | آج بسف بھی ان کی غلامی میں ہے
سے شفاعت کے سہرے کی سر پہ بھین | سے شفاعت کے سہرے کی سر پہ بھین
آسمانوں ہی پر سب نبی رہ گئے | آسمانوں ہی پر سب نبی رہ گئے
شافع المذنبین ہے لقب آپ کا | شافع المذنبین ہے لقب آپ کا
بخر عصیاں کے گرداب میں ناؤ ہے | بخر عصیاں کے گرداب میں ناؤ ہے

نے اپنی بے مثال صورت آئینہ میں دیکھی جو نہایت شکیل و جمیل تھی۔ انا سوچ رہا تھا کہ وہ جہیز آگیا اور مجھ کو ادھر سر سجدہ معبود میں رکھ کر پانچ سو بیس سال کی بیٹی لے گیا۔ اس وجہ سے پانچ وقت کی نماز فرض ہو گئی۔ پھر اللہ تعالیٰ جل شانہ نے نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس عبادت میں مشغول فرمایا کہ قَطَا تَ نُورٌ مُحَمَّدٌ يَالْعَرْشِ قَبْلَ آدَمَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ عَامٍ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ يَسْمُو لُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سے پچاس ہزار برس پہلے عرش مجید کے طواف میں مشغول رہا۔ اور الحمد للہ کہتا تھا۔ حتی سجانہ تعالیٰ نہایت خوش ہوا اور فرمایا کہ اسے حبیب جس طرح اور سب رسولوں پر تم کو فضیلت اور بزرگی ہے اسی طرح تمہاری امت کو تمام امتوں پر فضیلت اور بزرگی دوں گا اور سب سے بہتر بناؤں گا۔ اور طرح طرح کی نعمتوں سے مالا مال کر دوں گا اور فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ کہہ دینی اسرائیل سے کہ جو کوئی مجھ سے احمد کا منکر ہو کر ملاقات کرے گا تو میں اس کو دوزخ میں ڈال دوں گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ احمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں۔ ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ! اپنے نزدیک میں احمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کوئی بزرگ پیدا نہیں کیا اور زمین و آسمان کے پیدا کرنے سے پہلے اس کا نام اپنے نام سے ملا کر عرش پر رکھا اور اس کے اور اس کی امت کے ہشت میں داخل ہونے سے پہلے اور مخلوقات پر ہشت کو حرام کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا۔ کہ اس کی امت کون کون ہے۔ فرمایا بڑے حمد کرنے والے ہوں گے۔ دن کو روزہ رکھیں گے اور رات کو عبادت کریں گے اور میں ان سے تھوڑا سا عمل بہت قبول کر دوں گا اور ان کو جنت میں داخل کر دوں گا تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ خداوند اس امت کا تو مجھے غی بنا دے۔ فرمایا کہ اے موسیٰ! اس امت کا نبی تو میرا ہی راہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو گا۔ جب یہ عرض قبول نہ ہوئی تو درخواست کی کہ اچھا تو مجھے اس نبی کی امت میں پیدا کر۔ اللہ۔ اللہ۔ شمع

اللہ سے کہتے تھے شامل مجھے کر اس میں موسیٰ سے کوئی پوچھے رہے تیری امت کے فرمایا اللہ پاک نے یہ بھی نہ ہو گا لیکن اے موسیٰ! میں تم کو اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنت میں لکھا کر دوں گا۔ ظاہر ہے کہ

خمس

کسی کا بلند ایسا رتبہ نہیں ہے
یہاں لن ترانی کا جھگڑا نہیں ہے
سر عرش بول کوئی پہنچا نہیں ہے
در مصطفیٰ سب موسیٰ نہیں ہے

یہاں عرش سے طر سینا نہیں ہے
عطا میں سخا میں نعم میں کرم میں
گلستان میں صحرا میں جنت میں یم میں

مجھ گنہگار کا پردہ ڈھک لیجئے
کوچ اکبر کا جس وقت دنیا سے ہو
میب میرے نہ ہوں آشکارا نبی
لب پہ جاری ہو کلمہ تمہارا نبی

تمہید پیدائش نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب اس معشوق حقیقی نے جو بہت سے بے نام و نشان مجاہدوں میں پردہ بین اور بے انتہاء نام پر دروں میں مجھ گزین تھا ارادہ کیا کہ کوئی ایسا آئینہ ہو کہ جس میں اپنے محسن و جمال قدرت کے گونا گوں جلوے اور کمال اداوار و عظمت کے بوقلموں کرشمے دیکھے تو اس وقت یہ نورانی خیال بیشکل آئینہ زور برد ہوا۔ یعنی

آئینہ ذات حق نے رکھا زور برد
عکس ذات الہی تھا آئینہ میں
ایسی صورت نہ پیدا ہوئی ہے نہ ہو
ہیں اسی ایک مشعل سے سب مشعلیں
تو اسی شکل کا دوسرا ہو گیا
نام اسی عکس کا مصطفیٰ ہو گیا
آپ پر محسن کا خاتمہ ہو گیا
جن سے روشن زمین و آسمان ہو گیا

تفصیل اس کی اباب خبر اور اصحاب معرفت یوں بیان کرتے ہیں کہ جل شانہ کا سب سے پہلا جلوہ نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ یعنی خلاق مطلق نے تمام کائنات اور جملہ موجودات سے ایک کر و چھ لاکھ ستر ہزار برس پہلے نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا کیا۔ حضرت ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ اس نور سے اللہ پاک نے فرمایا کوئی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہو۔ نور الہی اخبر یعنی اس سے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوا جس سے وہ ایک نور کا ستون ہو گیا اور بلند ہوا کہ حجاب عظمت تک پہنچ گیا۔ پھر سجدہ کیا اور احمد اللہ کہا۔ تو اللہ پاک نے فرمایا کہ اسی واسطے میں نے تجھے پیدا کیا ہے۔ اور تیرا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھا ہے اور تجھ سے خلق کی ابتداء اور تغیر کی انتہا کر دوں گا۔ پھر اس نور کو چار حصوں پر بانٹ دیا۔ بعض نے لکھا ہے کہ اس کے دس حصے کئے۔ جن سے عرش و کرسی، لوح، قلم، چاند، سورج، ستارے اور فرشتے، جنت، دوزخ، زمین و آسمان، شجر و حجر، جمع مخلوقات اور تمام موجودات بنے اور ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ کوئی حبیبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی ہوا اے محمد حبیب میرا۔ یہ سن کر نور محمدی شاد ہوا۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طاؤس کی شکل میں پیدا کیا اور ہری زرد کی قندیل میں رکھ کر شجرہ البقیع میں لٹکا دیا۔ نو ہزار برس تک بعبادت معبود عالم تجر وین مشغول رہا۔ پھر حق تعالیٰ نے آئینہ حیا پیدا کر کے اس طاؤس کے مقابل کیا۔ جس وقت اس طاؤس

خدا کا مان کے کہتا کیا ہے کہتے ہیں شفیع حشر، رسول کریم، ختمِ رسل حسین ایسے کہ اللہ کے حبیب ہوئے گناہ گاروں نے جب رو کے یا غفور کہا تکلیں گے اور نبی ان کا منہ جو امانت کو سنا کے نعت نکیرین کو کیا خاموش	تمہارے کہنے کا عالی جناب کیا کہنا حبیب پاک تمہارے خطاب کیا کہنا تمہارا حسن ہے وہ انتخاب کیا کہنا برس پڑا ہے کرم کا حساب کیا کہنا وہ بخشو آئیں گے روزِ حساب کیا کہنا تمہارا اکسیر حاضر جواب کیا کہنا
---	--

جس وقت اللہ پاک نے چاہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کرے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم دیا کہ میرے پاس وہ مٹی لا جو زمین کا نورانی دل ہے۔ پس جبریل علیہ السلام بوجہ ارشاد رب الانام مع فرشتگان جنت الفردوس و رفیق الاعلیٰ زمین پر آئے اور ایک مشت خاک مدینہ منورہ کے اس مقام سے لی کہ جس مقام میں اب مزارِ اقدس حضور ہے اور مٹی نہایت روشن و چمکیلی تھی۔ اس میں نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پلایا اور عطریات اور نسیمِ جنت کے پانی میں اس کا خمیر کیا۔ اور بڑے مونی کی رگل بنا کر بہشت کی نہروں میں غوطہ دیا اور پھر زمین و آسمان اور دریاؤں اور پہاڑوں پر پکارا گیا ہڈا طینۃ محبوب رب العالمین و خاتم النبیین تاکہ پیدا ہونے سے پہلے ہی آپ کو سب بچان لیں۔ پھر حوالی عرش و کرسی کے ملا کر نے اس کو بچانا اور اس کا طواف کیا اور تمام فرشتگان زمین و آسمان نے بھی بچانا۔ پھر مجبورِ حقیقی نے اس کو ریاضت کے واسطے مامور فرمایا تو وہ نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی قیام کبھی رکوہ کبھی سجد کبھی قعود میں اللہ جل شانہ و علم نوالہ کی تسبیح کرتا رہا۔ اور یہاں تک ریاضت میں مشغول رہا کہ عرق ہو گیا اور اس سے قطرے قطرے پھلنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اول قہروں کے ایک ایک قطرے سے ایک ایک نبی آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک پیدا کئے۔ اب فرشتوں نے پکارا کہ اے زمین والو خوش ہو کہ یہ مادۂ نورانی محبوب رب العالمین شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین مشہور فی الملوک مذکور فی الآخِرین ہے اور پہاڑوں اور زمین و آسمان میں یہ صدا بلند ہوئی کہ جو کوئی اس امانت کے لینے کی قیادت رکھتا ہو وہ بارگاہِ رب العالمین میں درخواست دے۔ قطعہ

اس امانت کا طلبگار کوئی بولے تو اس کی قیمت سے ہے کم و نہ تھاں کی قیمت	کون لینے کو ہے تیار کوئی بولے تو کون ہے اس کا خریدار کوئی بولے تو
جب اس امانت باکراست کے لینے کی کسی نے اپنے میں لیاقت نہ پائی تو سب خاموش ہو گئے اور حضرت آدم علیہ السلام نے اس طرح عرض کیا۔ قطعہ	

کلیسا میں آتشکدہ میں حرم میں کہاں آپ کا بول بالا نہیں ہے	زمین پر فلک پر عرب میں عجم میں
کجا لہن ترائی، کجا شانِ امرے کجا طورِ سینا، کجا عرشِ اعلیٰ	کجا دشتِ امین، کجا نورِ ادنیٰ کجا نسیرِ احمد، کجا نسیرِ موسیٰ
یہاں چرخِ نبی ہے دریا نہیں ہے	
مجھے حق ہے قرآن میں ہے سدا اس اکبر کو بھی انتہا تک نباہا	کیا بھی وہی تو نے جودل سے چاہا رکھے کس سے امیدِ الطافِ شاہ
ہمارا کوئی اور مولا نہیں ہے	

روایت میں ہے کہ اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو نور عطا کر دوں گا۔ ایک نور قرآن کا اور دوسرا ماہِ رمضان المبارک کا اور دونوں ایک جہت سے محفوظ رکھوں گا۔ ایک تاریخی قبر اور دوسری تاریخی قیامت، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک نے مجھ کو تین چیزیں عطا کیں۔ اول میری امت کی جنت مشتاق ہوگی۔ اَللّٰهُمَّ اشْکُوْیْ اَیَّاهِیْ۔ دوسرے میری امت۔ دوزخ پناہ مانگے گی اور کہے گی اَللّٰهُمَّ نَجِّنِیْ مِنْ هٰذَا النَّجْلِ ط تیسرے خود خود بھیجے گا مجھ پر اس کو فرشتے میرے پاس پہنچاتے رہیں گے۔ حدیث شریف میں فرمایا۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وہ امت کیونکر خراب ہوگی جس کے اول میں میں ہوں اور بیچ میں مدی علیہ السلام اور آخر میں عیسیٰ علیہ السلام۔ غرضیکہ اس امت نے بڑے بڑے مرتبے اور بڑی بڑی بزرگیاں پائی ہیں۔ خود خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُورِیْکُمْ کَامَقْصِدٍ، اسی پیارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جیسا اللہ پاک شفیع، رحیم و کریم ہے ویسا ہی اس کا حبیب شفیع، رحیم و کریم ہے اور کیسا رحیم، کیسا کریم کہ کرم عام نے غذاؤں کو ثواب بنا دیا ہے۔

تیرے کرم کا رسالت تاب کیا کہنا تمام اچھے کعبیوں کو کر دیا منسوخ رے خدا سے تو ایسے ملے کہ مل ہی گئے خدا بھی چاہے خدا کی خدائی بھی چاہے	ثواب ہو گئے سارے عذاب کیا کہنا رسول پاک تمہاری کتاب کیا کہنا تمہارے قرب کا عالی جناب کیا کہنا تمہاری چاہ کا رحمت تاب کیا کہنا
--	--

ذرا خبر نہ ہوئی۔ جب آدم علیہ السلام بیدار ہوئے تو دیکھا کہ نہایت خوبصورت ان کی جنس سے پہلو میں بیٹھی ہے۔ دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور پوچھا کہ تم کون ہو؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہماری لونڈی ہے اور اس کا نام حوا ہے۔ یہ تمہاری وحشت کو مٹھ کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ آدم علیہ السلام نے چاہا کہ بی بی حوا کو ہاتھ لگائیں۔ حکم ہوا کہ اے آدم اس کو ہاتھ نہ لگانا۔ جب تک اس کا مہر نہ ادا کر لو۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ العالین! اس کا مہر کیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اس کا مہر یہ ہے کہ دس بار میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھو

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو | درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم آدم علیہ السلام نے درود پڑھا۔ فرشتے شاہد اور گواہ بنے اور بی بی حوا کا آدم علیہ السلام سے عقد نکاح اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا۔ مدارج النبوة میں لکھا ہے کہ جس وقت حضرت رب العزت نے آدم علیہ السلام کا نکاح حوا کے ساتھ کیا۔ اور کلام قدس سے پڑھا تو شیطان کو دشمنی ہوئی اور آدم کے دل میں دوسرے ڈالا۔ آخر بہشت سے باہر نکالا۔ زمین پر آکر طرح طرح کی مشقتوں میں مبتلا ہوئے۔

روایت ہے کہ جب آدم علیہ السلام زمین پر آئے اور تین سو برس تک مرنے والے رہے اور شرمندگی سے سر اوپر نہ اٹھایا اور آسمان کی طرف نہ دیکھا اور اس قدر روتے تھے کہ آنسو آنکھوں سے بند نہ ہوتے تھے۔ لکھا ہے کہ اگر اشک تمام روئے زمین کے جمع کئے جائیں تو آدم کے اشک ان سے زیادہ ہوں۔ غرضیکہ اس قدر آدم علیہ السلام نے گریہ و زاری کی کہ ان کے آنسوؤں سے ایک نئی جہاں ہو گئی اور تمام جہنم پرندان کو پی کر کہنے لگے کہ کیا ہی بیٹھا پانی ہے۔ آدم علیہ السلام یہ سن کر اور بھی زیادہ روتے تھے کہ میرے رونے پر جہاں تو بھی بنے ہیں۔ نہ اسوئی بارگاہ ایزدی سے کہ اے آدم! یہ جاؤں پر سچ کہتے ہیں۔ جو کوئی ہم سے ڈر کر اپنے گناہوں سے نادم ہو کر روتا ہے۔ واقعی اس کے آنسو شمد سے زیادہ شیریں ہوتے ہیں۔ اسی واسطے حضرت نے فرمایا ہے۔

روایت ہے کہ آکھیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ دوزخ سے انہیں نجات دے گا۔ ایک دن آنکھ جو خدا سے ڈر کر روئے۔ دوسری دن آنکھ جو گناہ کی چیز نہ دیکھے۔ تیسری دن آنکھ جو خدا کی عبادت کے لئے بیدار رہے۔ جب آدم علیہ السلام تین سو برس تک رونے اور آہ و زاری صمد سے زیادہ گزری تو دریا نے فضل و کرم جو ش میں آیا۔ اور جبریل کو حکم ہوا کہ آدم کے پاس جاؤ اور اذان کو۔ پس جبریل علیہ السلام آئے اور جہاں وہ سر جھکا رہے تھے، اذان کہنا شروع کی۔ وقت اس کلمہ پر پہنچے اللہم

بولے آدم یہ امانت تو مجھے مل جائے | بے ہما ہے جو اسے کوئی نہیں لے سکتا | اس کی کچھ بھی نہیں قیمت تو مجھے مل جائے

حکم ہوا آدم علیہ السلام کی پشت میں اس امانت کو رکھ دو تو یہ دلیعت عظمیٰ و لغت کبریٰ حضرت آدم علیہ السلام کے جسم خاکی کو عطا کی گئی۔

روایت ہے کہ جب آدم علیہ السلام کا پتلا اس امانت کے خلعت سے ممتاز ہوا۔ نور و روح کو ارشاد ہوا کہ قلب آدم میں داخل ہو۔ روح چونکہ نہایت نازک اور لطیف ہے۔ بدن کے اندر اندھیرے کو دیکھ کر گھبرائی اور داخل ہونے میں کچھ تامل کیا تو حکم ہوا کہ اے روح! آدم کی پیشانی کی طرف تو دیکھ۔ جب روح نے آدم علیہ السلام کی پیشانی کی طرف دیکھا۔ نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شیفہ ہو گئی۔ اور بے اختیار عاشق زار کی طرح ہزار جان و دل سے قالمیں داخل ہوئی۔ لکھا ہے کہ روح کے داخل ہوتے ہی آنکھیں آدم علیہ السلام نے کھول دیں اور عرش پر بہشت کے دروازوں پر اور ستونوں پر اور قوتوں پر دیکھا کہ لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمد مرسل اللہ پھر جسم آدم علیہ السلام کا اس نور سے روشن ہو گیا۔ فرشتے تعظیم کرنے لگے اور ارشاد پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک سرخ یاقوت کے تخت پر بٹھایا۔ جس کے سات سو پانچ سو پچاس تخت کو جبریل و میکائیل و اسرائیل و عزرائیل مقرب فرشتوں نے کاغذوں پر اٹھایا اور آسمانوں اور عجاibat جنت کی سر کر تے پھرے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ توفیق ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے سب فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو۔ سب نے کیا لیکن ابلیس نے سجدہ نہیں کیا۔ اور سر جھکانے سے انکار کر دیا۔ اس پر اللہ پاک کو غصہ آیا۔ تو شہر

اسی جگہ سے اسے نکال دیا | طوق لعنت لکھیں میں ڈال دیا

اور جنھوں نے سجدہ تعظیم کیا ان کو جدا گانہ اکرام و انعام مرحمت فرمائے۔ ان مقربین فرشتوں نے بڑے بڑے مراتب پائے یعنی کچھ اس تخت کے حامل ہوئے۔ جبریل علیہ السلام کو وحی پہنچانے کی خدمت عطا ہوئی۔ اسرائیل علیہ السلام کو لوح محفوظ کی خصوصیت کا انعام ملا۔ غرضیکہ جو کچھ آدم علیہ السلام کا پاس ادب تھا۔ فرمانبرداروں پر انعام الہی اور نافرمانوں پر غضب تھا۔ وہ سب تعظیم نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سبب تھا۔ روایت ہے کہ جنت میں آدم علیہ السلام نے تنہائی سے گھبرا کر جناب باری میں درخواست کی کہ میرا کوئی جوڑ پیدا کر کہ تنہائی کی وحشت دور ہو۔ فرشتوں نے حکم خداوند تعالیٰ جب آدم علیہ السلام سوئے تو ان کی بائیں پسلی چاک کی۔ خدا کی قدرت کا طرے ایک خورت خوبصورت پیدا ہوئی اور ایک لمحہ میں سب قد و قامت اس کا درست ہو گیا۔ پھر اس پسلی کو فرشتوں نے ایسا ملا یا کہ آدم علیہ السلام سوتے کے سوتے ہی رہے۔

نے اقرار کیا اور فرشتے گواہ ہوئے اور جب آدم علیہ السلام کی وفات کا زمانہ قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے شیت علیہ السلام کو وصیت کی کہ جو تہاری پشت میں نور ہے اس کی محافظت ضرور ہے۔ اس نورِ مطہر کی تعظیم و توقیر میں قصور نہ ہونے پائے اور احاطہ طیبہ و طاہرہ میں یہ نور پاک تقویٰ کیا جائے چنانچہ وہ نورِ مبارک نیک مردوں اور نیک عورتوں میں منتقل کیا۔ آدم سے شیت اور ادریس اور نوح اور ابراہیم اور اسمعیل علیہم السلام کو ممتاز فرماتے ہوئے عبدالمطلب پھر ان سے عبد اللہ میں آیا۔ جس پشت میں یہ نور محمدی آتا تھا ایک نیا جلوہ دکھاتا تھا۔ یعنی آدم علیہ السلام کی خطا اسی نور کی برکت سے عاف ہوئی۔ حضرت شیت علیہ السلام کے جسم سے مشک کی خوشبو اسی نور پاک کے باعث سے آئی۔ حضرت نوح علیہ السلام کی شتی اسی کے تصرف نے ترائی۔ اللہ پاک نے ابراہیم علیہ السلام کی آگ کو گلزار اسی نور محمد سے بنایا۔ اسمعیل علیہ السلام کی جگہ جنت سے دُنبہ اسی نور کی بدولت کیا اور بغیر فرج ذبیح اللہ اسی کے سبب سے کہلائے عبدالمطلب کی دُعا نے اسی نور کی بدولت قبولیت کے درجے پائے۔ حضرت عبد اللہ کو دیکھ کر تمام بت مند کے بل گرتے تھے اور پکارتے تھے کہ اے عبد اللہ! ہمارے قریب نہ آ کیونکہ ہمارے مٹانے والے کا نور تجھ میں چمک رہا ہے وہ یہی نور تھا اور عبد اللہ جو ہر شجر و حجر سے سلام کی آواز سنتے تھے وہ اسی نور کا ظہور تھا۔ فی الحقیقت

قصیدہ

نیرنگیاں عجب بھیں محمد کے نور کی
آنکھوں میں روشنی ہے محمد کے نور کی
ہر گل ہے جلوہ گاہ محمد کے نور کی
غنجوں میں عطرِ یز ہے خوشبو حضور کی
ہم عاصیوں کو بخش گئی پاک کر گئی
رحمت نے آکے جوش میں کیں غرق کشتیاں
بت کہہ رہے تھے وقتِ ہلاکت کا انگیا
اکبر خدا کے فضل سے جنت کو ساتھ ساتھ

ہر جانی اد اٹھی کرم کے ظہور کی
بجلی چمک رہی ہے نگاہوں میں ظہور کی
بلبل چمک رہی ہے شبنم میں حضور کی
نیرنگیاں ہیں گل میں محمد کے نور کی
موج آگئی جو رحمت رب غفور کی
عیسوں کی معصیت کی خطا کی قصور کی
آمد ہے اب تو شافعِ یوم الشکور کی
پرہتا ہوا چلوں گا میں لعین حضور کی

روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بارہ بھائی تھے اور سب شجاعت، قوت اور حسن و جمال میں مشہور نزدیک و دور تھے۔ لیکن حضرت عبد اللہ ان سب میں ممتاز اور یکساں تھے روزگار تھے تمام ملازمہ امصار میں ان کے حسن و جمال کا چرچا اور صورت و میرت ہوا۔ تمام انہی عرب ان کے

اَنْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَدَمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ نے آنکھیں کھول دیں اور نام کے سننے سے وحشت دور ہوئی۔ اطمینان حاصل ہوا اور یاد آگیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام عرش بریں پر بھی لکھا ہوا ہے۔ اس نام کے توسل اور طفیل سے دُعا کرنی چاہئے۔ اسی وقت آدم علیہ السلام نے یہ عرض کیا اَللّٰهُمَّ اسْتَلْکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرَ لِي یعنی سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل سے مجھے بخش دے۔ اسی وقت فرشتوں کو حکم ہوا کہ اے فرشتو! آدم ہماری درگاہ میں بڑا شفیع لایا ہے۔ اب تعظیم کرو اس کی اور کہہ دو کہ ہم نے نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت تمہاری خطا معاف کی۔ لکھا ہے کہ بے شمار فرشتے اس وقت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور ان کے جسم سے گرد و غبار بھاڑتے تھے اور کہتے تھے لَا تَحْزَنْ يَا اَدَمُ یعنی اب کچھ غم نہ کرو اے آدم۔ پھر اللہ پاک نے فرمایا کہ اے آدم! تم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہاں سے جانا بھی تو ہم نے ان کو پیدا بھی نہیں کیا ہے آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ خداوند! جس وقت تو نے مجھے پیدا کر کے مجھ میں روح ڈالی تھی۔ سر اٹھا کر عرش کی طرف دیکھا کہ پایوں پر لکھا ہوا تھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پس میں نے جان لیا تھا کہ یہ اللہ نے اپنے نام سے اس کا نام ملا کر لکھا ہے جو اسے سب سے زیادہ پیارا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے آدم! تو نے بالکل سچ کہا۔ واقعی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا حبیب ہے اور جو کچھ میں نے پیدا کیا ہے سب اسی کے طفیل سے ہے اگر اس کا پیدا کرنا منظور نہ ہوتا کچھ بھی پیدا کرنے کی ضرورت نہ تھی یہاں تک کہ تجھ کو بھی پیدا نہ کرتا۔ اب ہم نے اس کے طفیل سے تیرا قصور معاف کیا اور قسم ہے اپنے عزت و جلال کی جو کوئی تیری اولاد سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پڑے گا اس کی خطائیں ہم معاف کر دیں گے اور اس کی مُرادیں پوری کر دیں گے۔ شعرا

آدم کی خطا بخشتی گئی دم میں دم کیا	جس دم کہ لبیا پیش خدا نام محمد
پڑھو درود پڑھو، عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

روایت ہے کہ جب آدم علیہ السلام کا قصور معاف ہوا تو پیدائش کا سلسلہ جاری ہوا۔ عادت الہی اس طرح ہوئی کہ جو آدم کے شکم مبارک سے ہر بار ایک بیٹا اور ایک بیٹی ساتھ پیدا ہوتے رہے لیکن جب شیت پیدا ہوئے تو وہ اکیلے پیدا ہوئے۔ اس میں کنتیہ ہے کہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اپنے اور غیر کے درمیان مشترک نہ ہو۔ دیکھئے غیرتِ خداوندی نے اتنی شراکت بھی گوارا نہ فرمائی۔ دوسرے یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قد میں سایہ نہ تھا۔ روایت ہے کہ حضرت آدم سے نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کہے کہ جو ان کی پشت میں تھا امد لیا گیا تھا کہ اس کی تعظیم و توقیر کرتے رہیں اور پاک عورتوں میں منتقل کریں حضرت آدم علیہ السلام

کام بھرتے تھے اور والدین بھی سب بیٹوں سے زیادہ حضرت عبداللہ کو چاہتے تھے۔ جس وقت عبداللہ مکہ کے بازاروں میں گزرتے تھے۔ تمام عورتیں شہر کی جو حسینہ اور جمیلہ تھیں۔ وہ سب حضرت عبداللہ پر جان بٹال سے فدا ہوتی تھیں اور ہر ایک ان سے نکاح کی آرزو رکھتی تھی۔ جب حضرت عبداللہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو ہمہ تن ان کے نکاح کی فکر میں مصروف ہو گئے۔ اور زیادہ جستجو تھی۔ کہ جو لڑکی قریش کے حسب نسب صورت و میرت میں خوب تر ہو وہ ان کے نکاح میں ملائی جائے۔ چنانچہ وہ سب زہری کی لڑکی بی بی آمنہؓ خاتون صورت و میرت میں لاثانی اور آثار سعادت ان کے ڈورانی چہرے سے عیاں تھا۔ اہل تحقیق سمجھتے ہیں کہ اللہ پاک نے اس وقت یہ انتظام و اہتمام فرمایا کہ یکے میں جتنے مرد تھے ان میں سے حضرت عبداللہ کو اور جتنی لڑکیاں تھیں ان میں سے بی بی آمنہؓ خاتون کو انتخاب فرمایا تھا۔ کہ یہی دونوں میرے محبوب کے مال بایہ بنیں۔ روایت ہے کہ عبداللہ نے حضرت عبداللہ کے نکاح کا پیغام بعض احباب کے ہاتھ و سبب زہری کے گھر بھیجا۔ وہ سب زہری بہت خوش ہوئے اور بدل منظور کیا۔ شعر

بلبل ز ادب پانہ ہند در صف گلزار
اس گل بطلب گاری اول لب نہ کشاید

اب مہر کی شرطیں وغیرہ باہم خوشی خوشی طرفین نے منظور کیں۔ غرضیکہ رشتہ دو لوط پر پسند ہوا۔ فریقین کا دل خور مسند ہوا۔ عبداللہ نے وقت مقررہ پر دوست احباب کو جمع کیا اور نکاح کیا اور بی بی آمنہ خاتون کو سیاہ کر گھولائے۔ پہلے ایک چاند روشن تھا۔ اب گھر میں دو چاند روشن ہو گئے۔ لکھا ہے کہ عبداللہ کے ماں باپ بھی اپنے بیٹے کی صورت دیکھتے تھے اور کہی اپنی بہو کو دیکھ کر شکر خدا بجالاتے تھے۔ کہ خدا نے جیسا میرا عطا کیا تھا۔ ویسی ہی بہو عنایت کی ہے۔

روایت ہے کہ جس دن نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت آمنہؓ خاتون کو عنایت ہوا یا ربیہ جمادی الاخریٰ شب جمعہ تھی۔ اس شب کو جو نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے شرف بزرگی بخشی وہ بے انتہا ہے اللہ پاک نے طرح طرح کی خیر برکت اہل عالم پر نازل فرمائی کہ شب قدر سے اس شب کو بہتر سمجھو اور افضل جانو نیز یہ ہے۔ اس رات کو جنت کے بہنم کو حکم ہوا کہ تمام جنت کے دروازے کھول دے کہ ہمارا سبب ماں کے حکم مبارک میں آیا ہے اور عالم ملکوت و جبروت میں یہ حکم سنایا گیا کہ تمام مقدس مقاموں کو مسطر کر دو اور اطراف سادات میں خوشبو بساؤ، چاروں طرف نور کی شمعیں روشن ہوں۔ سارے جہاں خوشبو سے ملک جلے۔ عرش و کرسی یہ خوشخبری سن کر اسے خوشی کے جھومنے لگے اور فرشتوں میں مبارکباد ہونے لگی قصید

مبارک ہو کہ پیدا شاہ عالم ہونے والا ہے
یہے گاشش بہت میں دین اور اسلام کا ڈنکا
کہ جس کے نوب سے گھر گھر آجلا ہونے والا ہے
محمد کا جہاں میں بول بالا ہونے والا ہے

میں کی بُت پرستی تخت اٹھیں گے شیطاں کے
کھلیں گے خلق پر خود و نوال حق کے وروانے
گھٹا میں رحمتوں کی گلشن عالم میں چھائیں گی
عرب میں چاند کھلے گا جہاں میں روشنی ہوگی
نہ طوائس قمریاں کیوں گردوں میں طوفانِ الفت کے
پلائے گا جو بھر بھر ساغر توحید مستوں کو
شراب عشق احمدی یہاں دل کھول کر اکبر

مولانا برزنجی اپنے مولود شریف میں لکھتے ہیں نوری فی السموات والارض بجمع لها من انوارہ الذاتیہ یعنی زمین اور آسمانوں میں خوشخبری سنائی گئی انوار الذاتیہ محمدؐ سے آمنہؓ خاتون کے حاملہ ہونے کی فطرت بجملة کل دابة القریش بفصاح لسان العربیہ و خورت الاسرة والاهناہ علی الوجہ والا فواہ پس بول اٹھے آمنہؓ خاتون کے حمل کی خبر سن کر تمام چوہائے قریش کے عربی زبان میں بڑی فصاحت کے ساتھ اور اندھے ہو گئے تخت پادشاہوں کے اور گر پڑے بُت مند کے بل اٹھے و بشرات وحوش المشارق والمغارب و دابتها البحریتہ اور بشارت دی گئی مشرق اور مغرب کے وحشی جانوروں چرند و پرند اور دریائی جانوروں کو و بشرات الجن بالہلال زمانہ و انھلک الکھانتہ و ربهت الیھبانیہ اور بشارت دی جنوں نے آپ کے زمانہ کی پیدائش کے قریب ہونے کی اور مسرت ہو گئی کہانت اور مٹ گیا جو گہوں کا جوگی پناہ و اوقیت امانی المنام فقیل لھا اناک حملت سید العلمین و خیر البریۃ فسمیہ محمدؐ از وضعته فآلہ ستھمد بعدا اور آپ کی والدہ کو خواب میں خوشخبری دی گئی کہ کوئی ان سے کہتا تھا کہ تیرے بیٹے میں سردار تمام عالم اور بہتر ہے ساری خلقت سے اور جب یہ پیدا ہوں تو ان کا نام محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا۔ اس لئے کہ انجام نیک ہے۔ پھر حکم ہوا جبرئیل علیہ السلام کو فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ ایک علم سبز محمدی صلی اللہ علیہ وسلم لے کر دنیا میں جاؤ اور اس علم کو کعبہ کی چھت پر رکھ دو اور منادی کر دو کہ آج کی رات نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت آمنہؓ شرف ہوئی ہیں اور اہل زمین خوش ہو اور فخر کر دو کہ دو نور جہاں کے سردار حبیب اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ خوش قسمت اس امت کی کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم سایہ غیر ہائے اور زہے تقدیر اس شخص کی کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور پڑھے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ

مس

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو
ندامتی کے سدا تشریف لاؤ
رسولوں کے سدا تشریف لاؤ

درود و سلام اے خدا بیج بے حد
 پیڑھو درود پیڑھو، عاشقو درود پیڑھو

آئی بہار ہر طرف کھلنے لگا چمن چمن
 ڈالیاں ہیں سلام میں سر پہ جھکا چمن چمن
 بلبلیں گل سے گل گئیں ہنسنے لگا چمن چمن
 سبز ہرویٰ روش روش گل سے بھرا چمن چمن
 بلبلیں چھپائی ہیں مسئلے علیٰ چمن چمن
 پھرتی ہے عطر بانٹتی باد صبا چمن چمن
 اکہ خوش مقامال ہر نغمہ سرا چمن چمن

آئید مصطفیٰؐ سے ہے پھولا پھولا چین چین
شادی سے ہر مقام میں گل میں سب قیام میں
کلیاں تمام کھل گئیں شاخیں خوشی سے لگ گئیں
جھومتا ہے شجر شجر تازہ ہوا ہے پھول پھول
ٹھنڈی ہوا میں آتی ہیں کلیاں بھی سکراتی ہیں
بادِ خزاں کو چھانسی خوشبو سے سب کو آغوش
نعت میں قیل و قال ہو مدحت و ذوالجلال ہو

نعت میں قیل و قال ہو محدث دو جلال ہو
 محدث ابن الجوزی بیان المیلاد النبی میں لکھتے ہیں۔ صرف ترجمہ لکھتا ہوں۔ بخوف طوالت عربی
 نہیں لکھتا۔ لکھتے ہیں کہ جس وقت شب کو نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آمنہ کو عنایت ہوا۔
 اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ اے عرش! انوار کے برقعہ پہن لے۔ اے کرسی! خنجر کی چادریں اوڑھ لے
 اے جنت کی نور و اجنت کی کھڑکیوں میں آراستہ ہو بیٹھو۔ اے فرشتو! نور کے فیکے باندھ کر عرش
 کے گرد کھڑے ہو جاؤ۔ اے بہشت کے دار و فہ! جنت کے دروازے کھول دے۔ اے درخ
 کے مالک! جہنم کے دروازے بند کر دے کہ ہمارے محبوب اپنی والدہ کے شکم میں جلوہ افروز ہوئے
 ہیں۔ روایت۔ حضرت آمنہ بی بی فرماتی ہیں کہ حمل کے شروع سے چھ مہینے تک مجھے کوئی
 علامت حمل نہ ظاہر نہیں ہوئی۔ جو غموں اور عورتوں کو اس حالت میں گرانی یا بارِ معلوم ہوا کرتا ہے۔
 علامت حمل نہ ظاہر نہیں ہوتی۔ جو غموں اور عورتوں کو اس حالت میں گرانی یا بارِ معلوم ہوا کرتا ہے۔

<http://fb.com/rana>

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
جان کر کافی سہارا	لے لیا ہے در قہسارا
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
ہاں یہ پورا مدد ہے	ہم ہوں در بار خدا ہو
تم اُدھر جلوہ نما ہو	اس طرف سے یہ صدا ہو
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
اکبر شیدا تمہارا	پھر رہا ہے مارا مارا
جا بجا تم کو چکا را	اس کی اب سن لو خدا را
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
عاشقِ مائل کی سن لو	بانیِ محفل کی سن لو
سامعین کے دل کی سن لو	اکبر بسل کی سن لو
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
آپ شاہِ انس و جہاں ہیں	دارش کون و مکاں ہیں
رہنمائے دو جہاں ہیں	پیشوائے مرلاں ہیں
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
نورِ رب العالمین ہو	جلوہ حقِ الیقین ہو
سرورِ دنیا و دین ہو	دل میں آنکھوں میں مکیں ہو
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
بادشاہِ انبیاء ہو	نورِ ذاتِ کبریا ہو
حامیِ روزِ جزا ہو	خلق کے مشکل کشا ہو
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
عرشِ اعظم پر تمہیں ہو	خلق کے رہبر تمہیں ہو
ساقیِ کوثر تمہیں ہو	شافعِ محشر تمہیں ہو
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

زمین کو بھی عزت ہو عرشِ علی کی	دکھا جاؤ بندوں کو صورتِ خدا کی
کھڑے تھے ملک وہ ہی تقلید اب ہو	کہ خوش جس سے روبرو رسولِ عرب ہو
نکل جائے محفل سے جو بے ادب ہو	امٹو تاکہ تعظیمِ محبوبِ رب ہو
نجاہِ محمّد بشیراً نذیراً	فصلوا علیہ کثیراً کثیراً
دُرودِ سلامِ یوقتِ قیام	
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
خیرِ آدم و خنجرِ حوا	خیرِ نوح و خنجرِ یحییٰ
خیرِ ابراہیم و خنجرِ اسماعیل و عیسیٰ	یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
رحمتوں کے تاج والے	دو جہاں کے راج والے
عرش کے معراج والے	عاصیوں کے لاج والے
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
سے یہ حسرت در پہ آئیں	اشک کے دریا بہائیں
داغِ سینے کے دکھائیں	سامنے ہو کر سناٹیں
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
پوری یارب یہ دُعا کر	ہم درِ مولے پہ جا کر
پہلے کچھ نعتیں سنا کر	یہ پڑھیں سر کو جھکا کر
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
بخش دو جو چیز چاہو	کیونکہ محبوبِ خدا ہو
اب تو باب جو دو ہو	ہاں جواب اس کا عطا ہو
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
رنج و غم کھائے ہو تمہیں	دور سے آئے ہو تمہیں
تم یہ راتر لے ہو گئے ہیں	ہاتھ پھیلائے ہو تمہیں

تخت اوندیسم ہوئے اور البیس بھی بُت شکن بُت شکن بُت شکن ہو گیا ذوالمن ذوالمن ذوالمن ہو گیا موجزن موجزن موجزن ہو گیا پیرین پیرین پیرین ہو گیا جان دتن جان دتن جان دتن ہو گیا خستہ تن خستہ تن خستہ تن ہو گیا	بے وطن بے وطن بے وطن ہو گیا بُت شکن بُت شکن بُت شکن ہو گیا ذوالمن ذوالمن ذوالمن ہو گیا موجزن موجزن موجزن ہو گیا پیرین پیرین پیرین ہو گیا جان دتن جان دتن جان دتن ہو گیا خستہ تن خستہ تن خستہ تن ہو گیا
---	--

مُسَدِّس

لو وہ خیر ایوب تشریف لائے لو وہ گل کے مطلوب تشریف لائے لو وہ حق کے محبوب تشریف لائے درود و سلام ان پر آٹھوں پہریوں	لو وہ خیر ایوب تشریف لائے لو وہ گل کے مطلوب تشریف لائے لو وہ حق کے محبوب تشریف لائے درود و سلام ان پر آٹھوں پہریوں
مبارک ہو سرکار تشریف لائے شفیع گنہ گار تشریف لائے کہ باندھے شفاعت کا سہرا یہی ہے مفضل معظّم ہوا جلوہ مندرما رسول مکرم ہوا جلوہ مندرما کہ اللہ بھی جس پر شیدا ہوا ہے کہ تعریف حق کی ہے تعریف اُن کی بڑی دھوم سے آئی تشریف اُن کی جیبوں کی محبوبیاں لے کے آئے	مبارک ہو سرکار تشریف لائے شفیع گنہ گار تشریف لائے کہ باندھے شفاعت کا سہرا یہی ہے مفضل معظّم ہوا جلوہ مندرما رسول مکرم ہوا جلوہ مندرما کہ اللہ بھی جس پر شیدا ہوا ہے کہ تعریف حق کی ہے تعریف اُن کی بڑی دھوم سے آئی تشریف اُن کی جیبوں کی محبوبیاں لے کے آئے
کسی نے کہا یہ تو سردار گل ہیں کوئی بولا گلزار وحدت کے گل ہیں جو پوچھا گیا اے خدا کون ہیں یہ رسالہ کا لائے رسالہ وہ یہ ہیں	کسی نے کہا یہ تو سردار گل ہیں کوئی بولا گلزار وحدت کے گل ہیں جو پوچھا گیا اے خدا کون ہیں یہ رسالہ کا لائے رسالہ وہ یہ ہیں

قابل مدح و ثنا ہو آپ کی توصیف کیا ہو یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک دور ہے عنم کا کنار دیکھئے جلدی سہارا یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک میرے مولا میرے سردور پہلے قدموں پر رکھے سر یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک	قابل مدح و ثنا ہو آپ کی توصیف کیا ہو یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک دور ہے عنم کا کنار دیکھئے جلدی سہارا یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک میرے مولا میرے سردور پہلے قدموں پر رکھے سر یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
--	--

چاہے یہ سلام پیش کرے

انیس مجلس شاہ و گدا سلام علیک طیب خلق حبیب خدا سلام علیک ز خاک ہند برائے صبا سلام علیک بر یہ گریہ و زاری زما گدایا نشین رساں ز عاجز و مسکین تو از رحمت گل غریب پرورد و بیکس تو از رحمت گل رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام ضیائے شمع شبستان حق علیک سلام رسد ز اکبر بے چارہ یا نبی ہر دم	انیس مجلس شاہ و گدا سلام علیک طیب خلق حبیب خدا سلام علیک ز خاک ہند برائے صبا سلام علیک بر یہ گریہ و زاری زما گدایا نشین رساں ز عاجز و مسکین تو از رحمت گل غریب پرورد و بیکس تو از رحمت گل رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام ضیائے شمع شبستان حق علیک سلام رسد ز اکبر بے چارہ یا نبی ہر دم
---	---

نعت

اک جہاں غمیرت صد چمن ہو گیا خندہ زن خندہ زن خندہ زن ہو گیا	جب کہ پیدا وہ شاہِ زمن ہو گیا وقت میلاد ہر غنچہ گلزار میں
---	--

ہے سارے میں جن کا اُجالا دہ یہ ہیں	جو نبیوں میں ہیں سب سے اعلیٰ وہ یہ ہیں
رسول ان کا اقصیٰ میں خطبہ پڑھیں گے	ملک ان کا گردوں پہ کلمہ پڑھیں گے
یہ بچپن میں بھی کارِ پیسری کریں گے	فقیروں کی یہ دستگیری کریں گے
امیروں سے اُوچی امیری کریں گے	شہنشاہ ان کی فقیری کریں گے
بہت خوب تھے خوب ہیں خوب ہوں گے	خدا ان کو چاہے گا محبوب ہوں گے
یہ گل میں حکومت ہے کس کی انہیں کی	بھلی سب سے امت ہے کس کی انہیں کی
بڑی سب سے عزت ہے کس کی انہیں کی	خدا کو محبت ہے کس کی انہیں کی
خدا ہی بھی ان کی خدا بھی انہیں کا	ہے سب سے بڑا مرتبہ بھی انہیں کا
نبی دین اسلام والے یہی ہیں	بڑے نیک انجہام والے یہی ہیں
حقیقت میں احکام والے یہی ہیں	ہے ان کا نشان نام والے یہی ہیں
یہی عرش پر ہوں گے معراج والے	قدم ان کے چڑیں گے سب تاج والے
خبردار آشفستہ خالی خبر لے!	گدا کی شہنشاہ عالی خبر لے!
بھکاری چلا ہاتھ خالی خبر لے!	خبر لے عزیزوں کے والی خبر لے!
خبر لے کہ ہے ہر بلائے خبر لی	جو تو نے خبر لی خدا نے خبر لی
ہوتی ہے نہ ہوگی خوشی ایسی اکسیر	ہوں عیدیں فدا عید میلادِ شہ پر
ہوئے فرش سے عرش تک گلِ معطر	یہ عالم منور وہ عالم منور
دو عالم کیے ایک جلوہ میں روشن	مکان آمنت کا بنا دشتِ امین
لاکھوں فرحتیں اس گھڑی کی فرحت پر قربان کہ جس گھڑی میں حضورؐ نے اس دنیا کے	ظلمت کدہ کو روشن فرمایا اور کرداروں میں اس ساعت کی مسرت کے صدقے کہ جس ساعت
میں سرکارِ اہلِ طہ نے اس جہان کے دیرانے کو رشکِ گلشن بنایا۔ ازل سے اب تک کی سب شادیاں	اس شادی مولود پر فدا! ازل سے آخر تک کی گل عیدیں اس عیدِ میلاد کے نثار ہوں اور کیوں نہ ہوں
یہ سب انہیں کی تو طفیلی ہیں :	
اشعار	
عیدِ میلاد پہ تیری ہوں فدا گل عیدیں	یہ بنے عید کا گل گل کی ہوں بلبل عیدیں
عیدِ میلادِ محمدؐ سے نہیں بڑھ سکتیں	لاکھ دکھ لایا کریں شان و تمکّل عیدیں

یہ بہاریں یہ بچپن ان میں کہاں سے آئیں
عیدِ میلاد نہ ہوتی تو نہ ہوتیں یہ بھی!

پڑھو درجہ پڑھو عاشقو درود پڑھو
درود و سلام اسے خدا بھیج لے حد

گر نہ پاتیں میرے پیارے کا تو تل عیدیں
اپنی ہستی پہ کریں غور و نامتل عیدیں

درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو
بروج محمدؐ و آل محمدؐ

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ پیدائش کے وقت تمام گھر میں اُجالا ہو گیا۔ ہر درو دیوار پر نور
ہی نور نظر آتا تھا۔ ایک نورانی چادر زمین سے آسمان تک نظر آتی تھی تین علم مشرق و مغرب و
بامِ کعبہ پر معلوم ہوئے اور بس وقت آپ پیدا ہوئے چار عورتیں آسمان سے اُتریں۔ ایک بی بی خوا
دوسری بی بی آسیہ قیسری بی بی سارہ چوتھی بی بی باجرہ۔ ایک کے پاس سونے کا طبق اور دوسری
کے پاس زبر کا لٹا تیسری کے پاس سفید حریر۔ چوتھی کے پاس مہشتی عطر دان۔ چاروں نے حضرت
محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہلایا اور زیرِ سنید پینایا اور مہشتی عطر لگایا جس سے سارا مکان منک
گیا اور یہ زبان حال فرمایا

اشعار

بوا اس مہ لفت کو گود میں لو
اُجالا ہو گیا دونوں جہاں میں

جو چاہوں رحمت دل راستِ رُخ
نکا ہیں اس کے جلووں پر فدا ہیں

ہمارے دل ہوئے جانے میں متباب
خدا را بد نگاہوں سے بچا لو

ہے جنت کا چمن ترابان اس پر
وہ کہنتی تعینِ نبیت سے یہ اکبر

جیتے مصطفیٰ کو گود میں لو
اب اس بدرالجبی کو گود میں لو

تو اس راحتِ فزا کو گود میں لو
لو اس یوسف لقا کو گود میں لو

تم اپنے دل ببا کو گود میں لو
جھپک کر مصطفیٰ کو گود میں لو

محل رنگیں ادا کو گود میں لو
جیت کسریا کو گود میں لو

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میں نے گود میں لیا۔ آپ اس وقت میری گود سے اُترے اور بیکہ
میں جا کر عرض کرنے لگے یا دتِ ہب لی اُمّتی یا دتِ ہب لی اُمّتی یعنی یا اللہ میری
امت کو بخش دے یا اللہ میری امت کو بخش دے۔

اشعار

سرسجدہ معبود میں رکھ شہ نے عرض کی

یا رب ہب لی امتی یا رب ہب لی امتی

بلند کبھی پست مارے خوشی کے ہوتا تھا اور کوہ مروہ کی طرف دیکھا تو وہ بھی جوش مسرت سے اسی طرح مضطرب تھا۔ اب یہ غیب کی آوازیں سن کر اور یہ کیفیات عجیب و غریب دیکھ کر حیران اور پریشان کھڑے تھے کہ ایک آدمی گھر سے بلانے آیا اور کہا کہ اے مکہ کے سردار! اشارت ہو تم کو تمہارے یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے کہ جس کے نور سے تمام مکان روشن ہو گیا اور خوشبو سے بس گیا۔ اور مکہ کی گلی گلی چمک گئی اور منک گئی۔ یہ سن کر حضرت عبدالمطلب مکان کی طرف خوشی خوشی تشریف لائے اور حضرت آمنہ سے پوچھا کہ میں اس واقعہ سے حیران ہوں خیال کیا کہ شاید خواب دیکھتا ہوں۔ لیکن نیند کا اثر آنکھوں میں بالکل نہیں۔ اس لیے اس طرف آیا ہوں کہ یہ بات سچ ہے یا میرا خواب و خیال ہے۔ حضرت آمنہ نے فرمایا سب سچ ہے اور جو عجائبات نظر سے گزرے تھے وہ سب بیان کیے تو حضرت عبدالمطلب نے بکمال شوق دیکھنا چاہا۔ حضرت آمنہ نے فرمایا کہ ابھی تمہارے دیکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ یہ منافقان غیب سے تاکید ہے کہ جب تک تمام فرشتے ان کی زیارت سے مشرف نہ ہوں اس وقت تک اور کسی کو اجازت نہ ہوگی۔ یہ سن کر حضرت عبدالمطلب ناخوش ہونے لگے۔ ناچار حضرت آمنہ نے اس طرف اشارہ کیا جہاں آپ حملہ فرما تھے۔ عبدالمطلب نے اس طرف قدم بڑھایا۔ فوراً ایک شخص غیب سے تلوار کھینچ کر سامنے آیا اور سخت آواز سے دھمکایا کہ عبدالمطلب ڈر کر کانپنے لگے اور اٹلے ہٹ آئے۔ ہر چند یہ ماجرا قریش سے بیان کرنا چاہا لیکن زبان نے کام نہ دیا۔ مجبوراً چپ رہے۔ منقول ہے کہ آپ کی پیدائش کے وقت تمام بخت اوندھے منہ گر پڑے۔ نوشیرواں بادشاہ عجم کے محل میں زلزلہ آیا اور شق ہو گیا۔ چودہ کنگرے اس کے ٹوٹ گئے۔ شیطاں کے تخت اٹل دیئے گئے۔ سلاطین کی قوت ناطقہ سلب ہو گئی اور یاریوں کا آتش کدہ جس میں ہزار برس سے آگ جلتی تھی بالکل بجھ گیا۔ دریا بے سادہ جو عراق و عجم میں درمیان ہمدان اور قم کے پھوکوس چوڑا تھا یکجہت سوکھ گیا۔ صحرائے سعادہ جس میں ہزاروں برس سے پانی کی بوند نہ تھی اس میں ایک ندی جاری ہو گئی کہ وہ ایک بڑی ندی ملک شام میں مشہور ہے۔ اللہ اللہ

قصیدہ ۸

جب عرب کے بچن میں وہ نور خدا ہر طرف اپنا جلوہ دکھانے لگا
کفر غارت ہو اُبت گرے ٹوٹ کر منہ پھاڑوں میں شیطان چھپانے لگا
کیا بشر کیا ملک کیا زمین کیا خاک عرش سے فرش تک شرق سے غرب تک
دیکھ کر نور حق ہر کوئی بیک بیک آمد آمد کا مشرکہ سننے لگا

غیب سے آواز آئی دھبَتُكَ اُمَّتُكَ بِأَعْلَىٰ هِمَّتِكَ یعنی بخش دی تجھ کو تیری امت بسبب تیری بلند ہمت کے
آواز آئی اے نبی بخش تیرے پیچھے امت تری | تجھ پر ہوئی رحمت مری اعلیٰ ہوئی ہمت تری
اور حکم ہوا کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ
بِنَسَاكَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی گواہ ہوا اے فرشتو کہ میرا سبب پیدائش کے وقت بھی اپنی امت
کو نہیں بھولا۔ پھر قیامت میں کیوں کر بھول جائے گا۔ مسلمانو! قربان ہو جاؤ اس محبوب پر جس نے
دنیا میں آتے ہی ہماری نجات و بخشش کی فکر کی

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو | درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

روایت ہے کہ جس دن آپ پیدا ہوئے تمام روضے زمین پر ایک نور تھا۔ اور عجیب شاہانہ
ظہور تھا۔ ہر مذہب و ملت میں جو اپنی قوم کا عالم اور ہادی تھا وہ اپنے اپنے طریقے سے آپ کی
خبریں دیتا تھا یعنی اہل کتاب اپنی کتاب سے اور بخومی ستاروں کے حساب سے، کاہن لوگ اپنے
مواظد آئین سے، اصحاب فال اپنے قوانین سے۔ روایت ہے کہ نبی صغیہ آپ کی بھوپھی
فرماتی ہیں کہ آپ کی ولادت کے وقت میں حاضر تھی۔ اس وقت تمام مکان روشن ہو گیا اور
اس کی روشنی میں چھ چیزیں عجیب و غریب دیکھیں۔ ایک تو یہ کہ آپ نے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا
اور یاد آپ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ فرمایا۔ دوسرے یہ کہ آپ کا نور چراغ کے نور پر غالب تھا۔ تیسرے
یہ کہ میں نے چاہا کہ آپ کو تسلاؤں۔ غیب سے آواز آئی کہ اے صغیہ! یہ پاک و صاف ہیں تم تکلیف نہ کرو
جو تھے آپ غلتے کیسے ہوئے پیدا ہوئے۔ پانچویں یہ کہ آپ کے دونوں شانوں کے بیچ میں ستارہ روشن
کی طرح ایک دھجکتی ہوئی دیکھی جس پر نورانی خط میں لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اَللّٰہِ
لکھا تھا۔ چھٹے یہ کہ اس وقت آپ نے بہت فصاحت کے ساتھ شہادت کی انگلی اٹھا کر یہ فرمایا
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اَللّٰہِ

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو | درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

روایت ہے حضرت عبدالمطلب آپ کے دادا فرماتے ہیں کہ اس وقت میں کعبہ مشریف میں تھا
ایک بار گئی دیکھا تھا۔ کعبۃ اللہ اپنی جگہ سے ہلا اور خوشی میں جھوم پھر چار دیواری کے ساتھ ٹھکا اور
مقام ابراہیم میں سجدہ کیا اور اپنی جگہ دیواریں کھڑی ہو گئیں اور دیواروں سے دفعۃً یہ آواز نکلی بلند
ہوئی۔ اللہ کے مقبول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے جس نے ان کی زیارت کی اس کے
لیے سعادت ہے اور اپنی مژدہ کو پہنچا۔ پھر حضرت عبدالمطلب نے کوہ صفا کی طرف نگاہ کی تو وہ بھی کبھی

بدلیاں رحمتوں کی گرجنے لگیں نوبتیں شادمانی کی بچنے لگیں
 دین کی فوجیں ہر سمت بچنے لگیں پرچم اسلام کا جھگگانے لگا
 ہر طرف نور ایزد ہویدا ہوا جس نے دیکھا ہی دل سے شہید ہوا
 جب عرب میں وہ محبوب پیدا ہوا سب کو جتنے حسین تھے گھٹانے لگا
 پھر تو بحر شریعت میں موجیں اٹھیں چار جانب نبوت کی فوجیں اٹھیں
 خوب اللہ سے باتیں ہونے لگیں پاس روح الامیں آنے جانے لگا
 کنگرے تھکری کے گرنے لگے ڈوبتے کلمہ پڑھ پڑھ کے ترنے لگے
 آگ آتش کدوں کی بجھانے لگا خشک صحرائیں پانی بہانے لگا
 ٹونگہ کو بھینسی بھینسی وہ خوشبوئے تن دیکھ کر حست حق چمن درپن
 کہ کے آنت بچی پڑھ کے صل علی بلبل نوش نوا چھانے لگا
 موم پتھر ہوا بول اٹھے جانور انسا سورج پھرا ہو گیا شمس
 رفع حاجت کو ایک جایکے دشجر انگلیوں میں سے چستہ بہانے لگا
 ساتھ لوگوں غم اور عثمان کی یخین پاک پہنچے گلی در گلی
 دل میں یہ مدعا اے خدا کر بھلی منہ سے ہر ایک کلمہ پڑھانے لگا
 جیسے تاروں میں جلوہ ہوا مہتاب کا وہ پرا باندھ کر چار اصحاب کا
 سیدھا سستہ کسی کو بتانے لگا دل کسی کا ادا سے بٹھانے لگا
 اکبر خستہ کی چارپیں انتباں میں سے کوئی پوری ہو بہر خدا
 یا تو جلوہ دکھایا دیکھ بولا در نہ خدمت میں رکھ دل ٹھکانے لگا

روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی والدہ ارشاد فرماتی ہیں کہ جس
 نے پیدا ہونے ہی سب سے پہلے ہاتھوں پر حضرت کو لیا وہ میں تھی آپ نے اسی وقت الحمد للہ فرمایا
 اس کے جواب میں غیب سے یَرْحَمُکَ اللہ کہا اور اسی وقت ایک نور ایسا چمکا کہ اس کی روشنی
 میں ملک شام کے شاہی محل نظر آئے۔

روایت ہے عثمان ابی العاص کی ماں فاطمہ سے کہ آپ کی پیدائش کے وقت میں وہیں
 تھی۔ میں نے ایک ایسا نور دیکھا کہ تمام گھر اس سے روشن ہو گیا اور ستارے آسمان سے اترے
 میں سمجھی کہ اب زمین پر گر پڑیں گے۔

روایت ہے سفیان بذلی سے کہ اس رات ہمارا قافلہ ملک شام کی راہ میں تھا۔ صبح ہوتے
 ہی آرام کے لیے ایک مقام پر قیام کیا اور قصد کیا کہ سو رہیں۔ سب نے دیکھا کہ دفعہ ایک سوار
 زمین و آسمان کے درمیان میں معلق ہوا اور نہاد کی اسے سونے والو اٹھ بیٹھو کہ یہ وقت سونے کا نہیں ہے
 کیا نہیں جانتے ہو کہ اس وقت سید کائنات علیہ الصلوٰۃ نے ظہورِ اجلال فرمایا۔ اسلام کا ستارہ
 چمکا اور کفر کی تاریکی دور ہوئی۔ راوی کہتا ہے کہ ان واردات سے ہم سب کو خوف معلوم ہوا جب
 مکہ میں سب اپنے گھر واپس آئے تو معلوم ہوا کہ عبدالمطلب کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اور
 اس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

دُرود و سلام اے خدا بھیج بے حد	برورج محمد و آل محمد
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

روایت ہے کہ آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ پیدا ہونے ہی ایک سفید ابر کا ٹکڑا انورانی آسمان سے
 زمین پر اترا کہ جس میں سے آوازیں آدمیوں اور گھوڑوں کی آتی تھیں۔ وہ بادل حضرت کو میرے پاس سے
 اٹھا کر لے گیا۔ اور کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ سیر کر اؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام زمین کی اور مشرق و
 مغرب کی طرف پھراؤ اور انبیاء کی پیدائش کے مقامات میں لے جاؤ اور آدمیوں اور فرشتوں اور
 جانوروں وغیرہم سب پر ظاہر کر دو کہ ان کا نام اور صورت پہچانیں اور کوئی لپکارنے والا پکارتا تھا
 کہ ان کی کنجیاں نبوت اور نصرت اور خدا انہ عالم کی اخلاق سب پیغمبروں کے دو۔ آپ کی والدہ فرماتی
 ہیں کہ بعد ایک ساعت آپ کو میرے پاس پھر لائے اور غیب سے آواز آئی۔ کیا خوب کیا خوب محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا پر مقرر ہوئے اور کوئی مخلوق ایسی باقی نہ رہی کہ جو آپ کے قبضہ سے باہر ہو
 اور جو کمالات ظاہری و باطنی اور مراتب صوری و معنوی سب انبیاء کو الگ الگ عنایت ہوئے تھے وہ
 سب آپ کی ذات والا صفات میں موجود ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں سے
 سنی آدم کو اشرف و افضل بنایا و لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ و اور ان سب سے مومنین و صالحین اور
 اولیاء اور انبیاء کو انتخاب کیا اور ان گل میں سے جناب احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھانٹ لیا
 ازل سے اب اب تک تمام خوبیوں کی خوشبو سے مکتا ہوا کوئی ایسا پھول گلشن کائنات میں کھلا
 ہے نہ کھلے گا۔

جب باع جہاں کے مالی نے کی دیکھا بھائی پھولوں کی
 اک پتول کو اس میں چھانٹ لیا تھیں جتنی ڈلی پھولوں کی

کا کلام اللہ گواہ ہے۔ میلاد محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی میں عذاب سے نجات پائے تو جو مسلمان کہ جان و مال اس میلاد شریف کی خوشی میں صرف کرے وہ اللہ تعالیٰ کے العام و اکرام اور علیات سے محروم رہ سکتا ہے۔ یہ روایت احیاء العلوم اور مواہب الدینہ اور شرح شفا فی قاضی حیا فی رحمۃ اللہ علیہ میں موجود اور منقول ہے۔

پڑھو درود پڑھو عاشق درود پڑھو درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

نورمہ کے بعد یہ دولت ابدی و سعادت سرمدی حضرت حلیمہ سعدیہ کو عنایت ہوئی۔ حلیمہ سے روایت ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے ایک رات ہمارے قبیلہ میں غیب سے آواز آئی کہ اے بنی سعد کی عورتو! خبردار جو اللہ تعالیٰ نے برکت نازل فرمائی ہے کہ ایک لڑکا قریش میں پیدا ہوا ہے اور وہ دن کا سورج اور رات کا چاند ہے۔ درود اور جلدی کرو اور شتاب اس دولت کو لو۔ خوشا تقدیر اس عورت کی جو اس کو دودھ پلائے۔ حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ میرے قبیلہ کی عورتوں نے جو سنا تو اپنے خاندانوں کو ساتھ لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوئیں اور جلد جلد اپنی ساریلوں کو تیز ہانکنے لگیں حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں بھی ساتھ روانہ ہوئی۔ مگر میری اونٹنی نہایت ضعیف اور سست تھی۔ نہ چند اس کو ہانکتی تھی لیکن وہ آہستہ چلتی تھی۔ اس وجہ سے میں پیچھے رہ گئی۔ جب میں مکہ پہنچی تو دیکھا کہ میرے قبیلہ کی عورتیں جو مجھ سے پیچھے پہنچ چکی تھیں۔ انھوں نے قریش کے لوگ جو سب سرداروں اور مالداروں کے تھے لے لیے۔ اور میں نے ہر چند تلاش کی کوئی لڑکا مجھ کو نہ ملا۔ تو نہایت رنجیدہ اور غمناک بیٹھی تھی۔ دفعۃً کیا دیکھتی ہوں کہ ایک مرد بڑی شان والے جن کے چہرے سے سرداری ظاہر ہوتی تھی کھڑے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ شخص کون ہیں۔ آدمیوں نے کہا مکہ شریف کے سردار عبدالمطلب ہیں۔ پھر حضرت عبدالمطلب نے باوازی بلند کہا کہ اے بنی سعد کی عورتو! تم میں سے کوئی باقی ہے جو ہمارے پوتے کو لے۔ حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں جلدی سے بول اٹھی 'فقط میں باقی ہوں' انھوں نے میرا نام پوچھا تو میں نے کہا حلیمہ، تو بولے کہ اے حلیمہ! میرا ایک پوتا ہے کہ اس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ بنی سعد کی عورتوں نے اسے یتیم جان کر نہیں لیا تو اسے لے لے حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں ان کے ہمراہ مکان میں پہنچی تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک بی بی کہ چہرہ ان کا بیسے پودہ ہوں رات کا پانچ بج رہی ہیں۔ معلوم ہوا کہ وہ آپ کی ماں ہیں۔ حضرت عبدالمطلب نے میرا حال بیان کیا۔ سن کر نہایت خوش ہوئیں اور بہت تعظیم کی اور اس مکان میں لے گئیں جہاں حضرت آرام فرماتے تھے۔ ہرے ریشم کا بچھونا اور سفید ریشم کا رومال اور بھوسے سے تھے۔ اور اس رانی جسم میں سے خوشبو مٹک رہی تھی

وہ بچوں عرب کے گلشن کا سب پھولوں سے خوشبو والا جس نے کھل کر اس عالم میں اک شان بھالی پھولوں کی اس گل کا عجب نام ہوا جس سے تازہ اسلام ہوا شاخ اس نے کالی کانٹوں کی پیل اس نے ڈالی پھولوں کی اس کی بی مہک سے مکی ہے اس کی بی چمک سے چمکی ہے ہے جتنی نکست پتھوں کی ہے جتنی ڈالی پھولوں کی جنت سے اسے نسبت کیا ہے یہ میرے گل کا روضہ ہے یاں رنگ جدا ہے پتوں کا یاں شان نرالی پھولوں کی ہے رشک جگر کے زخموں کو سرت ہے دل کے داغوں کو روضہ پرشہ کے چڑھتے ہیں کیا شان ہے عالی پھولوں کی طیبہ کا مالی کہلاؤں روضہ پر چڑھانے کو آؤں اک ہاتھ میں گجر پھولوں کا اک ہاتھ میں ڈالی پھولوں کی یہ طرح سرائے حضرت ہے اس سے اس کو کیا نسبت ہے اکبر متوالا مولے کا بے قبل متوالی پھولوں کی

واقعات رضاعت

اس میں سب کا اتفاق ہے کہ سات دن آپ کی والدہ نے دودھ پلایا۔ پھر چند روز نبی ابولسب کی لونڈی نے دودھ پلایا اور آپ کی کھلائی مقرر ہوئی اور یہ وہی لونڈی ہے کہ جس کو ابولسب نے مژدہ ولادت شریف اس سے من کر آ کر دیا تھا اور کہہ دیا تھا کہ ہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانا۔ روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابولسب کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اے دشمن رسول! تیرا بعد مرنے کے کیا حال ہے۔ ابولسب نے بیان کیا کہ ہمیشہ سخت سخت عذابوں میں مبتلا رہتا ہوں۔ لیکن ہر رات کو ان دو انگلیوں سے دوزخ میں پانی پینے کو ملتا ہے۔ جن سے میلاد محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی میں نبی کو آواز کرنے کا اشارہ کیا تھا اور میرے عذابوں میں کمی ہو جاتی ہے اور اس رات مجھے ایسی راحت نصیب ہوتی ہے کہ چھ دن کا عذاب بھول جاتا ہوں۔ مسلمانو! ذرا انصاف کرو کہ جب ایسا کافر دشمن رسول کہ جس کی مذمت

ایسے بڑے کے بھلا کیوں نہ ہیں سہرے گاؤں	سب نبی جس کے برائی ہیں یہ وہ دُلہا ہے
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو
<p>پھر حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ میرے کان میں غیب سے آواز آئی کہ اے حلیمہ! اب تیرے نصیب جاگے کیونکہ تیری گود میں حبیب خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے ہیں جو تمام مخلوقات جن دین کے سردار ہیں اور ان کی سب کائنات فرمانبردار ہوگی اور کتنی ہیں کہ جن منزل میں جا کر قیام کرتی آپ کی برکت سے مدد ملی اس مقام کی گھاس اور درختوں کو سرسبز و شاداب کر دیتا۔ جب میں گھر پہنچی تو آپ کے قدم کی برکت سے میرے گھر میں اور ساری بستی میں بہت برکت ہوئی اور میری بکریاں بیاہیں اور کثرت سے دودھ دینے لگیں اور میرے سب جانور موٹے تازے ہو گئے۔ جب میری قوم نے یہ حال دیکھا تو ابی بکریوں کو ساتھ چرانے لگے اور میرے یہاں سے حضرت کے پاؤں کا دھوون لے جا کر اپنے جانوروں کے حوضوں میں ڈالنے لگے تو ان کے جانور بھی موٹے تازے ہو گئے اور کثرت سے دودھ دینے لگے اور میرے قبیلہ کی بکریاں حضرت کو اکثر سجدہ کرتی تھیں اور پائے مبارک کو چومنی تھیں اور اللہ تعالیٰ نے سب کے دل میں آپ کی محبت ڈال دی۔ اور سب کو آپ کا اعتقاد پڑھ گیا۔ جن کسی کو کوئی بیماری ہوتی تو آپ کا ہاتھ اپنے جسم سے لگاتا مرض دور ہو جاتا اور اس جگہ سے کہ جس جگہ ہاتھ لگتا تھا خوشبو آنے لگتی تھی۔ اور حلیمہ فرماتی ہیں کہ جس روز سے آپ میرے یہاں تشریف لائے مجھے چراغ جلائے کی ضرورت نہ رہی۔ آپ کے چہرہ نور سے مکان روشن رہتا تھا اور جب کبھی اندھیری کھڑی میں جانے کی ضرورت ہوتی تو حضرت کو گود میں لے جاتی تو وہ کھڑکی روشن ہو جاتی اور جو چیز مجھے لینے ہوتی بے تکلف اس نور کی روشنی میں لے لیتی تھی۔</p>	

غزل

مبارک تجھے یہ بڑائی حلیمہ ملا دین دُنیا کا سردار تجھ کو یہ علم و ثواب ان کے حصہ میں آیا بنی سعد کا دشت رشک چمن ہے وہ اللہ والا تری گود میں ہے دیتے کی ضرورت نہ شعل کی حاجت بنی سعد کی عورتوں کو حسد ہے جو جو درد ملک کو میسر نہیں ہے	بڑے علم والے کو لائی حلیمہ تری بات حق نے بنائی حلیمہ کھلائی ثوب ہے دانی حلیمہ گل ہاشمی چمن کے لائی حلیمہ شناگر ہے جس کی خدائی حلیمہ عجب روشنی تو نے پائی حلیمہ بڑی دولتیں ٹوٹ لائی حلیمہ وہ نعمت ترے ہاتھ آئی حلیمہ
---	--

جس وقت میری نظر آپ کے جمال باکمال پر پڑی۔ ہزار جان سے عاشق ہو گئی اور چاہا کہ جگاؤں قریب ہو کر اپنا ہاتھ آہستہ سے سینہ مبارک پر رکھا۔ آپ نے آنکھیں کھول دیں اور میری طرف دیکھ کر مسکرائے میں نے دونوں آنکھوں کے بیچ میں بوسہ سے کر گود میں اٹھالیا۔ اور اپنی داسنی طرف سے دودھ پیش کیا۔ آپ نے پیار پھر کس نے چاہا کہ بائیں جانب کا بھی پلاؤں لیکن آپ نے نہیں پایا اور اپنے بھائی کے لیے چھوڑ دیا۔ اللہ اللہ یہ انصاف اور بے غم۔ ششخص

طفلی میں بھی انصاف ہی سے دودھ پیاتے	انصاف آپ لیا نصف برادر کو دیا ہے
پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

روایت ہے کہ نبی حلیمہ آپ کو لے کر تین دن مکہ میں رہیں۔ پھر رخصت ہوئیں جب اپنے مقام پر آئیں اور ان کے شوہر نے حضرت کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور بجدہ شکر ادا کیا حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ ہمارا قافلہ روانہ ہوا اور حضرت کو لے کر میں بھی چلی تو اونٹنی پر آگے حضرت کو لیا اور پیچھے شوہر کو بٹھا کر قصد کیا تو اونٹنی نے کعبہ کی طرف سجدے کیے اور جیسی اور چالاک سے چلی کہ سب ساتھیوں کی سواریاں پیچھے رہ گئیں اور اونٹنی اس دولت عظمیٰ اور نعمت کبریٰ کو لے کر کیسی اتراتی ہوئی زبان حال سے یہ کہتی ہوئی چلتی تھی کہ

میں آج اپنے پیارے کو لے کر چلی ہوں	خدا کے ڈارے کو لے کر چلی ہوں
نصیب مرا ناز کرتا ہے مجھ پر	کہ روشن ستارے کو لے کر چلی ہوں
میں سب انبیاء ان کا منہ نکتے والے	میں گل کے سہارے کو لے کر چلی ہوں
ہوئے دو جہاں جس کے جلوں سے روشن	اُسی ماہ پارے کو لے کر چلی ہوں
چلی رقص کرتی وہ یہ کہہ کے اکسیر	میں آج اپنے پیارے کو لے کر چلی ہوں

پیچھے جو رہ گئی تھیں یہ حال دیکھ کر وہ سب قبیلہ والیاں کہنے لگیں کہ اے حلیمہ! یہ کیا بات ہے کہ آتے وقت تو تیری اونٹنی چل بھی نہیں سکتی تھی۔ اور اب یہ سب سے آگے آگے جاتی ہے۔ اور اب تو تیری اونٹنی کی کچھ اور ہی شان معلوم ہوتی ہے۔ اب خدا کی قدرت دیکھیے کہ وہ اونٹنی بولی اور کہنے لگی قسم خدا کی میرے اوپر خاتم الانبیاء حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہیں۔ ابیات

جس قدر ناز کردوں آج مجھے زیبا ہے	کہ مری پشت پہ سردار رسولوں کا ہے
رحمت عام کو کئے سے چلی ہوں لے کر	میں بھی یکتا ہوئی را کب جو مراکتا ہے
آج وہ دن ہے کہ گردوں پہ زمیں ہنستی ہے	اس پہ اس شان سے یہ چاند جو آنکلا ہے

<p>تری گودیں وہ گل مطلب نئی تجھ سے راضی خدا تجھ سے راضی ہمیں مشکلیں ساری آسان کتبہ</p>	<p>کہ طالب ہے جس کی خدائی حلیمہ بڑی کی یہ تو نے کما کی حلیمہ بنی جب معشک کی دانی حلیمہ</p>
<p>اور جیسے بچوں کی عادت ہوتی ہے کہ بچوں پر پیشاب یا پاخانہ کرتے ہیں آپ نے اپنے بستر پر پیشاب یا پاخانہ نہیں کیا اور ہمیشہ نجاست سے کپڑے پاک رہے بلکہ معمول تھا کہ وقت مقررہ پر پیشاب یا پاخانہ سے فراغت فرماتے اور پہلے سے اشارہ کر دیتے تھے اور جب زمین پر پیشاب یا پاخانہ واقع ہوتا تھا تو فوراً زمین شق ہو جاتی تھی اور جب میں چاہتی کہ حضرت کا منہ دھلاؤں تو خود بخود غیب سے صاف ہو جاتا تھا۔ مجھے نہ لگتا دھلانا بونچھنے کی حاجت نہ ہوتی تھی اور آپ کے بڑھنے کا یہ حال تھا کہ ایک دن میں اتنا بڑھتے تھے کہ اور لڑکے ایک مہینہ میں اور ایک مہینہ میں اتنا بڑھتے تھے کہ اور لڑکے ایک برس میں اتنے بڑھتے تھے چنانچہ دوسرے مہینے آپ اپنے ہاتھوں کے زور سے گھٹنوں چلنے لگے اور پانچویں مہینے اپنے پاؤں کی قوت سے بھی چل چلنے پھرنے لگے اور نویں مہینے بفساحت تمام کلام کرنے لگے اور سب سے پہلے یہ کلام فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر واللہ الحمد للہ رب العلمین و سبحان اللہ بکرة و اصل اللہ پھر نہایت عقلندی کی باتیں فرمانے لگے کہیں لڑکوں کو کھیلتے دیکھتے تو منع فرماتے اور اگر لڑکے کھیلتے تو آپ سے کہتے تو آپ فرماتے کہ میں اللہ تعالیٰ نے کھیلنے کو نہیں پیدا کیا۔</p>	<p>اور جیسے بچوں کی عادت ہوتی ہے کہ بچوں پر پیشاب یا پاخانہ کرتے ہیں آپ نے اپنے بستر پر پیشاب یا پاخانہ نہیں کیا اور ہمیشہ نجاست سے کپڑے پاک رہے بلکہ معمول تھا کہ وقت مقررہ پر پیشاب یا پاخانہ سے فراغت فرماتے اور پہلے سے اشارہ کر دیتے تھے اور جب زمین پر پیشاب یا پاخانہ واقع ہوتا تھا تو فوراً زمین شق ہو جاتی تھی اور جب میں چاہتی کہ حضرت کا منہ دھلاؤں تو خود بخود غیب سے صاف ہو جاتا تھا۔ مجھے نہ لگتا دھلانا بونچھنے کی حاجت نہ ہوتی تھی اور آپ کے بڑھنے کا یہ حال تھا کہ ایک دن میں اتنا بڑھتے تھے کہ اور لڑکے ایک مہینہ میں اور ایک مہینہ میں اتنا بڑھتے تھے کہ اور لڑکے ایک برس میں اتنے بڑھتے تھے چنانچہ دوسرے مہینے آپ اپنے ہاتھوں کے زور سے گھٹنوں چلنے لگے اور پانچویں مہینے اپنے پاؤں کی قوت سے بھی چل چلنے پھرنے لگے اور نویں مہینے بفساحت تمام کلام کرنے لگے اور سب سے پہلے یہ کلام فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر واللہ الحمد للہ رب العلمین و سبحان اللہ بکرة و اصل اللہ پھر نہایت عقلندی کی باتیں فرمانے لگے کہیں لڑکوں کو کھیلتے دیکھتے تو منع فرماتے اور اگر لڑکے کھیلتے تو آپ سے کہتے تو آپ فرماتے کہ میں اللہ تعالیٰ نے کھیلنے کو نہیں پیدا کیا۔</p>
<p>جو لڑکے بہم جا بجا کھیلتے تھے ردایت ہے اکثر بچوں کے لڑکے سمجھاتے تھے ان کو بھی راہ ہدایت کہیں لات ماری کہیں توڑ ڈالا صنم توڑے تخت شیاطین اُلٹے کھلونے بنے چاند سورج نئی کے تھی عرفان کی گیند اور وحدت کا بلا نہ کھیلے تھے وہ کھیل نبیوں نے کبر</p>	<p>نہ ان میں کبھی مصطفیٰ اکھیلتے تھے جو مکہ کی گلیوں میں اکھیلتے تھے عجب کھیل وہ رہنما کھیلتے تھے نبوت میں رسول خدا کھیلتے تھے وہ ہر کھیل قدرت نما کھیلتے تھے اشاروں پہ سوئے سا کھیلتے تھے وہ میدان ہو میں سدا کھیلتے تھے جو یہ خاتم الانبیاء کھیلتے تھے</p>
<p>اور ہمیں سے یہ عادت تھی کہ جو چیز اٹھاتے وہ سیدھے ہاتھ میں اور بسم اللہ کہہ کر اٹھاتے اور تمام شہر و حجر</p>	<p>اور ہمیں سے یہ عادت تھی کہ جو چیز اٹھاتے وہ سیدھے ہاتھ میں اور بسم اللہ کہہ کر اٹھاتے اور تمام شہر و حجر</p>

<p>آپ پر درود و سلام بھیجتے تھے :- پر درود پر درود عا شوق درود پر درود پر درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پر درود</p> <p>حلیہ فرماتی ہیں کہ کبھی چاند سے باتیں فرماتے تھے اور جس طرف انکلی سے اشارہ کرتے تھے چاند اسی طرف پھر جاتا تھا۔ فرشتے آپ کو جھولا جھلاتے تھے۔ یہ حلیہ سعدیہ قبیلہ بنی سعد سے تھیں اور یہ خاندان فصاحت و بلاغت میں ضرب المثل ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں انصاع العرب ہوں اس لیے قریش میں پیدا ہوا اور بنی سعد میں نشو و نما پائی۔ روایت۔ حلیہ سے ایک دن آپ نے فرمایا کہ کیا سبب ہے کہ بھائی دن کو گھر میں نہیں رہتے۔ حلیہ بولیں دن کو بکریاں چرنے جایا کرتے ہیں۔ فرمایا کل سے ہم بھی بکریاں چرانے جایا کریں گے۔ حضرت حلیہ سعدیہ کو آپ کے کمالات بابرکات دیکھ کر بے حد محبت ہو گئی تھی یہ چاہتی تھیں کہ ایک گھڑی مجدانہ ہوں اس لیے بھلاتی تھیں اور پیارے الفاظ سے آپ کو لوریاں دے کر سلاتی تھیں اور زبان حال سے یہ فرماتی تھیں۔</p>	<p>لوری</p> <p>یہ حلیہ کہہ رہی تھیں مرے گلزار سو جا تجھے دے رہی ہوں لوری کرتی ہوں پیار سو جا بنی سعد کا قبیلہ ہوا باغ باغ تھ سے مراد دل ہو تجھ پہ واری مری جان تجھ پہ صدقے ہے یہ عین وقت راحت مرے سینہ سے پٹ جا ہے یہ گر میوں کا موسم کڑی دھوپ پڑ رہی ہے جھولا جھلا رہے تھے کہ کہ کہ کے یہ فرشتے تری چاند سی جبین پر مری روح ہو تصدق کیا جانیں کیا کریں گی تری شہ گیس نگاہیں ہے یہ وعدہ اس کا سچا اللہ بخش دے گا ہوا دم پائے شہ پر تو کما خدا نے اکسیر</p> <p>ترے جاگنے کا صدقہ مری جان زار سو جا راتوں کو جاگتا ہے مرے ہوشیار سو جا مراد دھوپنے والے گل نو بہار سو جا مرے نور میں سو جا مرے شیر خوار سو جا آنکھوں میں نیند کا ہے تیرے شمار سو جا نہ جا بکریاں چرانے سوئے کو ہسار سو جا آرام کرو جلیب پروردگار سو جا تری صحت آنکھوں پر مری جان نثار سو جا ہیں یہ غافلوں کے حق میں ہوشیار سو جا امنت کے مارے اتنا نہ ہوئے قرار سو جا نرا اتنا جاگتا ہے مجھے ناگوار سو جا</p> <p>لیکن حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منظور نہ فرمایا اور حضرت حلیہ کو دل شکنی بھی پسند نہ ہوئی اور آپ کا منہ ہاتھ دھویا۔ بالوں میں گنگھی کی، سرمہ لگایا کپڑے سفید پہنا تے اور ایک ہار مہرہ می کا نظر بد</p>
---	--

کہ حضرت حلیمہ سعدیہ پھر دوبار خدمت میں حاضر ہوئیں۔ ایک دفعہ نبوت سے پہلے حضرت خدیجہ الکبریٰ کے زمانہ میں اور حضرت نے ان کو نہایت کچھ دے کر رخصت کیا اور دوسری بار جنگ حنین کے دن۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی چادر مبارک کا ان کے لئے بچھونا کیا اور بہت احسان اور بخشش کی۔ پھر حضرت حلیمہ اپنے خاندان اور لڑکیوں سمیت مسلمان ہوئیں۔

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

حلیہ شریف

خلقت تمام اعضاء رئیسہ مبارک کی اعتدال پر تھی اور اعضا کا اعتدال مزاج اقدس کے اعتدال پر دلالت کرتا ہے۔ قد آپ کا میانہ گویا بوستان لطافت کا ایک نہایت زیبا ٹونہال ہے۔ اور اس میں معجزہ یہ تھا کہ جب سامنے آپ تشریف لاتے تو سب آدمی آپ کے مقابلہ میں پست نظر آتے اور جب تنہا ہوتے میانہ قد معلوم ہوتے اور جب سب کے ساتھ بیٹھے تو آپ کے موٹے سب سے بلند ہوتے۔ دوسرے یہ کہ آپ کے قد میں کاسایہ نہ تھا۔ چاندنی میں نہ سورج کی دھوپیں۔ روایت ترمذی و حاکمہ۔ سر آپ کا بڑا تھا۔ لیکن اس قامت زیبا پر نہایت موزوں اور خوشنما تھا۔ بال آپ کے گھونگر والے اور نورانی ایسے تھے کہ چمکتے تھے اور خوشبو کی لپٹیں آتی تھیں۔ اور ایک معجزہ بالوں کا یہ بھی ہے کہ اگر انھیں دھو کر پیاروں کو پلاتے تو شفا پاتے تھے۔ پیشانی لسی نورانی تھی کہ جیسی اندھیری رات میں چاند روشن ہو۔ چہرہ اور آپ کا صاف و شفاف اور روشن تھا کہ ہر چیز کا عکس اس میں معلوم ہوتا تھا اور گول تھا۔ حضرت مولانا عبد الستار صاحب سیدل رحمۃ اللہ علیہ نے خوب لکھا ہے۔ اللہ پاک ان سے خوش ہو کر جزائے خیر عطا فرمائے آمین یا رب العالمین

ابیات

پتلی پتی بھوین تھیں خوش منظر
نماک آلائشوں سے پاک ایسی
رہتیں آنکھیں بغیب سرمہ سیاہ
دونو آنکھوں میں سرخ ڈورے تھے
گول چہرہ تھا پیاری صورت تھی
خط مشکیں تھا آپ کا گنجان
ہوئے قرباں ہلال عید ان پر
شمع کی کو بلند ہو جیسی
کثرت شرم سے زمیں پہ نگاہ
اور رخسار گورے گورے تھے
سرخ آسمین گوری رنگت تھی
اور کشادہ تھے آپ کے دندان

کے خیال سے گلے میں ڈالا۔ آپ نے اسی وقت وہ ہانکال کر پھینک دیا اور فرمایا کہ میرا حافظہ حقیقی میرے ساتھ ہے اور نگہبان ہے۔ پھر آپ عصائے کربھائیوں کے ساتھ ہوئے اور جنگل میں آبادی کے قریب ہی بکریاں چرانے میں مشغول ہوئے۔ دوسرے وقت بیٹا حلیمہ سعدیہ کا دوڑتا رہتا پھرتا تھا اس گھر میں آیا اور کہا کہ اے اماں! بھائی عجازی کی جلد چل کر خضر لے۔ شاید ہی ہے کہ تو اس کو زندہ پاسکے۔ حلیمہ یسین کر گھبرائیں اور کہا کہ تو ان کا مفصل حال بیان کر۔ اس نے کہا کہ وہ ہمارے ساتھ جنگل میں تھے ناگاہ دو شخص آئے اور ان کو اٹھا کر لے گئے اور بہار پر لے جا کر ان کا پیٹ چاک کیا اور آگے کا کچھ حال مجھے نہیں معلوم کہ کیا گزرا۔ یسین کر حلیمہ اور اس کا شوہر سخت حیران و پریشان ہوئے اور دونو بیٹا بہانہ پہاڑ کی طرف دوڑے۔ جب آپ کے پاس پہنچے تو صبح و سالم پایا اور دیکھا کہ آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں اور چہرہ مبارک متغیر ہو رہا ہے۔ حلیمہ کو دیکھ کر آپ نے قسم فرمایا حلیمہ درود لپٹ گئیں اور خوب پیار کیا اور ماجرا دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا اے مادر میراں! میں بھائیوں کے ساتھ آگاہ میں کھڑا تھا کہ دفعتاً دو شخص ہیبت ناک صورت سفید کپڑے پہنے ہوئے آئے۔ کہتے ہیں کہ وہ جبرائیل و میکائیل تھے۔ بھائیوں کے پاس سے مجھے پہاڑ کی طرف اٹھا لائے۔ ایک کے ہاتھ میں ابرق نقرہ دوسرے کے ہاتھ میں شبت زمردین تھا کہ جو برت سے لبریز تھا۔ ایک نے بلطف و مہربانی نکیر دے کے میرا سینہ ناف تک چاک کیا اور میں دیکھتا تھا کہ کچھ درود عالم مجھے معلوم نہیں ہوا۔ پھر پیٹ میں ہاتھ ڈال کر آئیں نکالیں اور برت کے پانی سے دھو کر اپنی جگہ بھر رکھ دیا۔ پھر دوسرا شخص اپنے ساتھی سے ہلا کر بس ہٹ جاؤ۔ اب جو حکم میرے لئے ہے اس کی تعمیل کروں اس نے بھی میرے پیٹ میں ہاتھ ڈالا اور میرے دل کو اپنے مقام سے نکالا اور چاک کر کے ایک نقطہ سیاہ خون آلودہ اس میں نکال کر پھینک دیا اور کہا ہذا احظ الشیطان منتک یا حبیب اللہ ط یعنی اے حبیب اللہ کے، یہ شیطان کا حصہ ہے تجھ سے، بعد اس کے میرے دل کو معرفت حق اور یقین صادق اور نور ایمان سے بھر کر اپنے مقام پر رکھ دیا اور ایک نورانی خاتم سے ٹہر کر اور ہاتھ میرے سینے کے شکاف پر پھیرا جس کا اثر میرے جسم کی رگوں اور جوڑوں میں اب تک معلوم ہوتا ہے اور وہ شکاف فوراً بھر گیا اور سینہ جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا اور ایک خط سینہ سے ناف تک باقی تھا۔

پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

بی بی حلیمہ آپ کو پہاڑ سے گھر لے گئیں اور یہ ارادہ کیا کہ آپ کو مکہ پہنچا دیا جائے۔ حلیمہ کہتی ہیں کہ رات کے وقت غیب سے آواز آئی کہ اب خیر و برکت ہی سعد سے جانی ہے اور لٹھائے مکہ تجھے خوشخبری ہو کہ نور اور روشنی اور زیب و زینت تجھ میں پھر آئی ہے۔ القصد آپ کو مکہ پہنچا دیا۔ حضرت عبد المطلب آپ کو دیکھ کر بہت مسرور ہوئے اور حلیمہ کے ساتھ کمال احسان و انعام و اعزاز سے پیش آئے اور اس قدر مال و زر دیا کہ مال مال کر دیا۔ لکھا ہے

<p>لب سے گویا چمکتی رحمت تھی خوش نما صاف زلی تھی گردن سینہ چوڑا تھا آپ کا ہموار تھا بدن صاف آپ کا بے مو جوڑ اعضا کے تھے بہت مضبوط لمبی لمبی تمھیں انگلیاں زیب تلوار پاؤں کا تھا بہت گسرا</p>	<p>پشت پر حنا تم نبوت تھی گویا چاندی کی تھی ڈھلی گردن اور شکم صاف مطلع الانوار تھی پسینہ میں عطر کی خوشبو ایک سے ایک خوشنما مڑوٹ ہاتھ نرمی میں غمیرت دیا رہتا چلنے میں خاک سے اوجھا</p>
<p>آپ کے حسن بے مثال اور جمال بالکمال کا عالم یہ تھا کہ صحابہ قسم کھا کر فرماتے تھے اقسام باللہ لمار قبلہ ولا بعد کا مثلاً یعنی خدا کی قسم آپ سے پہلے اور آپ سے پیچھے آپ کی مانند نہیں دیکھا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ما رأیت شیئاً احسن منی رسول اللہ کان الشمس تجری فی وجہہ یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خوبتر کوئی شے نہیں دیکھی۔ گویا آفتاب کا نور آپ کے چہرہ میں جاری ہو رہا ہے۔ اللہ اللہ آپ کے حسن و جمال کو دیکھ کر دل بے تاب ہو جاتے تھے۔ نگاہیں ترپ جاتی تھیں۔</p>	<p>قصیدہ</p>
<p>روشن ہیں ترے نور سے سورج بھی قرعہ بول اٹھے ترے حکم سے پتھر بھی خیر بھی کوسے بھی مکانات بھی دیوار بھی درجہ مشتاق نگاہوں کے ادھر بھی ہیں ادھر بھی صدقے ترے اک تیر نظر اور ادھر بھی مرنے پہ تو ملتا ہے تو ہم جا میں گے مر بھی اللہ بھی حوریں بھی فرشتے بھی بشر بھی گلزار بھی آبادیاں بھی بحر بھی بر بھی جل جاتے ہیں اس آگ میں جبریل کے پر بھی گھر بیٹھے ہوئے سیر بھی کرتا ہوں سفر بھی</p>	<p>دیکھے ترا جلوہ تو ترپ جائے نظر بھی دی طائر وں نے تیری رسالت کی گواہی جس وقت چلے تم ہوئے خوشبو سے مسطر محبوب دو عالم ہے کہ ہر دیکھے دیکھے ہاں اودھنگ انداز ہمیں چھوڑ نہ بسمل دے ڈالیں گے ہاں شرمیت دیدار کبدے اک میں ہی نہیں سب ہیں ترے چاہنے والے حقا ہے تری یاد سے آباد زمانہ اُف اُن یہ تری گرمی رفتار سوائے عرش پھرتا ہوں قصور سے مدینے کے چمن میں</p>

<p>دایستہ اشاروں میں قضا بھی ہے قدر بھی یا شاہ دو عالم نظر لطیف ادھر بھی ہیں نغمہ سرا حمد میں مرغان سحر بھی</p>	<p>اک دم میں وہ حل کرتے ہیں ہر غفۃ لائل ڈیوڑھی پہ بھکاری ہیں کھڑے اس لگائے کیا وقت عبادت ہے سہانا اشھد اکبر</p>
<p>واللّیل اذ الیغشی ذالکھا راذا تجلی اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ قسم ہے رات کی جب پردہ ڈالے اور قسم ہے دن کی جب روشن ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندھیری رات سے زیادہ کالے گیسوؤں اور اُجلے دن سے زیادہ روشن رخساروں کی تم کھائی ہے اور ان کی بہاریں اور ان کی پھین ان کے درد مندوں سے پوچھو جن کی نگاہوں نے یہ مزے لوٹے ہیں۔</p>	<p>قصیدہ</p>
<p>والصلوة والسلام واللیل کی خوشبو سے سیکھتے ہیں یہ کالے۔ اے گیسوؤں والے ہر موئے تن اپنا ترے گیسو کی بلا لے۔ اے گیسوؤں والے کتنا ہی گنہگار ہو کیسا ہی سیہ کار۔ پیر ش نہ ہو زنہار رحمت سے جسے اپنی توکلی میں چھپالے۔ اے گیسوؤں والے انہوں کو نظر نہیں پھرا محمد کے گل انداز۔ کھل جائیں یہ سب راز دم بھر کے لے یم کا بردہ جو اٹھا لے۔ اے گیسوؤں والے اب بارش رحمت کے لئے آکے ٹھکا ہے۔ پہچان لیا ہے سایہ ہے ترے قد کا نہیں بال یہ کالے۔ اے گیسوؤں والے جو اُشت عاصی کے گناہوں کا ہے دفتر۔ رکھ دے مرے سر پر یہ بوجھ ہے بھاری مرے سرتیری بلا لے۔ اے گیسوؤں والے چل پل کے تری راہ میں قیمت ہوتی افزوں۔ اب دینے لگے خو گوہر سے بنے لعل مرے پاؤں۔ کسے چھالے۔ اے گیسوؤں والے کستی ہے خدائی تجھے کونین کا خواجہ، امداد کو آ جا! کون آئی ہوئی بسر پہ یلا میں مری ٹالے۔ اے گیسوؤں والے یہ گور کی منزل بڑی پُر خوان و خطر ہے۔ ہر طرح کا ڈر ہے بے کس کی یہاں کون خسر تیرے ستالے۔ اے گیسوؤں والے</p>	<p>قصیدہ</p>

ایک مدینہ شریف، ایک عرش معلیٰ، ایک بیت المقدس۔ اور ان چاروں میں سے مدینہ شریف افضل مانا ہے۔ اسی لیے فضیلت اور عظمت مدینہ کی زمین کے اس ٹکڑے کی وجہ سے ہے کہ جس میں جسم پاک جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مالا ہوا ہے۔ یہ ٹکڑا سب سے افضل و اعلیٰ اور اطہر ہے اور یہ تمام خوبیاں اور ساری برکتیں حضور پر نور جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک قدم کی بدولت ہیں ۛ

قصیدہ مدینہ شریف

نبیؐ کے قدم آئے سوئے مدینہ
نہیں بھاتیں داعظ مجھے اور باتیں
دب سیکھو رضواں یہ جنت نہیں ہے
سفید وسی میں ہے جس کا اُجالا
خدا کی قسم کھائیں سب اور خدا خود
گرمیاں میں منہ ڈال کر اپنا دیکھے
مبارک ہوئے کر مجھے کس ادا سے
ہو دل تیرے صدقے نظر تیرے قربان
دکھا بلبل رنج اکبر کو یارب

بڑھی عرش سے آبروئے مدینہ
کئے جائے گفت گوئے مدینہ
چلو سر کے بل ہے یہ کوئے مدینہ
ہے اس میں دی ماہ روئے مدینہ
قسم جس کی کھا ہے کوئے مدینہ
ہے فردس کیا رو بروئے مدینہ
مدینہ چلی آرزوئے مدینہ
حبیب خدا ماہ روئے مدینہ
بہارِ گلستان کوئے مدینہ

دیگر

مری خاک ہو خاک کوئے مدینہ
میں کو کوں سدا کو بکوئے مدینہ
کبھی نعت خواں رد بروئے مدینہ
ہے دیرانہ اک چار سوئے مدینہ
ہے خاک شفا خاک کوئے مدینہ
تجسّی محبوب بوئے مدینہ
مراسم ہو اور خاک کوئے مدینہ
ترے نور سے ماہ روئے مدینہ
مدینہ میں ہو ماہ روئے مدینہ

ہے مرنے پر بھی آرزوئے مدینہ
ہے حسرت مری روح کو بن کے قری
کبھی باپ جبریلؑ پر نغمہ سنجی
یہ جنت ہے تعبیر کرتے ہیں جس کو
مریضوں کو نسخہ طیبیوں کو مرادہ
تمنا ہے یارب دکھا دے سنگھارے
مرے پاؤں اور خاک صحرائے طیبہ
ہو آنکھوں میں سکھ اور کلیجے میں ٹھنڈک
مدینہ بنے سیرا دل یا الہی

عیلوں سے مرے ہندوہ تاریک ہوا ہے۔ اقدام بلا ہے
صدقے ترے اکبر کو مدینے میں بلا لے۔ اے گیسوؤں والے

دیگر

دے اپنی محبت کے شرابوں کے پیالے اے گیسوؤں والے
قربان ترے اپنا ہی دیوانہ بنا لے۔ اے گیسوؤں والے
میرے دل صد چاک کا توشا نہ بنا لے۔ اے گیسوؤں والے
حسرت ہے تری زلف کے بالوں کی بلا لے۔ اے گیسوؤں والے

قطعہ

جبریلؑ سے خالق نے کہا جاؤ سویرے۔ مجبور سے میرے
یہ کتنا کہ آدھل میں خلوت کا مزالے۔ اے گیسوؤں والے
راحاؤں کے سر پر ہے بنایا تجھے راجہ۔ معراج ہے آجا
اب کھول دیئے سات سموات کے تالے۔ اے گیسوؤں والے
ہم نے تو تجھے دیکھ لیا دیکھنے تو بھی جو ہم میں ہے خوبی
آنکھوں میں ذرا سرمہ مازاغ لگا لے۔ اے گیسوؤں والے
حضرتؑ نے کہا ختی سے یہ جا کر مرے غفار۔ امت ہے گنہگار
فرمایا کہ غم اس کا نہ کو بخش دیا لے۔ اے گیسوؤں والے
بخشتاری امت کو کہیں ذکر نہ کرنا۔ کچھ فکر نہ کرنا
یہ ساری خدائی ہے بس اب تیرے حوالے۔ اے گیسوؤں والے
جس منزلِ محمود میں تو جلوہ فگن ہے۔ وہ رشک چمن ہے
اکبر کی دعا لے، اکبر کو بلا لے۔ اے گیسوؤں والے

دُرود و سلام اے خدا بھیج بے حد
پڑھو دُرود پڑھو عاشقو دُرود پڑھو
از روئے احادیث کل مقدس و متبرک مقاموں سے چار مقام افضل مانے گئے۔ ایک مکہ شریف

معجزات جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں دونو جہاں تابع فرمان محمد
رہے ہیں یہ عرش معلیٰ سے بھی اونچی
اللہ سے کم سب سے بڑی شان محمد
اللہ عسیٰ کرسی الیوان محمد

معجزہ :- ایک عورت ایک شخص کو لائی جو بیدار تھی گو لگا تھا اور ایک لفظ بھی اس کی زبان سے نہیں نکلا تھا۔ جب حضور نے اس سے دریافت کیا کہ میں کون ہوں۔ تو وہ گو لگا کتا ہے آشہد
اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ شعر

جب گنگ نے کی آپ کی تصدیق رسالت
پھر کیوں نہ ہو کہ تین شناخوان محمد

معجزہ :- ایک چرواہا جنگل میں بکریاں چرا رہا تھا۔ جناب رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جو ادھر تشریف لے گئے تو ایک بھیڑیے نے اس چرواہے کو خبر دی کہ تیرے جنگل میں رسول خدا تشریف لائے ہیں تو ان کے حضور میں حاضر ہوا اور تیری بکریوں کی میں حفاظت کروں گا۔ چرواہا یہ خبر سن کر فوراً حضور میں حاضر ہوا اور ایمان لا کر قربان ہونے لگا۔ شعر

کی بھیڑیے نے دشت میں گنگ کی حفاظت
چرواہا بھی ہونے لگا قربان محمد

معجزہ :- ایک مریض سستی جس کو جلد ہر کا مرض تھا حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے بہت علاج کئے لیکن میرے مرض کو شفا نہیں ہوتی۔ اسی وقت حضور نے چوڑھی سی خاک زمین سے لے کر اور اس میں تھوڑا لعاب دہن ملا کر دیا اور اس نے کھایا اور کھاتے ہی صحت ہو گئی اسی طرح ایک نابینا حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری آنکھوں کے صمد علاج ہونے لیکن صحت نہیں ہوئی۔ حضور نے کچھ پھر کر آنکھوں پر دم کیا تو آنکھیں اسی وقت پٹ سے کھل گئیں
سُبْحَانَ اللّٰهِ شعر

بیمار کو اچھا کرے نابینا کو بینا
صدقے ترے اسے چہرہ فیضان محمد

معجزہ :- حضور پاک کا ایک غلام سفین نام کہیں جا رہا تھا۔ جنگل میں پہنچ کر راستہ بھول گیا سامنے سے کیا دیکھتا ہے کہ شیر زیاں چلا آتا ہے یہ دیکھ کر بہت گھبرایا اور لپکنے لگا۔ کہ میں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں اور راستہ بھول گیا ہوں۔ شیر نے حضرت کا نام سنتے ہی گردن جھکا لی اور دم ہلا کے آگے ہو گیا۔ یہاں تک کہ راستہ پر لا کھڑا کیا۔ اور آہستہ آہستہ کچھ بولا اور سلام کر کے چل دیا۔ سبحان اللہ۔ شعر

جو اکبر یہ چاہے کہ ہو جائے روشن
لگا آنکھ میں خاک پائے مدینہ

ارشاد فیض بنیاد وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اور ہم نے تمہارا ذکر بلند کیا۔ اس آیت مقدس سے بھی اللہ تعالیٰ کو جناب رسول علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی جیسی محبت ہے اس کا خوب پتہ چلتا ہے۔ آپ کے ذریعہ آپ کی رفعت اللہ تعالیٰ تمام قرآن شریف میں آپ کے خطابوں، آپ کے اسمائے پاک کی آرائش ہے جنت کے درختوں، قبول، خیموں، عرش کی پیشانی پر آپ کے ذکر خیر کی زیبا نش ہے۔ اور زمین پر سجدوں میں آپ کے ناموں کی پانچوں وقت پکار، مبرورہ پر خطبوں میں آپ کی مدائح کا اظہار ہر ملک میں آپ کا شہرہ ہر زبان میں آپ کا ذائقہ، خالق ہوں میں آپ کے اور دو اشغال ذکر و فکر کی ہوجوئی، درس گاہوں میں آپ کے حسن و جمال خلق و کمال کا سبق، و غلطی محسوس میں آپ کے تذکرے اور مناجاتیں مولود شریفین کی محفلوں میں آپ کے سوانح اور نعمتیں ہیں :-

نعت

نعتوں کے مضامین کی موجب لوہ نما ڈالی
اس شان سے حضرت کے مضامین چڑھا ڈالی
دیوان کا ہر صفحہ شستی ہے جو اہر کی
بیماری عیساں کا پتہ نہ لگا رکھا
مسرد ہوئیں آنکھیں پر نور ہوئیں آنکھیں
رضواں تری جنت کے طیبے ہیں کب اچھے
نازاں نہ ہوں کیوں عاصی حضرت کی شفاعت پر
اسے نہ کرو دیکھو تو ہر نعل کو جھک جھک کر
ستار ترے آگے کیا پیش کرے عاجز
انگو کی جا دل میں۔ بادام کی بجا آنکھیں
اسے ابر کرم اب تو رحمت کا کوئی جھینٹا

اس روضہ پر ابے اکبر ذر دوس کے پھولوں کی
خاقوں میں بنا جالی، جالی میں سجا ڈالی

درداہ کے لڑکے نے دی حضرت کی گواہی	جس وقت کہ دیکھا رخ تابان محمد
معجزہ :- ایک روز ابو جہل چھ کنکریاں مٹی میں چھپا کر لایا۔ اور کہنے لگا۔ مثنوی شریف	گفت کاٹے احمد گواہیں چیت نود
سنگا اند کف بوجہ سل بود	چوں خبر داری ز راز آسمان
گر رسولی چیت درد ستم نہاں	یا بگویند آن کہ ما حقیم در است
گفت چوں خواہی بگویم کاں چہا ست	گفت حق آری از ان قادر تر است
گفت بوجہ سل آن دم نادر تر است	بشنواز ہر یک تو تسبیح درست
گفت شش پارہ حجر در دست تست	در شہادت گفتن آمد بے درنگ
از میان مشت اد ہر پارہ سنگ	گو ہر احمد رسول اللہ سفت
لا الہ الا اللہ گفت	ساحراں را سر تولی د تاج ہر
گفت نبود مثل تو ساحر دگر	بوجہ سل نہ لایا گریبان محمد
چھ کنکریوں نے صاف پڑھا کھڑکے	معجزہ :- ایک بلکڑی کا ستون مدینہ طیبہ کی مسجد میں تھا۔ جس پر جناب رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ
ہی کرتے تھے	والسلام خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ جب ممبر تیار ہو گیا تو حضور اس پر تشریف لے جا کر خطبہ شروع فرماتے
مثنوی شریف	
استن عذائہ از ہجر رسول	نالہ می کردے چو ارباب عقول
در میان مجلس وعظ آل چناں	کز دے آگہ گشت از پیر دواں
در تحت پرمانہ اصحاب رسول	گر چہ سے نالہ ستوں با عرض دواں
گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون	گفت جانم در فراقت گشت خون
از سراق تو مرا چوں سوخت جان	چوں نہ نالہ بے تو اے جان جہاں
مسندت من بودم از من تاختی	بر سر ممبر تو مسند ساختی
گفت خواہی کہ ترا نکلے کنند	مشرقی دغلی ز تو میوہ چنند
یاد راں عالم حقت سردے کند	کہ تر د تازہ بمائی تا ابد
گفت آن خواہم کہ دائم شد بقاں	بشہ سے غافل کم از چہ بے مہار

گراہی کے دریا کو سفینہ سے ترایا	ہیں شیر زیاں خضر غلامان محمد
معجزہ :- ایک اونٹ نے حضور کو سجدہ کر کے عرض کیا کہ میرا مالک بھہ پر بہت لادتا ہے اور چاہہ	کم دیتا ہے۔ حضور نے اس کے مالک کو بلوا کر اس کی سفارش کر دی کہ اس پر بوجہ کم لاد کر اور پیٹ بھر کر چاہہ دیا کر
معجزہ :- اسی طرح ایک روز حضور ایک باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ تہایت شرم سے	تھا۔ جو کوئی باغ میں جاتا تھا اُسے کاٹنے دوڑتا۔ حضور کو جو اس نے دیکھا اس سے اگر سجدہ کیا اور حضور نے
اس کی ناک میں نیکل ڈال دی۔ وہ اونٹ حضور کی برکت سے نہایت غریب۔ درمید ہا ہو گیا	معجزہ :- ایک دن بہت سے اصحاب و انصار حضور کے ساتھ تھے۔ ایک بکریوں کے گلے کے
قرب پینچے تو بکریوں نے حضور کو سجدہ کیا۔ شعر	سجدہ کوئی کرتا تھا کوئی پڑھتا تھا کلمہ
معجزہ :- ایک اعرابی نے حضور سے معجزہ طلب کیا کہ اگر تم واقعی نبی ہو تو مسجودہ دکھاؤ۔ حضور نے	فرمایا اچھا فلاں درخت کو بلادو۔ اعرابی نے درخت کے قریب جا کر کہا کہ مجھے وہ شخص بلاتے ہیں۔ وہ درخت
اپنی جگہ سے اگر لولا السلام علیکم یا رسول اللہ۔ یہ دیکھ کر وہ اعرابی یہ ان ہو گیا اور کہا کہ اچھا	اب اسے اپنی جگہ واپس بھیج دیو۔ حضور نے فرمایا کہ اے درخت اپنی جگہ چلا جا۔ یہ سن کر وہ درخت جھکا اور
سجدہ کر کے اپنی جگہ جا لگا۔ سبحان اللہ۔ شعر	سجدہ کیا اور لوٹ گیا لہو جگہ پیر
معجزہ :- ایک قصہ میں حضور تشریف فرما تھے وہاں کئی حجرے ظاہر ہوئے۔ ایک عجیب و غریب معجزہ	یہ ہے کہ ایک عورت حضور کا امتحان لینے حاضر ہوئی۔ چنانچہ مولا تادم رحمۃ اللہ علیہ تھے بھی اپنی مثنوی شریف
میں یہ معجزہ تحریر فرمایا ہے۔ طوالت کے خیال سے کل شعر تحریر نہیں کئے ہیں۔ اور عورت جس وقت حضور میں پہنچی	ہے تو ایک لڑکا دو مینے کا اس کی گود میں تھا۔ وہ لڑکا خود بخود کہنے لگا۔ السلام علیکم یا رسول اللہ
مادرش از شتم گفتش ہیں غموش	کیت انگن دایں شہادت را بگوشتش
اں کیت آموخت اے طفل صغیر	کہ زبانت گشت در طفلی جبہ ریر
گفت حق آموخت دانگہ جبہ ریل	در بیایاں جبہ ریلیم من رسول
پس رسولش گفت اے طفل رضیع	چیت نامت باز گو د شومطیع
گفت تا م پیش حق عبد العزیز	عبد عز اپیش را بیکشت جبہ ر
من ز عزرا پاک رہے زار دیری	حق آنکہ دادت ایں پیغیب ریری

ہم نے آپ کی دعوت کا سامان کیا ہے۔ آپ دو چار صحابہ کرام کے سمیت تشریف لے جائیں حضورؐ نے آواز بلند کیا دیا اور تمام اہل خندق سے کہہ دیا کہ آج جاؤ گے یہاں سب کی دعوت کی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاؤ گے فرمایا کہ تم چلو اور میں جب تک نہ پہنچوں چلے سے دیگ نہ اٹاؤ نہ اندرونی پکانا۔ جس وقت حضورؐ تشریف لائے حضورؐ العابد دہن دیگ میں ملاخیز میں ڈال دیا اور دم دے دیا کہ دس دس آدمیوں کو ٹھاکر کھلاتے چلو چنانچہ حضرت جابرؓ نے ایسا ہی کیا۔ اس لشکر کے تمام آدمی جو کہ ایک ہزار سے زیادہ تھے سب شکم پر جو کہ کھائے اور حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ میں نے دیگ کو دیکھا تو قسم خدا کی اسی طرح بھری ہوئی جوش مارتی تھی۔ اور انا جتنا تھا اسی قدر برتن میں بھرا ہوا نظر آتا تھا۔ ذرا بھی کم معلوم نہیں ہوتا تھا۔ اسی طرح ایک غزوہ میں پانی نہیں رہا تھا حضورؐ نے اپنی انگشت مبارک ایک جگہ زمین پر بھی دباں فوراً چشمہ جاری ہو گیا اور لشکر نے خوب سیر ہو کر پیا۔ شہر

غزوہ میں کھلایا بھی پلا یا بھی مگر پاس	جز نام خدا کچھ نہ تھا سامان محمد
کھل جائیں ترے عیب یہ ممکن نہیں اکبر	کانی ہے چھپا لینے کو دامان محمد
پڑھو درود پڑھو عاشق درود پڑھو	دروغہ سے بھی غافل نہ ہو درود پڑھو

اور بے انتہا مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشورہ و معرفت ہیں یعنی مخون و نواف پیدہ ہوتے جنت کی حویں دایرین کر لیں۔ جسم اطہر کی خوشبو اور نور سے عالم معطر و منور ہو گیا۔ ستر مبارک بھی نہ کھلا۔ جو کھلتا تو فرشتے چھپا دیتے۔ چاند سے گوارہ میں باتیں کیں سدھر کر و طیل اُدھر بھر گیا۔ پسینہ وہ خوشبو دار کہ ایک دامن کے لگا یا کسی پشت تک اس کی اطلاع سے خوشبو نہ گئی۔ اور اس کا گھر بیت العطار مشور ہوا۔ جس کو چمے میں نکلتے معطر و منور ہو جاتا۔ ڈھونڈنے والوں کو دریافت کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ کمر مقدس سے چمکا نکل گیا۔ ہجرت کی رات کو کافروں کو دیکھتے ہوئے آنکھوں کے سامنے سے تشریف لے گئے کسی کو نظر نہ آئے ہمیشہ دھوپ میں بادل سایہ کئے مرنے کا

کہیں گر چھو پ میں محبوب جاتا	تو ابر اگر دیں چھاتا لگاتا
------------------------------	----------------------------

اور فرماتے ہیں۔ جو میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے۔ جو میں سنتا ہوں تم نہیں سنتے۔ آگے پیچھے کیساں دیکھتے تھے۔ سوتے جاگتے کیساں سنتے تھے۔ آپ کا سونا جاگنے سے بہتر تھا۔ دندان مبارک سے نور جھرتا تھا۔ ایسا کہ کوئی چیز مل جاتی تھی۔ سبحان اللہ

ترے دندان ہیں درِ علی، میرے پیارے رسولِ مدنی
صدقہ قامت پر سرِ دجینی، میرے پیارے رسولِ مدنی
تو نے کھمبہ میں جلوہ دکھا، دو نور عالم کو شیدائے نکر

قطعه

جب رونے لگا استن خانہ یہ کہہ کر
چمکار کے وہ چیز عطا کی جو طلب کی
اٹھنا نہیں اب صدمہ ہجران محمد
اللہ معنی خلق فراوان محمد

معجزہ :- حضورؐ کے پائے مبارک کے نیچے پتھر کا نوم ہو جانا تو مشہور معجزہ ہے۔ ایک یہ کہ ایک مرتبہ رات کو مکہ منظر کے بڑے بڑے کفار حاضر تھے اور چودھویں رات کا چاند روشن تھا۔ کفار نے عرض کیا کہ حضرت معجزہ دکھلائیے کہ اس چاند کے آسمان پر دو ٹکڑے ہو جائیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ حضرتؐ نے اسی وقت کلمہ تشریف کی انگلی اٹھا کر چاند کی طرف اشارہ فرمایا۔ فوراً چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ پتھر تو سب نوم ہوں متاب کے دو ٹکڑے

معجزہ :- ایک مرتبہ حضورؐ جنگل کو تشریف لے جا رہے تھے کہ آواز آئی یا رسول اللہ! اک نے پیچھے ٹوکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک ہرنی بندھی ہے اور شکاری پڑا ہوا ہے۔ حضورؐ وہاں تشریف لے گئے اور وہاں کیا کرنا کہتی ہے۔ ہرنی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے اس شکاری نے یہاں باندھ رکھا ہے اور اس پہاڑ پر میرے بچے بچوں کے رو رہے ہیں۔ اگر مجھے تھوڑی دیر کے لئے چھوڑ دیں تو درودہ بلا آؤں۔ حضورؐ نے اسی وقت اس ہرنی کو کھول دیا اور تودہ ہرنی دو دھ پلانے لگی اور اُدھر شکاری جاگا اور پوچھا کہ وہ میری ہرنی کہاں گئی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اپنے بچوں کو دو دھ پلانے لگی ہے۔ ہم نے چھوڑ دیا ہے۔ وہ ابھی دو دھ پلا کر واپس آتی ہے۔ اٹھائے گفتگو میں کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ہرنی اپنے دونوں بچے ساتھ لے کر آ رہی ہے۔ شکاری نے جو دیکھا کہ ہرنی آگئی ہے حیران ہو گیا اور پڑھنے لگا لا اِلهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس تتائیں کہ حضورؐ مجھ سے خوش ہو جائیں ہرنی کو مع بچوں کے چھوڑ دیا۔ اب وہ ہرنی مع بچوں کے کو دنیٰ پہنچتی پھرتی تھی اور کتنی تھی لا اِلهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہر یہ رحم کہ صیاد سے ہرنی بچو پھڑپھڑایا

معجزہ :- ایک شخص ایک لڑکے کو جو اسی دن پیدا ہوا تھا حضورؐ میں لایا۔ حضورؐ نے اس بچے سے دریافت فرمایا۔ میں کون ہوں۔ شہر

گویا ہوا وہ طفل کہ تم سچے بنی ہو
کیا شان ہے اسے صل علی شان محمد

معجزہ :- غزوہ خندق میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا۔ اور ان کی بی بی نے پورے تین سیر جو کا اٹھاتیا کر کیا۔ جس وقت گوشت دیگ میں چڑھایا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں حاضر ہو کر چپکے سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوتے ہیں یہ واقعہ ہوا اور میرے سب سے نور یافت کیا کہ اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا تو واقف ہے کہ ملا علی
والے ملائکہ کس بات میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے کہا میں واقف نہیں تو میرے رب نے اپنا دست قدرت میرے
دروں شانوں کے بیچ میں رکھا۔ جس کی سردی اپنے سینے اور گردن میں مجھے محسوس ہوئی اور جو کچھ زمینوں اور آسمان
میں ہے وہ سب میں نے جان لیا۔ پھر دریافت کیا کہ اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واقف ہے تو کہ ملا علی
والے ملائکہ کس چیز میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ ہاں جانتا ہوں۔ مزید برآں ارشاد فرمایا کہ اے میرے
محبوب اور علم طلب کریں نے عرض کیا کہ رب زدنی علماً یعنی اے رب مجھے اور زیادہ علم عطا فرما۔
تو یہ شرف مرحمت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ فلعلمت علمہ الاکملین الاخرین
یعنی اگلوں اور پچھلوں اور ازل اور ابد کے علم سے مشرف کیا گیا۔ اب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کے
منکروں سے پوچھئے کہ اب اللہ تعالیٰ نے تمام زمینوں اور آسمانوں اور ازل سے ابد تک کے تمام علم عطا فرمائے
تو علم غیب اور کون سے برہمن کی بولے اور ان زمینوں اور ابد سے باہر کہاں کے عجائب میں مخفی ہے جس کا
علم حضور کو نہیں دیا۔ اور لیجئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ والآخرۃ خیر لک من الاولیٰ یعنی تیری
ابتداء سے انتہا بہتر ہے حضور کے مدارج میں ہر لحظہ ہر ساعت ابتداء سے ترقی ہوتی چلی آئی اور آخر تک مراتب
زیادہ ہوتے چلے جائیں گے۔ اس ارشاد کو سارے تیرہ سو برس کے قریب ہوئے اس وقت سے اب تک کیا
کیا ترقی حضور نے مرتبوں میں فرمائی ہوگی۔ خیر اللہ تعالیٰ ان منکروں کو ہدایت دے۔ شعری

پڑھو درود پڑھو عاشق درود پڑھو درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

معجزات :- اور ان کے پاؤں ٹوٹ گیا۔ آپ نے ہاتھ پھیر دیا۔ ٹوٹی ہڈی جڑ گئی۔ حادثہ بن اس
کے ایسا زخم ہوا کہ خون نہ ٹھکتا تھا۔ ہاتھ لگا دیا فوراً خون بند ہو گیا۔ جس نے آپ سے مصافحہ کیا۔ اس کے
ہاتھ میں خوشبویں گئی جس سے آپ کے سر پر ہاتھ پھیر دیا اس کا سر معطر ہو گیا۔ جل ہوئی گھوڑی گھٹی زمین میں بوٹی
وہ ہر اچھا درخت ہو گیا۔ پھل آیا۔ ایک خرے کا درخت دست مبارک سے لگا یا اس میں تریاق کا اثر
ہو گیا۔ جس نے اسے کھایا جادو اور زہریلے اثر سے محفوظ رہا۔ حدیسی کی جنگ میں انگشت مبارک سے پانی
کی نہر جاری ہو گئی اور پندرہ سو آدمی میرا ہو گئے۔ جنگ بدر و حنین میں کنگریاں جو مٹی میں لے کر پھینکیں
وہ تلواروں کا کام کر گئیں۔ پشت مبارک پر منہ نبوت ستارے کی طرح روشن۔ یہ شرف کسی نبی کو نہ ملا جب تک
پر کبھی کبھی نہ بیٹھی۔ آپ حیوانات کی بولیاں بخوبی سمجھتے تھے۔ تمام عمر آپ کو جانی نہ آئی۔ آپ کو کبھی احتلام نہ ہوا
آپ کا براز کسی نے زمین پر نہیں دیکھا۔ زمین نکل جاتی اور دیر تک اس زمین سے مشک کی خوشبو آتی فضلات
آپ کے پاک و طاہر تھے بحالت غسل بھی آپ کو اور ملائے کائنات علی کرم اللہ وجہہ کو مسجد میں بے تکلف آنا جاتا

شان کردی عیاں ذوالمنی، میرے پیارے رسول مدنی
رشتک جنت ہے تیرا مدینہ، مشک و عنبر سے بہتر پسینہ
ترے قد پہ فنا گل بدی، میرے پیارے رسول مدنی
لاکے قرآن رنگ دی خدائی، میٹھے لفظوں کی لذت چکھائی
شہد جنت تھی شیریں سخنی، میرے پیارے رسول مدنی
ایک عالم کو کلمہ پڑھایا، لات ٹھوکر سے اپنی گرایا
بیت خانوں میں کی بیت شکنی، میرے پیارے رسول مدنی
خضر کا مختار دنیا میں آیا، بھولے بھکلوں کو رستہ دکھایا
دور کردی غریب الوطنی، میرے پیارے رسول مدنی
ہوارنج دالم جب زیادہ، کیا امت کی بخشش کا وعدہ
نہ کی حق نے تری دل شکنی، میرے پیارے رسول مدنی
ایک دندان کے بدلے میں توڑے دانت اپنے دہن میں نہ چھوڑے
تھے وہ عاشق اوٹن قری، میرے پیارے رسول مدنی
تو وہ خلق خدائے جہاں ہے تیرے سایہ میں کون دکان ہے
کیجئے دل میں حسبہ و کفنی، میرے پیارے رسول مدنی

گفتار دماغ کے شہد و شیریں کہ حاصل کی کیا اصل ہے۔ آواز دہاں پہنچی کہ جہاں بشر کی پہنچنا نامکن۔ قریب
بعید کے لوگ آپ کا دماغ یکساں سمجھتے تھے۔ سداً ابن کعب جنگ خیبر میں ایسے زخمی ہوئے کہ لوگوں نے جانا
مر گئے۔ اور پٹنٹی ٹوٹ گئی۔ آپ نے دست مبارک پھیر دیا۔ ٹوٹی ہوئی پٹنٹی جڑ گئی اور کھڑے ہو گئے۔ اپنے
ہنس بن مالک کے کھادی کو زمین میں تھوک دیا وہ پٹھا ہو گیا۔ جس بچے کے منہ میں ذرا سا لعاب دہن والا وہ دن ہر
سیر رہا جو وہ نہ مانگا۔ مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ ریحی فداہ کی آنکھیں جنگ خیبر کے روز دکھتی
تھیں۔ لعاب دہن لگا دیا شفا ہو گئی۔ وفات شریف ہونے کے ایک عرصہ بعد تک میدان کربلا میں سخت
دُھوپ تھی اور جنگل تپ رہا تھا اور دہاں رومی فداہ حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام تین روز کے پیاسے تشنگی
سے بے چین تھے۔ آپ نے رونق افروز ہو کر اپنی زبان مبارک ان کے منہ میں دی۔ فوراً تشنگی پرگی معجز
حدیث ترمذی شریف اتانی اللیلۃ ربی الی آخرہ۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے پاس میرا رب نہایت حسین صورت و صفت میں آیا اور مجھے گمان گذرا کہ

کہ عبد اللہ بن مبارک تھے کہا جس میں دو خصلتیں ہوں گی وہ عذاب الہی سے نجات پائے گا۔ ایک سچ بولنا اور دوسری محبت آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دُرود و سلام اے خدا بھیج بے حد پڑھو دُرود پڑھو عاشقو دُرود پڑھو	بروج محمد و آل محمد دُرود سے کبھی غافل نہ ہو دُرود پڑھو
ہیں چودہ طبق تیری تجلے سے منور بغداد میں کئے ہیں مدینے میں نجف میں	ذرا سے ہیں ترے نور کے سورج بھی تیرے بھی ہیں تیرے ہی جلوے نظر اُفتی ہے جبر بھی

اور تفسیر احمدی میں ہے کہ جاری ہوا ہے تو اساتذہ ذکر صلوة آل کے بعد صلوة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلقے کہ اس پر اجماع ہو گیا ہے دُرود بغیر آل پر بھیجنے کے قبول ہی نہیں ہوتا ہے

دُرود و سلام اے خدا بھیج بے حد پڑھو دُرود پڑھو عاشقو دُرود پڑھو	بروج محمد و آل محمد دُرود سے کبھی غافل نہ ہو دُرود پڑھو
--	--

بے انتہا آل پاک کے فضائل ہیں۔ اس مختصر کتاب میں گنجائش نہیں اور مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کرم اللہ وجہہ کے نام نامی اور اہم گرامی نے تو وہ قبولیت عامہ پائی ہے۔ ہر قوم، ہر فرقہ، ہر مذہب میں دُھوم ہے۔ کوئی مشکل کشا کے نام پر دوتے پر دوتے بھرتا ہے۔ کوئی اڑی بیٹھیں پیار بولتا ہے۔ پٹا بازار میں ہر درویش و غریب کی جیب میں یا جیب کے گوشے کشتی میں، اکھاڑوں میں اسی نام کی برکت کا زور ہے۔ لڑائی میں یا علی مدد کے نعرے بلند ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے پہلوان پچھڑتے وقت ہی نام لے کر اوجھڑتے ہیں۔ کوچہ کوچہ بچے بچے کی زبان پر یا علی یا علی ہے۔ فقیروں کی صدائیں یا علی یا علی ہر گلی ہے۔ کسی نے خوب کہا ہے۔ شمع

علی کا نام بھی نام خدا کی راحت جہاں ہے

جنگ میں جو علی رضی اللہ عنہ کے چڑھتے ہیں تو کامیاب ہو جاتے ہیں۔ دیہات میں یا علی کر بھیج یا علی کر بھیج کے گیت ہیں۔ کوئی حیدر کار غیر قرار کے ڈنکے بجاتا ہے۔ کوئی لافنی الا علی لا سیف الا ذوالفقار کی عظمت کے علم اٹھاتا ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقی نائب ہی ہیں۔ ان کی عجیب و غریب شانیں کیا بتاؤں کر کیا ہیں۔ کہیں شیر خدا کہیں حاجت روا کسی کے مشکل کشا کسی کی کشتی کے نامدا کسی مذہب کے خدا ہیں۔ میری تحقیق اور تجربے میں ابتدائے آفرینش سے آج تک ہزاروں خرمیوں کے ساتھ تمام کائنات میں جیسا قبولیت حام کا سہرا باندھ کر اس دولہا کا نام نکلا ہے۔ کسی دلی اللہ کا نام نہ نکلا ہے

دُرود و سلام اے خدا بھیج بے حد	بروج محمد و آل محمد
--------------------------------	---------------------

شہر ناجائز تھا۔ وہ خصوصیتیں جو مولائے کل علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہیں اور کسی کو نصیب نہیں۔ روایت ترمذی عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی لا یحل لاحد یحبہ الا یروایت ہے ابن سعید کے کہا کہ فرمایا حضور نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے کہ اسے علی سوائے میرے اور تیرے کسی کو جائز نہیں ہے کہ جنابت کی حالت میں اس میں قدم رکھے۔ ایک روز مولائے کائنات علیہ السلام ایک کھجور کے درخت کی جانب گزرے اس کھجور نے آواز بلند کیا ہذا محمد سید الانبیاء ہذا علی سید الاولیاء ابو الاثمۃ الطاہرۃ یعنی یہ جناب قبلہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسولوں کے سردار ہیں اور یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سردار اور پاک اماموں کے باپ ہیں

دُرود و سلام اے خدا بھیج بے حد پڑھو دُرود پڑھو عاشقو دُرود پڑھو	بروج محمد و آل محمد دُرود سے کبھی غافل نہ ہو دُرود پڑھو
--	--

مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وہ شان ہے کہ فرمایا جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اقامت مدینۃ العلم وعلی بابھا یعنی میں علم کا خیر ہوں اور علی اس شہر کا دروازہ۔ علم سے مراد وہاں معرفت الہی ہے۔ یعنی اللہ پاک کے پہچانے کا۔ جو اس شہر میں داخل ہو گا وہ خدا کو پہچان لے گا اور اس شہر میں داخل ہونے کا دروازہ علی ہیں۔ بغیر اس دروازے کے شہر میں نہ پہنچے گا۔ مطلب یہ ہے کہ علی بغیر رسول اور رسول بغیر خدا نہیں مل سکتا اور ارشاد ہے بقول بعض یہ حدیث موضوع ہے لحمک لحمی ودمک دمی۔ اس کا خلاصہ یہ ہے شہر

من تو شد رم تو من شدی من جلد شد من تو شدی
تاکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ قل لا اسئلكم علیہ احد الا المودة فی القربی یعنی کہہ دے محمد کہ اے مسلمانو! میں تم سے کار رسالت پر کوئی ہجر نہیں مانگتا ہوں، لیکن میرے اہل بیت سے محبت کرو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ دیگر صحابہ نے دریافت کیا کہ وہ اہلبیت خویش کون کون ہیں۔ جن کی محبت کا حکم اللہ پاک خود فرماتا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ وہ علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم ہیں (صفحہ ۲۹۵) تفسیر حسینی جلد ثانی

روایت ہے مقداد بن اسود سے کہ فرمایا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ معرفت آل محمد کی جھٹکارا ہے آتش دوزخ سے اور آل محمد کی امان ہے عذاب سے۔ کتاب شقائق مرقوم ہے

پڑھو درود پڑھو عاشق درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو
<p>اسے بادشاہ لافٹے مولیٰ علی مشکل کشا کیا اصفیا کیا اذکیا کیا اتقیا کیا اولیا شاہ زمن کعبہ وطن اژدرنگن خیر شکن کیا شان ہے شان نبی کیا آن ہے آن نبی نور محمد شیر احمد ماہ شرف شیر نجف تلواری اللہ نے دست رسول اللہ نے اس آنکھ سے جس آنکھ نے غمور دو عالم کے رد ہو گئی اس کی بلا جس نے عقیدت سے کہا کب تک صورت میں رہوں کب تک یہ رخ غم سہا بے بس کئی منزل میں ہوں بس کئی مشکل میں ہوں اکبر خلیفہ ماگنا دارت کا دیوے واسطہ</p>	<p>ہمراہ محبوب خدا مولا علی مشکل کشا ہے سب کا تم سے سلسلہ مولیٰ علی مشکل کشا صدر جہاں صدر جہا مولیٰ علی مشکل کشا کیا نام ہے نام خدا مولیٰ علی مشکل کشا ابراہیم بحسبہ سخا مولیٰ علی مشکل کشا ٹھیرے نصیری کے خدا مولیٰ علی مشکل کشا میری طرف بھی دیکھنا مولیٰ علی مشکل کشا مشکل میں ہوں آجاؤ یا مولیٰ علی مشکل کشا آخر تو ہوں میں آپ کا مولیٰ علی مشکل کشا کچھ مری امداد یا مولیٰ علی مشکل کشا پھر دیکھنا دیتے ہیں کیا مولیٰ علی مشکل کشا</p>
درود و سلام اسے خدا بھیج بے حد	برورج محمد و آل محمد
پڑھو درود پڑھو عاشق درود پڑھو	درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو
<p>ناصر الابرار فی مناقب اہل بیت الاطہار میں لکھا ہے کہ حسن اعتقاد اہل بیت کی جناب میں لازمہ ایمان اور رکن اسلام سے ہے۔ جو کوئی اس میں قصور کرے گا وہ اثرۃ اسلام و ایمان سے خارج ہو جائے گا۔ اور حسن اعتقاد یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے کی طرح اہل بیت آل رسول کی محبت کا فرض جائے اور بعض و کتبہ ان سے مثل کفر کے حرام سمجھے اور ان کو یقیناً جنتی مانے اور جب ان کا نام لے تو تعظیم و توقیر کے ساتھ لے اور ان کی بزرگی اور مراتب کا معترف رہے اور ان کے دوستوں کا دوست اور دشمنوں کا دشمن بن جائے۔ اور مناقب ان کے جو قرآن اور حدیث اور سیر سے ثابت ہوں انہیں دل سے منے اور منادے اور نقصانہیں میں لکھے اور سب سادات سے اگرچہ وہ اسی ہوں اور حضرت کے طریقے پر چلے ہوں تعظیم سے پیش آنا چاہیے</p>	
درود و سلام اسے خدا بھیج بے حد	برورج محمد و آل محمد
<p>ارشاد النبی ہے انما یرید اللہ لیبذ عنکم الرجس اہل البیت و بطہرکم تطہیراً یعنی اللہ پاک ارادہ کرتا ہے کہ تم سے گناہ دور کر دے۔ اسے اہل بیت اور پورے طریقے سے تم کو</p>	

پاک کر دے ہر معصیت سے۔ حضرت سعید خدری فرماتے ہیں کہ اہل بیت مراد ہے حضرت علی و حضرت امام حسن و
حضرت امام حسین علیہم السلام سے۔
روایت ہے کہ ایک روز حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا گوشت کے سو سے بنا کر حضرت کی خدمت
میں لائیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اے جان پدر علی و حسن و حسین کو بھی بلاؤ تاکہ ہم سب مل کر کھائیں۔ جب سب
آگئے اور کھانا کھایا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان چاروں نفس کو کلمی میں داخل کر کے فرمایا کہ اے اللہ
یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ان سے جس کو دور فرما اور ان کو پاک کر۔ اسی وقت یہ آیت تطہیر نازل ہوئی۔ بعض تفسیر میں
میں لکھا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے وقت در فاطمہ رضی اللہ عنہا پر گزر فرماتے تھے تو زیر پا
جاتے تھے الصلوۃ اتقوا یرید اللہ لیبذ عنکم الرجس اہل البیت۔ تفسیر حسینی جلد ثانی

درود و سلام اسے خدا بھیج بے حد
برورج محمد و آل محمد
درود سے کبھی غافل نہ ہو درود پڑھو

معراج

سُبْحَانَ الَّذِي اسرى بعبدہ لیلًا من المسجد الحرام الی المسجد
الاقصیٰ یعنی ایک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف
رات میں۔ باقی اس کی تفصیل احادیث صحیحہ میں مرقوم ہے کہ جس کا قدر مشترک حد تو اترا تک پہنچ گیا ہے۔ اگرچہ
ایک ایک روایت خبر احاد ہے اس واسطے اس کے منکر کے واسطے کفر کا خوف ہے۔ اب ہم ان شکوک شہادت کو رفع
کریں کہ جو منکرین و ملحدین نے ظاہر کئے ہیں یعنی ملحدش معراج جسمانی کا انکار کرتے ہیں اور جسم سے بیت المقدس
تک آنحضرت کا جانا مانتے ہیں اور آگے آسمان پر روح کا جانا ثابت کرتے ہیں اور یہ دلیل لاتے ہیں کہ معاویہ
معراج کی نسبت یوں فرماتے ہیں کان رو یا صادقة یعنی خواب سچا تھا اور حضرت عائشہ سے یہ منقول
ہے ما فقد جسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المعراج معراج کی رات جسم
مبارک آنحضرت کا گم نہ ہوا۔ اور قرآن مجید میں بھی اللہ پاک یوں فرماتا ہے وما جعلنا الذویا الاتی
اریتاک الا فتنۃ لئلناس یعنی جو خواب کہ اسے نبی ہم نے تجھ کو دکھایا تھا اس کو لوگوں کے حق میں
فتنہ بنا دیا۔ الجواب ان کی دلیل کا جواب یہ ہے اول تو یہ روایتیں کہ جو حضرت عائشہ سے منقول ہیں
ان کو احادیث صحاح کے مقابلہ میں کہ جن میں صاف جسم کے ساتھ آسمانوں پر جانا مذکور ہے صلاحیت نہیں

یہ لطافت اور درجہ تزکیہ حاصل نہ تھا لہذا جسمانی معراج نہیں ہوئی نہ

آغاز

اربابِ خبر نے وقوع واقعہ معراج میں عجیب عجیب نکات و لطافت لکھے ہیں۔ مختصر یہ کہ اللہ پاک کو اپنے محبوب کی عظمت کا فرشتوں اور انسانوں اور جمیع مخلوق کو جتنا اور اپنی قربت کا خلعت خاص عطا فرمانا اور تمام نبیوں پر شرف امتیاز بخشنا منظور تھا چنانچہ عالم بالا کے سیر کے بارہ میں آیہ سبحان الذی ہوسری اور قربت الہی کے بارہ میں نکتہ قاب قوسین اودھنی اور دیدار جمال ذوالجلال کے ثبوت میں کنایہ مازع البصر و صاطعی اور رموز اسرار الہی کی گواہی میں رمز فاوحی الی عبدہ ما اوحی اور اوراک النوار لاقتناہی کی شہادت میں اشارہ ولقد رامن آیات دبتہ الکبریٰ دلیل ناطق اور برہان ہے۔ ایک یہ حب اللہ پاک نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تو دونوں میں بحث ہوئی۔ ہر ایک نے اپنی اپنی بڑائی کی دلیل لائی۔ آسمان نے کہا میں رفعت رکھتا ہوں وَالسَّمَاءُ دُفْعًا زین نے کہا میں بسط رکھتی ہوں۔ وَجَعَلَ الْاَرْضَ بَسَاطًا ط

نظم

فلک بولا کہ مجھ میں ماہِ دُخورِ شہید درخشاں ہیں
زمین بولی کہ مجھ میں لعل ہیں گل ہائے خداں ہیں
فلک بولا زمین سے مجھ میں انوارِ الٰہی ہیں
زمین بولی فلک سے مجھ میں اسرارِ الٰہی ہیں
فلک بولا کہ مجھ میں کمکشاں تاروں جڑی ہوگی
زمین ہنس کر یہ بولی مجھ میں پھولوں کی لڑی ہوگی
فلک بولا گھٹا اٹھ کر مری تجھ کو گھٹا دے گی
زمین بولی کہ مجھ کو عاجزی تجھ سے بڑھا دے گی
فلک بولا بلندی دی خدا نے ہر طرف مجھ کو
زمین بولی ملا ہے خاکساری کا شرف مجھ کو

رکعتیں پس شاذ و نادر قرار دی جائیں گی۔ دوم اگر ان کو ہمہ وجہ تسلیم بھی کیا جائے تب بھی مخالف کا مدعا ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے معراج جسمانی کسی مرتبہ معراج ہوئی تھی نہ

تا عرض کئی بار۔ گئے آئے محمدؐ بے کل رہے امت کے لئے ہائے محمدؐ

پس ہم یہ کہتے ہیں کہ تہناری ان روایتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت صلعم کو خواب میں معراج ہوئی اور اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کبھی بیداری میں جسم کے ساتھ معراج نہیں ہوئی۔ سوم معاویہؓ فتح مکہ میں ایک رات کے بعد ایمان لائے اور حضرتؐ کو کئی برس پہلے معراج ہوئی۔ سو ان کی روایت اس معاملہ میں ان صحابہ کے مقابلہ میں جو اس وقت موجود تھے مغیرہ نہیں۔ علی ہذا القیاس حضرت عائشہؓ بھی ایک مدت کے بعد حضرتؐ کے نکاح میں آئیں یہ بھی اس وقت نہیں تھیں۔ چہارم حضرت عائشہؓ کے قول کا مدعا ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ جسم روح سے جدا نہیں ہوا معجم کے روح اوپر کی اور قرآن شریف کی آیت کا یہ جواب ہے کہ تو بھی آیت ہمارے مدعا کے لئے دلیل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس معراج کی نسبت فتنہ فرمایا ہے اور بیظاہر ہے کہ حضرتؐ کا خواب میں آسمانوں پر تشریف لے جانا فتنہ نہیں سکتا کیونکہ خواب کی باتوں کو ایسا عجیب نہیں سمجھتے کہ ان کی تکذیب کر کے کافر اور مرتد ہو جاتے اور نہ دخل چلاتے ہاں اگر کوئی جسم کے ساتھ بیداری میں افلاک پر جانا بیان فرماتا ہے۔ سودہ ان لوگوں کے حق میں جو ضعیف الایمان ہیں فتنہ ہو گیا پس ضرور ہو کہ روایہ کے معنی اس آیت میں خواب کے نہ لے جائیں۔ بلکہ رویت بھری مراد لی جائے کہ فقط روایہ کچھ خواب ہی کے لئے مخصوص نہیں رویت سے مشتق ہے جس کے معنی دیکھنا ہے اور بلند لوگ اس دلیل سے آسمان پر جانا محال سمجھتے ہیں۔ کہ آسمان میں نہ دروازے ہیں نہ آسمان ٹوٹ پھوٹ سکتے ہیں کہ جو آپؐ توڑ پھوڑ کر اوپر تشریف لے گئے۔ ہم کہتے ہیں کہ قادر مطلق نے ایک کائنات کے ساتھ دعوام کو ظاہر کر دیا اور اس کو اب بھی ہر طرح کی قدرت ہے اور جب ہر طرح کی قدرت ہے۔ تو کیا مشکل ہے جس صورت سے چاہا۔ ایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع جسد اطہر کے تشریف لے گئے۔ کیونکہ یہ از خود رفق نہیں ہے۔ بلکہ ربودن ہے۔ یہ کہ انسان میں تزکیہ کرتے کرتے یہاں تک لطافت آجاتی ہے کہ جسم بمنزلہ اور لوگوں کی روح کے ہو جاتا ہے۔ پس آنحضرتؐ کہ تمام نفوس سے کامل تریں۔ آپؐ کا جسم مبارک روح کا اثر رکھتا ہے اور لطیف چیزوں کا بیچے ہوئے آسمانوں سے پار ہو جانا ایسا ہے جیسے نظر کا آئینہ سے پار ہو جانا۔

تن او کہ صافی تر از جان ما است اگر شے یک لحظہ آمد ردا است

اور تزکیہ اور تصفیہ کا کامل ثبوت یہ ہے کہ آپؐ کا سایہ نہ تھا۔ اسی وجہ سے تھوڑے سے عرصہ میں عالم بالا پر تشریف لے گئے اور دوسرے چٹکائی آپؐ کی کرم مبارک سے نکل جاتا تھا۔ چونکہ اور انبیاء علیہم السلام کو

حضرت موسیٰ کو بے ہوش کیا تھا۔ اس رات بے حجاب ہے طالب سے مطلوب مطلوب سے طالب مسرت کی عید ملتے ہیں۔ غنچے وصل اس طرح چٹک چٹک کر کھلتے تھے۔ تفسیر بغزل حضرت بیان خلد آشیان :-

کملی اوڑھے ہوئے اے ناز کے پالے آجا	سُرمہ مازع کا آنکھوں میں لگالے آجا
اے مرے عالم رویا کے اُجالے آجا	خواب میں زلف کو کھڑے سے ہٹالے آجا

اے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے آجا	
انبیاء میں سے کسی نے نہ یہ رتبہ پایا	تجھ پہ اللہ ہے یوسفؑ پہ زلیخا شیدا
کون ہے عرش مکاں کون ہے شاہ دوسرا	کون ہے ماہ عرب کون ہے محبوب خدا

اے دو عالم کے حسینوں سے نرالے آجا

سبحان اللہ! نیا رات ہے۔ اللہ اللہ کیا بات ہے یصلون علی التبیٰ کی ہر طرف دھوم ہے۔ بارش الطاف و کرم علی العموم ہے۔ خدا کو چاہت، چاہت کو نبوت، نبوت کو امت، امت کو شفاعت شفاعت کو رحمت، رحمت کو جنت، جنت کو عشرت، عشرت کو حور و غلمان مبارکباد دے رہے ہیں۔ نبیؐ سے وصلت، وصلت سے خلوت، خلوت سے جلوت، جلوت سے راحت، راحت سے فرحت، فرحت سے لذت، لذت سے ملاء اعلیٰ یہ کہہ رہے ہیں کہ اللہ العالمین آج کیا بات ہے جو دونوں جہاں نور علی نور ہو رہے ہیں :

قصیدہ معراج شریف

دو نو عالم میں نور علی نور کیوں، کسی روتق فزا آج کی رات ہے
یہ مسرت ہے کس کی ملاقات کی، عید کا دن ہے یا آج کی رات ہے
دن بھلے ہوں تو دل اس کا مجھوں رہے زلف شیگوں میں ہر روز الجھا رہے
اوڑھنی چاند تاروں کی اوڑھے ہوئے لیلے دل رہا آج کی رات ہے
طور چوٹی کو اپنے جھک گئے نگہ چاندنی چاند ہر سو بچھانے لگا !
عرش سے فرش تک جگہ گئے لگا رشک صبح صفا آج کی رات ہے
فرش کون دکان میں ہے کجواب کا یہ معنی کہ سونا نہیں ہے روا
سوئے والوں کو اکسیر ہے جاگنا، جاگ لورت جگا آج کی رات ہے

فلک بولا کہ تارے مجھ میں ہیں تاروں میں زینت ہے
زمین بولی کہ فتنے مجھ میں ہیں غنچوں میں نگہت ہے
فلک بولا مرے اوپر ملائک کے محل ہوں گے
زمین بولی کہ مجھ پر پیل بوٹے پھول پھل ہوں گے

فلک بولا ستاروں سے مزین میرا سینہ ہے
زمین بولی کہ مجھ پر طور ہے مکہ مدینہ ہے
فلک بولا کہ مجھ پر کرسی و عرش علی ہوں گے
زمین بولی کہ مجھ پر ادلیاء و انبیل ہوں گے

فلک بولا ستاروں کا مری منزل میں لشکر ہے
زمین بولی کہ مسجد میں مری اللہ اکبر ہے

یہ سن کر آسمان نے کہا میں قلعہ ہوں فلک جائے محل عرش رفیع مکان کرسی رفیع بام جبریل و میکائیل
مسکن اسرافیل و عزرائیل صومعہ لیسر مریم مقام لوح و قلم مدرسہ ادیس بیت المعبود تقدیس پھر تو خاک نیک
شرمندہ ہوئی اور کئی ہزار سال بایں حال رہی۔ لیکن جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔ تو
زمین ہزار ناز و انتحار سے بولی کہ اے فلک دیکھ اب اس سلطان دو جہاں نبی آخر الزماں کے قدم پاک
مجھ پر آئے ہیں۔ کہ جن کے سبب سے اللہ پاک نے دو جہاں بنائے ہیں۔ اب کہہ کہیں بڑی ہوں یا تو؟
اب بتا کہ شرافت مجھے ہے یا تجھ؟

مجھ پہ پیدا ہوئے محبوب خدا یا تجھ پر	اب میں ہوں رحمت عالم سے سرفراز کہ تو
مجھ پہ ہیں تحسیر دو عالم کے قدم یا تجھ پر	اب کروں طالع بیدار پہ میں ناز کہ تو

آسمان ملا جواب ہوا اور جناب الہی میں دُعا کرنے لگا کہ یا رب العالمین اس خاتم المرسلین کو یہاں بھی جلوہ گر
فرما اور میری بلندی کو جو تو نے بخشی ہے خاک میں نہ لا۔ اب میں اس شرافت سے خالی ہوں اگرچہ لکھ طرح ظاہر
میں نہیں سے عالی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان کی دُعا قبول فرمائی اور آنحضرتؐ کو معراج میں طلب کر کے آسمانوں
کو بھی شرف بخشا تو یہ رات عجیب رات ہے۔ اس رات کی کیا بات ہے۔ اللہ پاک کی رحمتوں کا بے حد نزول ہے
ہر کسی کو نقد و موصول ہے۔ دونوں جہاں میں شان کرم کا نور ہے۔ طبقات زمین و آسمان میں نور ہی نور ہے
آج نیرنگی کا دلہا بیگم کی دلہن سے ہم آغوش ہے۔ خلوت خانہ توحید میں فرحت و انبساط کا جوش ہے جس
محبوب پر دواؤں آئین میں ہزاروں پردے تھے آج بے نقاب ہے۔ وہ مشرق جس کی اد نے جھلک نے

کرے سامان تشریف آوری سرور عالم مرا محبوب آتا ہے قدم بوسی کو حاضر ہو مرے محبوب کی انت آکر کجائے جنت میں دو چندان روشنی ہوگی سراچاند آنے والا ہے بلاد سے پر بلاوے آ رہے ہیں عرش سے اکبر	نہ بانٹے رزق اتنی دیر میکاٹیل سے کہہ دو کرے موقوف قبض روح عزرائیل سے کہہ دو بچھا دے پر صراطِ حشر پر جبرئیل سے کہہ دو رہے روشن یہ ہرگز عرش کی قندیل سے کہہ دو محمد کو یہاں لائیں بہت بعیل سے کہہ دو
الحاصل جبرائیل امین محکم خداوندی بجلائے۔ گلزارِ جنت سے ایک براق انتخاب کیا اور وہ براق ۵ (از علی احمد) تلمیذ حضرت اکبر	
خُور کا چہرہ پری کے پر تجلے برق کی صفتِ براق جیسا کہ معارج النبوة میں تحریر ہے۔ یعنی برق رفتار۔ آتش کردار۔ زہرہ جبین زریں زمیں سیاہ موئے مبارک خو، جادو چشم، آہو چشم، عطار و منظر، نثر یا پیکر، دراز مژگاں، گہر دندان، تنگ دہن، سیمیں تن، سبک عنان تیز جولاں، خورشید طلعت، قمر بیست، آسمان سیرگردل طیر، یا قوت گردن، مصفا بدن، زمزم گوشت، سراپا ہوش، تندرو، گرم رو، نجستہ پے، معطرے، مصفا شکم، منور قدم، مرجان دم، نور لکھم	دستِ قدرت نے خود بنایا تھا براق صفتِ براق جیسا کہ معارج النبوة میں تحریر ہے۔ یعنی برق رفتار۔ آتش کردار۔ زہرہ جبین زریں زمیں سیاہ موئے مبارک خو، جادو چشم، آہو چشم، عطار و منظر، نثر یا پیکر، دراز مژگاں، گہر دندان، تنگ دہن، سیمیں تن، سبک عنان تیز جولاں، خورشید طلعت، قمر بیست، آسمان سیرگردل طیر، یا قوت گردن، مصفا بدن، زمزم گوشت، سراپا ہوش، تندرو، گرم رو، نجستہ پے، معطرے، مصفا شکم، منور قدم، مرجان دم، نور لکھم
آسمانوں سے نظریں کے گزرنے والا نازنین ماہِ جنیں لعبتِ حین زینت دیں حشر بھی بیٹھ گیا پاؤں دبانے کے لئے	سبزہ گلشنِ فردوس پہ چرنے والا گلبدن رشکِ چین سیبِ ذوقِ غنچہ دہن اس خوشامدیں کہ سیکھوں گاترا چال چلن
برہنہ ارادہ بیدار کر کے یہ براق جبرائیل علیہ السلام نے حضور میں پیش کیا اور عرض کیا ۵	
برق سے تیز ہے یہ براق آپ کا اب نہیں دیکھا جاتا فراق آپ کا	بہنو کہ خالق کو ہے اشتیاق آپ کا جلد چلنا روا آج کی رات ہے
یہ مژدہ تمن کر حضرت نے طہارت کا ارادہ فرمایا محکم پہنچا کہ اے جبرئیل ہمارے محبوب کے واسطے حوض کوثر سے پانی لاؤ۔ ابھی بند قبا اور تکمہ گریبان وائے ہوا تھا کہ رضوان و دو صراحیوں یا قوت کی آپ کوثر سے بھری ہوئی اور ایک طشتِ زمردیں لے کر حاضر ہوا اور زبانِ حال سے عرض کیا ۵	
بکشا بند قبا تا بکشا بیدل من کہ کشا کہ مرا بود ز پہلوئے تو بود	
روائے نورانی اٹھائی نعلین سبز بائے مبارک میں پہنائیں۔ پٹکا یا قوتِ سرخ کا کمر سے باندھا۔ نازبانہ سبز زرد کا ہاتھ میں اور حضور مسجد الحرام میں تشریف لائے۔ میکاٹیل و اسرافیل موعز شنگان ہلری نظم تذکرہ	

اُس کی سونگھی جو بُو اس کی دیکھی ضیاء دن پھرے دونوں کے اور نصیب پھر عارضِ شہ پہ قربان دن آج کا زلف پر مبتلا آج کی رات ہے وہ حبیبِ خدا سید المرسلین خاتم الانبیاء شاہِ دنیا و دیں بزمِ قوسین میں ہوں گے مسند نشین جشنِ معراج آج کی رات ہے طُور پر رفعتِ لامکانی کہاں، لن ترانی کہاں من رآئی کہاں جس کا سایہ نہیں اس کا ثانی کہاں اس کا اک معجزہ آج کی رات ہے روایت ہے کہ جس سال آپ کو نبوت عطا ہوئی اس سے بارہویں برس ماہِ رجب کی شانیں تاریخِ شبِ دو شنبہ کو جنابِ خواجہ عالم علیہ وآلہ وسلم اٹھائی کے گھر باسیاب ظاہر خوابِ راحت میں تھے ۵ خوابِ راحت میں تھے اٹھائی کے گھر آ کے جبرئیل نے یہ سنائی خبر چلے چلے شہنشاہِ والا گھر حق کو شوق لقا آج کی رات ہے جاگو جاگو شہنشاہِ دنیا و دیں اٹھو اٹھو ذرا لامکان کے مکیں دیکھو دیکھو یہ حاضر ہے روحِ الامیں روحِ تم پر خدا آج کی رات ہے ہوا جبرئیل کو ارشاد ہے یہ اوجِ مکاں لامکان پر میرے عبوت کو لے کر آجا اور محکم ہوا جبرئیل علیہ السلام کو کہ سوائے تیرے تمام فرشتے اپنی اپنی حد پر استقبال کے واسطے استاد ہیں۔ جنت کی خوریں آراستہ دیراستہ ہو جائیں۔ غلمانِ یا قوت کے طبق موتوں سے بھر کر تیار کرنے کے لئے لائیں۔ جب تک حکم نہ ہو۔ سورج نکلنے نہ پائے اور چاند پہلے آسمان پر روشن رہے۔ عرش سے فرش تک ٹوڑی ٹوڑی ہو جائے۔ ہر چڑی کوئی مگر گرم مبارکبادیں کوہ سے کاہ تک دل شاد ہیں ۵ کوہ سے کاہ تک دل میں سرور ہو شرق سے غرب تک جلوہ طور ہو عرش سے فرش تک ٹوڑی ٹوڑی ہو لاکھ دن سے سوا آج کی رات ہے اور اے جبرئیل تمام اولادِ آدم کی قبروں میں سے عذابِ موقوفہ ہو جائے اور حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ تک تمام انبیاء ہمارے محبوب کی پیشوائی کے واسطے آمادہ اور مستعد ہیں۔ غزل بلا داد ہے مہربانِ معراج ہے تفصیل سے کہہ دو کو پیوستہ سے عاشق ہونے لگا کی طرح اُن پر پئے تنظیم حاضر ہو کہ آتا ہے مرا پیسارا کما حق نے محمد سے کہے جبرئیل سے کہہ دو ہو قرباں ابروؤں پر ان کی اعلیٰ سے کہہ دو رکھے ہاتھوں سے اپنے صورتِ اسرافیل سے کہہ دو	
--	--

بجالاتے۔ جبرائیل نے باگ پکڑی۔ میکائیل نے رکاب تھام لی۔ اسرافیل نے غاشیہ کندھے پر رکھا۔ اور حضور سوار ہوئے۔ اسی ہزار فرشتے دائیں بائیں نور کی قندیلوں میں کا نور کی بقیاں روشن کئے ہوئے ساتھ ساتھ چلے۔ سلطان خواباں می رود گردش، جہم عاشقان چابک سواراں یک طرف مسکین گدایاں یک طرف اس وقت عجب بہار آ رہی تھی۔ جس وقت حضور کی سواری جاری تھی۔

بارغ عالم میں باد بہاری چلی سرور انبیاء کی سواری چلی یہ سواری سوئے ذات باری چلی اب رحمت اٹھا آج کی رات ہے

جناب حسن طلب ہر قدم ساتھ ہے دائیں بائیں فرشتوں کی بارات ہے سر پر نورانی سہرہ کی کیا بات ہے شاہ دہلوانا آج کی رات ہے گھات دہ گھات جس گھات میں بات ہو بات وہ بات جس بات میں بات ہو رات دہ رات جس رات میں بات ہو لطف اس بات کا آج کی رات ہے

کون جاتا ہے سلطان دنیا دین کس طرف عرش پر ذات حق کے قرین لینے آئے ہیں یہ کون روح الایں کب ہے مول خدا آج کی رات ہے عطر رگت فرشتے چھڑکتے چلے بس کی خوشبو سے رستے نکلتے چلے چاند نارے جلو میں چمکتے چلے، لکشمشاں زیر پا آج کی رات ہے

الغرض اس نزول و احتشام اور دعوم سے بیت المقدس میں سواری پہنچی۔ تمام انبیاء علیہم السلام اور بے شمار فرشتے جو حضور کی بیوثانی کے منتظر تھے۔ تجلیت و سلام بجالاتے۔ مسجد اقصیٰ میں حضور نے شکر ادا کیا۔ اور ان سب نے اقتدا کیا۔ پھر وہاں سے آن داخل میں پانسویس کی راہ طے فرما کر پہلے آسمان پر رونق افروز ہوئے اور بمصدق آیت شریف دھماکہ چنود دہلاؤ الہو بے شمار فرشتوں کو دیکھا کہ سرود کھڑے ہوئے قبیح و تمہیل میں مسرود ہیں حضور نے یہ عبادت پسند فرمائی اور یہاں نماز میں قیام فرض ہوا۔ اسی آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ بعد تحیت و سلام کے حضرت آدم علیہ السلام نے خوش ہو کر دعائیں دیں۔ اس کے بعد بے انتہا عجائبات ملاحظہ فرماتے ہوئے دوسرے آسمان پر تشریف لے گئے۔ اور ایک جماعت فرشتوں کی رکھی کہ رکوع میں جھکے ہوئے ہیں۔ روح الامیں نے عرض کیا کہ رسول اللہ جب سے یہ فرشتے پیدا ہوئے ہیں اسی عباد میں مشغول ہیں کبھی اور غفلت نگاہ نہیں کی۔ اس مقام پر رکوع نماز میں فرض ہوا اور میں حضرت یحییٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ پھر تیسرے آسمان پر پہنچے۔ اور یہاں سب فرشتوں کو سجدے میں مہر و پناہ پایا اور تمام

فرشتوں نے سجدہ سے سر اٹھا کر حضور کو سلام کیا۔ پھر ان طرح عبادت میں مشغول ہو گئے۔ یہیں حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت یسایا علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ آپ بھی شفاعت امت میں کوتاہی نہ فرماتیں۔ پھر حضور نے اپنے پائے مبارک سے چوتھے آسمان کو شرف بخشا۔ اور بہت سے فرشتوں کو دروازہ میٹھے ہوئے صبح الہی میں مشغول دیکھا۔ یہاں نماز میں قعدہ آخری فرض ہوا۔ اور اسی آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مصافحہ ہوا۔ اور جناب موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ اور موسیٰ علیہ السلام نے بحال ہسترت کہا کہ شکر ہے خدا نے جلیل کاکہ جس نے آپ کا جمال با کمال مجھے دکھایا اور آج وہ رتبہ تقرب حاصل ہے کہ نہ پہلے کسی کو ہوا اور نہ آئندہ ہو سکتا ہے ۛ

اور نبیوں کا یہ مرتبہ ہی نہیں، عرش اعظم کوئی گیا ہی نہیں
ایسا رتبہ کسی کو ملا ہی نہیں، جیسا رتبہ ترا آج کی رات ہے

یا رسول اللہ اس وقت رحمت الہی جوش میں ہے جو کچھ چاہو مانگ لو اور امت پر جو عبادت فرض کی گئی اس کی ادائیگی میں کوشش کیجئے۔ حضور نے وصیت حضرت کلیم اللہ کی متوجہ ہو کر فرمائی اور یاد رکھی۔ اسی کما پر بیت المعمور کی سیر کر کے دو رکعت نفل ادا کی اور جس طرح بیت المقدس میں انبیاء علیہم السلام کی آپ نے امت کی تھی یہاں تمام فرشتوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضور نے یہ اجتماع ملاحظہ فرمایا۔ تو دل میں آیا۔ کاش میری امت میں بھی مثل اس کے ظاہر ہوتا۔ چنانچہ حمید المؤمنین یعنی جمعہ کا دن عطا ہوا۔ مسلمانو! ثابت ہو کہ نماز وہ عطیہ الہی ہے کہ پہلے آسمانوں کے فرشتے کا قیام اور دوسرے آسمان والوں کا رکوع اور تیسرے آسمان والوں کا سجدہ اور چوتھے آسمان والوں کا قعدہ اس میں شامل ہے ان تمام فرشتوں کی فضیلتیں تمہیں ہر نماز میں حاصل ہیں۔ سخت افسوس ہے ان پر جو اس سے غافل ہیں۔ یہ حجاج المؤمنین ہے۔ یا بچوں وقت نماز کی کو معراج ہوتی ہے۔ مگر نماز بھی نماز کی طرح ہونی چاہئے۔ پیگٹاری ٹکڑوں سے تو اور انٹی ٹکڑی جاتی ہے۔ بقول مولانا رام

برزباں صبح و دردل گاؤں خزاں
اس چنیں صبح کے دارد اثر

اور جو اس کا مزائے کر پڑھو گے تو لطف حاصل ہوگا کہ کبھی نہ چھوٹے گا۔ اس سے یہاں بھی بھلا اور وہاں بھی بھلا۔ دنیا میں عاقبت و عورت آخرت میں فرحت و رحمت ۛ

شعر

جنت میں مکان اپنا بناتے ہیں نمازی
سجدوں بڑے شوق سے جاتے ہیں نمازی

موجود بھی خوش ہوتا ہے محبوب بھی راضی
خدمت کے لئے توفیق سکونت کے لئے غلہ
کتنا ہے یہ دروازہ پر داروغہ جنت
خویریں ہیں لئے ہاتھ میں ہر رنگ کے میوے
ظہر و سحر و عصر کو مغرب کو عشاء کو
سجدہ کا نشان چاند سا روشن ہے جیسے پر
ڈرتے ہیں فضا ہونے سے ملتے ہیں ادایر
سجدے کے لئے سر جو جھکاتے ہیں نمازی
جائے میں نہیں پھولے سماتے ہیں نمازی
ہسٹ جاؤ کہ فردوس میں آنے ہیں نمازی
پھل اپنی نمازوں کا یہ پاتے ہیں نمازی
اللہ کے دربار میں جاتے ہیں نمازی
خوران بہشتی کو لے جاتے ہیں نمازی
جاں اپنی نمازوں میں لڑاتے ہیں نمازی

خوران جنال ہستی ہیں اکبر سے کہ سرکار
لوگ بھی چلو خلد میں جاتے ہیں نمازی

خیر حب حضور پا بچوں آسمان پر پہنچے تو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل اور
حضرت یعقوب اور حضرت لوط علیہم السلام سے ملاقات ہوئی اور سب سے مصافحہ کیا۔ پھر چھٹے آسمان
پر حضرت نوح اور حضرت ادریس علیہم السلام ملے اور مصافحہ کیا اور خوش ہو کر دعا دی۔ پھر حضور ساتویں
آسمان کے عجائبات و غرائب ملاحظہ فرماتے ہوئے سدرۃ المنتہی تک پہنچے۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام
اپنے مقام سے رخصت ہونے لگے تو حضور نے فرمایا:

جو در دوستی مخلص یافتی | عنانم ز صحبت چرا تافتی ؟

جبرائیل نے عرض کیا یا رسول اللہ:

اگر یک سر موئے برتر پر دم | فروغ شعلہ بسوزد پر دم

پھر حضور نے ستریزا پر دے نور کے طے کئے۔ یہاں تک کہ براق بھی چلنے سے عاری ہوا۔ پھر رفرف
عرش کے قریب پہنچا کہ غائب ہو گیا اور ندائیں آنے لگیں

حکم تھا اے فلک اب قدم چوم لے جھک کے ہر اک ملک اب قدم چوم لے
عرش بھی بے دھڑک اب قدم چوم لے تجھ پہ شاہِ دینی آج کی رات سے

چاند ہالہ ہے اس روئے بے داغ کا اس کی آنکھوں میں سرمہ۔ ہے مازناغ کا
یہ وہی گل ہے توحید کے باغ کا جس کی زلفِ دقا آج کی رات ہے

خلوتِ خاص میں یہ حضور ہوئی قرب ہی قرب تھا دور دوری ہوئی
تھی بودل میں تماہ پوری ہوئی دیدہ شوق دا آج کی رات ہے

لکھا ہے کہ جب حضور عرش کے قریب پہنچے حکم ہوا کہ اے میرے محبوب آگے آؤ۔ اس وقت حضور نے چاہا
نعلین پائے مبارک سے اُتاریں۔ عرش بننے لگا۔ حکم ہوا کہ حبیب میرے نعلین نہ اُتارو۔ بلکہ پہننے چلے آؤ
کہ عرش فرار کیلئے حضور نے عرض کیا کہ خداوند اموی کو حکم ہوا تھا کہ پہلے چالیس روز یہ رکھو اور نعلین اُتار کر
کہہ طور پر آؤ پس عرش کو وہ طور سے کہیں زیادہ عظم اور پُر نور ہے پھر نعلین کیوں نہ اُتاروں۔ خطاب آیا کہ
محبوب میرے موسیٰ کو اس واسطے نعلین اُتارنے کا حکم دیا تھا کہ خاک وادی مقدس کی اس کے پاؤں میں
لگے تاکہ اس کو بزرگی حاصل ہو اور تجھ کو اس واسطے نعلین اُتارنے کا حکم نہیں ہے کہ تیری نعلین کی خاک سے
عرش مجید کو بزرگی حاصل ہے۔

تو بدیں جمال و خوبی سر طور گر ترانی | ارنی گوید آں کس کہ بگفت لن ترانی

دوسرے یہ کہ جب میں نے عرش کو بنایا تھا تو اسے قرار نہ تھا۔ اور ہمیشہ جنبش کرتا تھا۔ میں نے اس سے
دعہ کیا تھا کہ ایک رات ہم اپنے محبوب کو گلیا میں گے اور اس کی نعلین کا گوشوارہ تجھ کو عطا فرمائیں گے تب
اس کو قرار ہوا۔ اور اسی وقت سے عرش بریں نعلین کا مشتاق ہے۔

اللہ سے زینت تری اے عرشِ معلا | جھوم رہے ترا کشش کف پائے محمد
سب نبیوں کے سر پر تو ہوا عرش کا پایہ | اور عرش کی چوٹی پہ کف پائے محمد

پھر ارشاد الہی ہوا کہ محبوب آؤ تمہیں اپنی سلطنت کا ڈولہا دکھائیں اور مکان عالی شان دکھایا۔ نشین
پر پردہ ڈالنا۔ جب حجاب اٹھایا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں خود حضور پُر نور کی شبیہ جلوہ افروز ہے سبحان اللہ

ہے ایک مکان اور ایک کہیں تو اور نہیں | نہیں اور نہیں

پھر کیوں نہ ہو دل میں صاف یقین تو اور نہیں | میں اور نہیں

اب چھپنے سے ہوتا ہے کیا چپان لیا چپان لیا | بس دھوکہ نہ دے ادھر چہ نشین تو اور نہیں میں اور نہیں۔

اے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقامِ عور ہے کہ اس پیارے حضور کو کس پیرایہ میں ادا کیا ہے۔
اگر کوئی ارشاد ہوتا کہ تم ساری سلطنت کے دولہا ہو تو وہ بات نہ ہوتی کہ اول یوں شوق دلایا جائے۔ پھر
شبیبہ دکھائی جائے۔ اللہ۔ اللہ

تضمین بر اشعار حضرت بیان خلد آشیان

ہوئی عرشِ اعظم یہ جس دم رسائی | نہ تھا کچھ بسند جلوہ کبریا ئی

جلال الہی سے ہیبت ہو چھائی	اگر کے شہ تو پردے سے آواز آئی
کہ پردہ میں آنکھ سے پردہ نہیں ہے	
شب معراج میں کیا لطف تھا اللہ تعالیٰ	خود کا خالق اکبر نے کراہے بارے نبی
دونوں عالم کے خزانوں کی تجھے دی گئی	دقت ہے تیرے لئے دولت کنز مخفی
کھل گئے ہفت سمادات کے تالے آجا	
کہ پردہ میں آنکھ سے پردہ نہیں ہے	
مشفع عرش کے جب وہ شہ لٹا گزرا	بولے قدسی کردہ اللہ کا پیارا آیا
دھوم تھی چاروں طرف صل علی صل علی	پہنچا مجرب تو مشاہدہ رحمت نے کہا
خلوت راز میں اسے ناز کے پالے آجا	
کہ پردہ میں آنکھ سے پردہ نہیں ہے	
گل خوبی ہے تو اور گلشن وحدت سے یہاں	جس کی صورت ہے تو اس جس کی بیعت یہاں
مایہ ناز ہے تو آیہ الفت ہے یہاں	رنگ وحدت ہے یہاں غنی خلوت ہے یہاں
اسے گل گلشن لولاک لے آجا	
کہ پردہ میں آنکھ سے پردہ نہیں ہے	
خلوت راز سے پھر عرش پر آواز آئی	میرے محبوب خوش اسلوب رسول عربی
اے مرے لاٹھے اے ہاشمی مطلبی	ہم نے خوش ہو کے تجھے ساری خدائی بخشی
اپنے بندوں کو کیا تیرے حوالے آجا	
کہ پردہ میں آنکھ سے پردہ نہیں ہے	
ہم نے دیکھا تجھے تو دیکھا ہمارا جلوہ	بے تکلف یہاں پہنچے ہوئے تعلین آجا
آجھی جا طالب و مطلوب میں پردہ کیسا	لامکاں اپنا مکاں عرش سمجھ فریش اپنا
تو ہمارا ترے ہم چاہتے والے آجا	
کہ پردہ میں آنکھ سے پردہ نہیں ہے	
وہ نور الہی یہ نور ہے عیسوی	یہ صل علی اور وہ اللہ اکبر
جو دیکھا کہ ہے سب عینوں سے بہتر	کہا پھر تو آغوش رحمت میں آجا
جو تیرا نہیں ہے وہ میرا نہیں ہے	

انہیں عرش تک لے گئی ہوشمندی	ہوئی عرش سے فرش تک نقشبندی
خودی سے گزر کر ملی خود پسندی	یہ کہنتی تھی معراج مشہ کی بلندی
کہ عالم کوئی اس سے بالا نہیں ہے	
کہا حق نے پھر یہاں جو چاہو سو لو ہے	سبھی مسند عرش آرام کو ہے
دیائیں نے تجھ کو مرے پاس جو ہے	پرے کیا کہوں عالم گو گو کو ہے
خدا جانے کیا بات ہے کیا نہیں ہے	
دہ عرش علی پر گئے چھپے چھپے	جو راز دلی تھے کے چھپے چھپے
کہا حق نے اقرار دے چھپے چھپے	مزا نور مخفی کا لے چھپے چھپے
گھڑی نیک ہے اس میں کھٹکا نہیں ہے	
ہے عاشق کا دلور سدا درد سہنا	پہن لو نیچ کی محبت کا گھٹنا
ہمیشہ نہیں باغ عالم میں رہنا	چلو دادی عشق میں پایا رہنا
وہ جھل ہے یہ جس میں کھٹکا نہیں ہے	
سوا نیزے پر ہو گیا ہر درد شکن	یہ ہو گا مدح شہر ہے قہر انگن
یہاں نفسی نفسی میں میں مرد اور زن	قیامت میں دُور کس طرح چھوڑا من
کہ اس بھیط میں کوئی میرا نہیں ہے	
فراتے ہیں جناب خواجہ دو عالم صلعم کہ دیکھا میں نے عرش کے قریب بیخ کر ایک امر عظیم کہ زبانیں اس کا	
وصف نہ کر سکیں اور اسی حالت ذوق و شوق میں کہ میرا رنگ و نگار و نگار چو لقا نے کہہ ریا تھا۔ ایک قطرہ	
عرش بریں سے میری زبان پر گرا جو کمال شیریں اور سفید تھا۔ اس وقت مجھ کو علم اولین و آخرین مرحمت ہوا	
اور میرا دل اس سے روشن اور نورانی ہو گیا۔ اس وقت میرے پروردگار نے مجھ کو وہ دکھایا جو نہ دیکھا تھا	
کسی نظر نے اور نہ سنا تھا کسی گوش بشر نے۔ مؤلف	
عرش سے ایک قطرہ زبان پر گرا علم ہر شے کا اس وقت مجھ کو ہوا	
پھر تو دیکھا جو دیکھا سنا جو سنا گو گو مجھ آج کی رات ہے	
جس مکاں پر فرشتوں کے جلتے ہیں پر اس میں راز و نیاز بشیر و بشر	
ناز و انداز ادھر اُدھر مئی ادھر ہر اداس میں ادا آج کی رات ہے	

جواب میں عرض کیا السلام علی عباد اللہ الصالحین

ہائے اکبر ہے گنگا رول کا کس درجہ خیال
عیش میں بھی انھیں امت کی پڑی آج کی رات

پھر جس وقت ملائکہ مغربین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ رتبہ اختصا معلوم ہوا تو سب نے
بالاتفاق عرض کیا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبداً ورسولہ

لطف دل میں خدا کی ملاقات کے ذائقے ہونٹ پر التحیات کے
ہیں مزے خوش زباں پیمانجات کے فیض کا درکھلا آج کی رات ہے

پھر حکم ہوا کہ حبیب میرے جب کوئی سفر سے گھر جاتا ہے اس کے لئے تحفہ ضرور ہے۔ یہ جو کچھ میں نے
اور تو نے اور فرشتوں نے کہا ہے یہ میری طرف سے میرے بندوں کو بے قیمت تحفہ ہے ہر نماز میں پڑھا کریں

سب نماز اور روزہ سکھا دیجیئے بارع جنت کا مزدہ سنا دیجیئے
قاعدے بندگی کے بتا دیجیئے میں نے جو کچھ کہا آج کی رات ہے

کتنا آخر یہاں بھی ہے آنا تمہیں ایک دن ہے مجھے منہ دکھانا تمہیں
پھر نہ سوچو گھبراہٹ نہ ہو دیکھو سمجھا دیا آج کی رات ہے

پھر حضور نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وصیت کو یاد کر کے عبادت کی تخفیف میں بہت سعی کی
جو جناب باری میں قبول ہوئی اور اس طرح کی دعا یہ ہے۔ دینا لا تو اخذنا ان تسینا
او اخطانا دینا ولا تحمل علینا اصراً کمنا حملتنا علی الذین من قبلنا
دینا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واعرلنا وارحمنا انت
مولنا فانصرفنا علی القوم الکفرین

پھر ہوا حکم رب میر جنت کرو اور مکانات امت کے سب دیکھ لو
اور جو کچھ ضرورت ہو ہم سے کہو اب رحمت کھلا آج کی رات ہے

دونوں عالم میں صل علی کا ہے عمل کلمہ سن کر درخند جاتے ہیں کھل
بارع جنت میں جاتا ہے وحدت کا کل ٹھنڈی ٹھنڈی آج کی رات ہے

آمد آمد کی جنت میں دعویٰ میں تجویز تنظیم کے واسطے جھک گئیں

بلبلں پھول کی ڈالیاں لے چلیں ہر طرف مرجا آج کی رات ہے

پھر کیا حق نے جلوہ مرا دیکھ لے وہ مجھے دیکھ لے جو تجھے دیکھ لے
میں تجھے دیکھ لوں تو مجھے دیکھ لے دیکھنے کا آج کی رات ہے

تو نہ مجھ سے الگ میں نہ تجھ سے جدا تجھ سے جو مل چکا ہے وہ مجھ سے ملا
اور جو تجھ سے گیا ہے وہ مجھ سے گیا بس یہی فیصلہ آج کی رات ہے

اس وقت رحمت الہی اپنے جوہر دکھائی تھی تو حضور نے بھی شفاعت کے دفتر کھول دیئے۔

اس طرف رحمت حق کے جوہر کھلے اس طرف سے شفاعت کے دفتر کھلے
کہہ دیا دیکھ میں فیض کے درکھلے مانگ جو مانگنا آج کی رات ہے

عرض کیا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ الہی امت عاصی کی مغفرت چاہتا ہوں۔ ارشاد
ہوا کہ ستر ہزار نیرے واسطے بخشے اور کیا چاہتا ہے۔ عرض کیا کہ رب العالمین امت عاصی کی بخشش فرمایا
ستر ہزار اور بخشے اب اور مانگ کیا مانگتا ہے تو

شہ نے کی عرض امت گنہگار ہے بخش دے میرے مالک تو عفو ہے
نہج کو آساں ہے سب جگو دشوار ہے فکر روز جزا آج کی رات ہے

پھر یہ حق نے کہا ماہ پارے نبی تو مرا چاند ہے اور تارے نبی
ایسا گھبرانے میرے پیارے نبی ایسی جلدی ہی کیا آج کی رات ہے

راوی لکھتا ہے کہ سات سو بار جناب باری سے یہی خطاب ہوا کہ حبیب میرے اور کیا چاہتا ہے اور
ہر بار حضور نے یہی عرض کیا کہ یا غفور الرحیم امت گنہگار کی نجات۔ فرمان ہوا کہ مجھ سے میرے کب تک
امت عاصی کی مغفرت طلب کرو گے۔ عرض کیا حضور نے کہ یا اللہ العالمین طلب کرنے والوں کی بخشش والا
تو ہے۔ حکم ہوا کہ محبوب میرے اگر آج ہی سب امت بخش دوں تو کل قیامت میں کیا لطف آئے گا اے پیارے

لطف جب ہے کہ دیکھیں گے سارے نبی ہوگی تیری شفاعت پر رحمت مری
بخش دول کا قیامت میں امت تری تجھ سے وعدہ مرا آج کی رات ہے

تجھ سے بندہ مرا اگر کوئی پھر گیا طیفہ نار دوزخ میں وہ گر گیا
اور جو ایمان لایا وہی نہ گیا یہ میرا دعا آج کی رات ہے

حضور پر نور فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے اپنی ثنا میں انہی کے کہنے کا حکم فرمایا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ
وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ جب یہ تریف عرض کی گئی تو خطاب ہوا السلام علیہ ایتھا
النَّبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس وقت بھی حضور نے اپنی امت کو یاد فرما کر اس سلام کے

تضمین بر شہر حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ

وہ جو وہ جہاں کا ہے رہا وہی شمع انجمن دے
وہی سارے نبیوں کا پیشوا ہے جو سب فرشتوں کا اقتدا

بلغ العالی بکمال کشف الدجی بجمال
حسنت جمیع خصالہ صلوات علیہ وآلہ

وہی عرش جس کا ہے مشکا ہے عروج اس کو سونے لکھا
وہ حبیب احمدی ہے وہ نبی محمد مصطفیٰ

جو قدم نبی نے بڑھا دیا سر خود نکالے تھکا دیا
جو طلب کیا ہی لایا دیا کما بارغ خلد دکھا دیا

بلغ العالی بکمال کشف الدجی بجمال
حسنت جمیع خصالہ صلوات علیہ وآلہ

وہ حبیب حق شہنشاہ کو کہ یہ دین جس کا ہے چاروں
ہوئی پوری وصل کی آرزو یہ صدا بلند ہے کو بگو

بلغ العالی بکمال کشف الدجی بجمال
حسنت جمیع خصالہ صلوات علیہ وآلہ

کیس جہاں آب طہور کا کہیں رنگ عیش و سرور کا
کیس شور و غل سی خور کا کہ ہے یہ پیار رب غور کا

بلغ العالی بکمال کشف الدجی بجمال
حسنت جمیع خصالہ صلوات علیہ وآلہ

سچے اس چمن میں اک انجمن کہ ہوں صد جس میں شہر من
مری بات بھی وہاں جائے بن کہ ہوں ان کے ساتھ نور زن

بلغ العالی بکمال کشف الدجی بجمال
حسنت جمیع خصالہ صلوات علیہ وآلہ

دیکھا جنت میں جا کے میں نہیں رواں موتیوں کے صریح منکمل مکالم
ان مکالموں میں یا قوت کے سائبان بولے کیا کیا عطا آج کی رات ہے
جنت میں حشو طرح طرح کی نعمتیں دیکھ کر شکر خدا بجالائے اور جب تمام عجائبات و عراشب اسمائوں کے
اور جنت کے ایوانوں کے ملاحظہ فرما چکے اور ہر مقصد دل پا چکے تو

ہر ایوانی حق سے ملتی رہی واپس آئے کلی دل کی کھلتی رہی
بسترہ گرا زنجیر ملتی رہی یہ عجب معجزہ آج کی رات ہے
معجزہ یہ محمد کا تحقیق ہے جس نے تصدیق کی ہے وہ صدیق ہے
اور چونکہ ہے جاہل ہے زندیق ہے وہ عددے خدا آج کی رات ہے
نور میں قبریں حشر میں اسے خدا سختی و تنگی و پرستش جرم کا
خوف اکبر کو رہتا ہے بے انتہا فضل کر ادا آج کی رات ہے

راوی لکھتا ہے کہ جب حضور واپس تشریف فرمائے حرم نبوی ہوئے ہیں تو در دیوار شجر و حجر و اصف
ملائکہ سرگرم مبارکباد تھے۔ مبارکباد

وصل ذات خدا مبارک ہو
عرش خلوت سرا مبارک ہو
اے حبیب خدا مبارک ہو
رات کا دن ہو مبارک ہو
شور وصل علی مبارک ہو
حق نے تم سے کیا مبارک ہو
خاتم الانبیاء مبارک ہو
تم کو شاہ دنی مبارک ہو
سرچھکا کر کما مبارک ہو
ہر طرف شور تھا مبارک ہو

جشن معراج کا مبارک ہو
آپ کے واسطے شب معراج
نہم کو ماہ رجب کی ستائیں
لیلۃ القدر کی شب تلی ہے
ہر طرف ہیں درود کے تحفے
وعدہ بختش گنہگاروں
حق سے راز و نیاز کی خلوت
بزم قوسین میں رسائی آج
خور و غلاماں نے خلد میں شہ سے
فرش پر عرش پر دو عالم میں

حال معراج مصطفیٰ لکھنا
اکتبر بے نوا مبارک ہو

<p>آل المصطفیٰؐ کا ساتھ بھرتو بے شک نجات ہو جائے کہتے ہی لا الہ الا اللہ عاشقوں میں یہ نام کر جاؤں بانی بنم کا جو مقصد ہو سب کی یارب دُعا میں حاصل ہوں وہاں جنت میں ہو وطن سب کا خاتمہ ہو بخیر اکبر کا</p>	<p>ہو قیامت میں قاضی الحاجات گر محمدؐ کا ساتھ ہو جائے یا محمدؐ میں لوں عدم کی راہ آپ کے نام پر میں مرجاؤں پورا یارب طفیل احمد ہو جس قدر حاضرین محفل ہوں پڑو لے پھلے یہاں چمن سب کا اے خدا صدقہ آل احمد کا</p>	<p>ربِّ سَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ مَرْحِبًا مَرْحِبًا رَسُوْلِ اللّٰہِ</p>
<p>قطعہ تاریخ بطور تقریر علی جناب فضائل اصحاب الاناموسی</p>		
<p>محمد خلیل الدین صاحب خانقاہ اتریری مجسٹریٹ</p>		
<p>کیا کبھی روداد میلاد حضورؐ ایک ہی جوداد میلاد حضورؐ واقعی روداد میلاد حضورؐ کوئی بھی روداد میلاد حضورؐ آگئی روداد میلاد حضورؐ جمع کی روداد میلاد حضورؐ عفو کی روداد میلاد حضورؐ دیکھ لی روداد میلاد حضورؐ کھل گئی روداد میلاد حضورؐ مدعی روداد میلاد حضورؐ</p>	<p>اے جزاک اللہ اکبر وادہ ہیں رسالے اور بھی لیکن یہ ہے سچے سچے واقعہ کی شرح ہے ایسی دلچسپ آج تک دیکھی نہ تھی آپ کے حقیقہ میں ہی روزِ ازل آپ کی تالیف کی صد آفریں آپ کے حق میں سند ہے مستند دو نو آنکھوں نے کئے دو صاد جب کھول کر بستہ جو کھولی یہ کتاب راہ پر آئے جو پڑھ لے ایک بار</p>	

<p>مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات</p>		
<p>اب وہ مانگو جو دل کا مطلب ہے ہے وہ دانا ضرور دیتا ہے ہاتھ پھیلا رہے ہیں غم والے بخشنا ہے قدیم تیسرا کام تجھ سے کوئی جگہ نہیں خالی گل کا حلال مشکلات ہے تو دارث بے کساں غریب نواز ناؤ ڈوبی ہوئی تراتا ہے سب ترے عشق میں ہیں متوالے بہر اصحاب پاک د آل نبیؐ نیک خوش صاف قلب پاک خیال دے مڑاویں مڑا دمسندوں کو اپنے بندوں کے عیب ڈھک لینا دے خدا ان کو دُستِ درِ فرزند اپنے محبوب کی محبت دے مغفرت کر گناہ گاروں کی ہو زیارت ہمیں مدینے کی نام حضرتؐ کانے کے دے دلوں جان بخش دینا خدا جزا کے دن شدم رکھ لیجو قیامت میں داں محمدؐ کا نور روشن ہو پل سے اکسول میں پار ہوں چل کے</p>	<p>مومنو وقت رحمت رب ہے سب کو ریت غفور دیتا ہے یوں کرد عرض اے کرم والے ہے غفور الرحیم تیسرا نام تو ہی دیر و حرم کا ہے والی درد مندوں کے فکھ میں ساتھ ہے تو ہے تو دُکھ دلوں کا چارہ ساز بات بگڑی ہوئی بناتا ہے سے کدوں والے معرفت والے لطیف محسن عسری بخش اکمل حلال و صدق مقال ناز ہے تجھ پر تیرے بندوں کو دونو عالم میں آبرو دینا جو کہ اولاد کے ہیں خواہشمند بھر گئے پیمانہ شریعت دے لے خسر ہم تباہ کاروں کی ہاں دکھا دے بہار جینے کی نزع میں راہزن نہ ہو شیطان باپ ماں بھائی اور گل موس تیرے محبوب کی میں امت میں جس جگہ مومنوں کا مدفن ہو ہوں نہ میسزان عدل پر ہلکے</p>	<p>http://www.ranajabirabbas</p>

اضافہ جدیدہ نعتیہ کلام

وہ میرا ماہ اگر بے نقاب ہو جائے
جو چشم آپ کی رحمت ماب ہو جائے
خدا کے پیاروں میں اس کا شمار ہو جس پر
ہو مات موتیا موتی سے جسم پر ان کے
خدا کا اور خدائی کا ہے وہی محبوب
ہے طول حسرت و ارمان بھی مراقبہ
وہاں بلا یہ یا ایسا دل عطا کیجے
تو ہر رشک سے زہر سحاب ہو جائے
عذاب سخت بھی ہو تو ثواب ہو جائے
نگاہ لطف رسالت ماب ہو جائے
عرق سے غرق خجالت گلاب ہو جائے
کے سب حسینوں میں وہ انتخاب ہو جائے
اگر لکھوں تو وہ پوری کتاب ہو جائے
کہ جس کو درد اٹھانے کی تاب ہو جائے

گنہ کے خوف سے اتنا تو ڈریے اے اکبر
کہ پاک جرم سے فرد حساب ہو جائے

نعت دیگر

منا ہے کون ہے طاقت کسے منانے کی
مچی جو دھوم زمانے میں ان کے آنے کی
ہیں جھکنے شمس و قمر اس لئے ادب سے ادھر
رواں دواں رہے جبریل عرش سے تافیش
وفا میں کرتے تھے کیا کیا جفاؤں کے بدلے
ادھر سے ظلم ادھر سے دعا میں کیا کمنا
ادھر لعاب دہن چشم کو زنگ پہنچا
اٹھائے دست دعا اس طرف جو بارش کو
چھلکی قبر پہ بارش تو رحمتوں کی گھٹا
تری کتاب ہے وہ جس کے پڑھنے والوں کو
اسے بھی کھول دوتا ہے بسند طالع کا
خمار اتر نہیں سکتا مرا قیامت تک
یہ وہی دھن ہیں خدا دینی کو لے اکبر
شہید عشق ہے مرنے فسانے کی
ہو بدل گئی دم بھر میں کل زمانے کی
زمین ہے عرش محمد کے آستانے کی
یہ آن بان تھی خدمت میں آنے جانے کی
یہ عادتیں تھیں محمد کے گل گھرانے کی
عجب تھی شان یہ اسلام کے بڑھانے کی
تھی منتظر ہی ادھر روشنی لگانے کی
تھی رحمتوں کو ادھر جستجو بہانے کی
درد و خواں کو نہیں فکر شایانے کی
ہو ایک حرف کے بدلے میں دس عطائیں کی
تمہارے ہاتھ میں کئی ہے ہر خزانے کی
پسے ہوے ہوں میں ایسے شرا بنانے کی
اے تو بختے کی راس کو بخشوانے کی

خفیہ دل کھل گیا جب یہ سنا
بزم میں ایمان تازہ ہو گیا
دوہری خوبی کہ تم نے خود نکھی
چھپ گئی روداد میلاد حضور
جب سنی روداد میلاد حضور
خود پرستی روداد میلاد حضور

چھاپ دو حلقہ کی بھی تاریخ طبع
اب چھپی روداد میلاد حضور

۱۳۳۷ھ

اکثر شعراء حضرت اکبر دارینی کے دیوانوں کا جواب لکھ رہے ہیں۔ یہ ان کا جواب ہے

لکھ چکے ہیں شیخ سعدی کی گلستاں کا جواب
کاذبوں سے کب ہوا الامام سجاں کا جواب
ہوں مرے کذاب بھی ختم رسولال کا جواب
اب سخنور لکھتے ہیں اکبر کے دیوان کا جواب

جیسے لکھا تھا کسی کافر نے قرآن کا جواب

ت

دیگر

دل ہی دل سب سے کہ جو تیرا تمنا ہے
اس لئے میں مری نظریں ترے جلوں پہ نثار
نورزدہ نور کہ جس نور کے نزدیک کبھی
پیچھے آنا ہے ترا ختم نبوت کی دلیل
کھل کے مرجھائے بہت پھول جہاں میں لیکن
تیرے دندان بھی اجمالاً ہیں اندھیرے گھر کا
اس کو ارشاد ہے اتمعت علیکم نعمت
اس کے صدقے میں مجھے اپنا دکھا دے دربار
رات دن جاگنے والے ترے صدقے ماں باپ
نعتیں بانٹنے والے ہو اوجھڑ چشم کرم
یہ دعا ہے کہ محمد کا ہولب پر کلمہ

دیگر

نور تاریکی میں پایا اس سے ہر گمراہ نے
منٹ گئی جس کی خودی خود وہ خدا۔ سہل گیا
عرشِ دکرسی، مہر و ماہ ارض و فلک لوح و قلم
نعمت کو نین دے دے کہ بنایا امر حیا
ڈوبتے تر تہیں پھرتے آشنا اس بحر میں
جس کو عاشق کر دیا، سمجھو کہ کائنات کو دیا
یہی دیشیہ ہے کہ اکبر تیس کو شہر باد کو

دیگر

ثنائی حیدر کا دو عالم کہ یہاں میں نہیں
ضوء محمد کے کھنکھایاں ہے جیسی ایسی
حسن۔ نہ ان کہ کیا ختم نمک دنیا کو
لے لے کر ادرار شہیدوں کی اہل۔ نہ یہ کہا
کوئی شیر ایسا شجاعت کے بھی میدان میں نہیں
وہ تاباں میں نہیں مہر و رخشاں میں نہیں
نمک سینوں کی دکانوں کے نمکداں میں نہیں
ہم۔ نہ وہ پھول چہنہ میں جو گلستاں میں نہیں

نور میں رنگ میں خوشبو میں حسین میں تم سا
شمرنے ظلم کیسے آلِ نئی پر کسب کیا
تیری رحمت کے بھروسے پہ کئے خوب گناہ

دیگر

ایک بھی پھول دو عالم کے گلستاں میں نہیں
رحم کا نام ہی اس دشمنِ ایمان میں نہیں
کچھ کی اکبر ناچیز کے عصیاں میں نہیں

کہا صبا تو نے مدینہ کی ہوا کھائی ہے
اس کی قسمت ہے نصیب اس کا ہے تقدیر اس کی
پہنچا گناہ ہے دو عالم میں اذالوں کی پیکار
محسن یوسف کی ملاحت ہے مسلم لیکن
بدلہ ایذاؤں کا آزاروں کا نکلیقوں کا
دیکھ وہ آئے شفاعت کا اٹھا کر بیٹھا
دیکھ کر چاند کو تاروں میں گھورتا ہے خیال
میرے عصیاں کا ہے کتنا ہی گراں بار پھاڑ
ہوتی جاتی ہے جو ہر نقش قدم پر صدقے
قبر تاریک ہے اسے ماہِ مدینہ آجا
ہو مبارک یہ معاملہ کا عطیہ اکسب

دیگر

اس جہاں میں روشنی کی ریل کے مہر و ماہ نے
دو دنوں عالم میں کوئی محبوب کا ثانی نہیں
دو دنوں عالم کو دکھادی اپنی صورت کی بہار
چلنے والا اس شہریت پر بھٹک سکتا نہیں
چاہنے والا جو ہو اللہ کا تو ایسا ہو!
مومنو اللہ اکبر کا بوابِ نعرہ بلند

تضمین بر غزل حضرت عزیز

ترے عشق نے جس کو تنوار ماری
گناہوں سے اس کو ہوئی رستگاری

گشتی پار دل کے نظر کی کستاری	نکلتی ہوئی روح تن سے پیکاری
دو عالم بہ کاکل گرفتار داری	بہ ہر مو ہزاراں سیاہ کار داری
نہنشاہ ہے تیرے در کا بھکاری	ترے زیرِ فرمان ہے مخلوق ساری
ہے کون و مکاں میں ترا حکم جاری	ملک تجھ پہ صدقے بشر تجھ پہ داری
دو عالم بہ کاکل گرفتار داری	بہ ہر مو ہزاراں سیاہ کار داری
ہوئی جرمِ اُلفت سے کبلی جو بھاری	کما زلف نے اس سے میں تیرے داری
تجھ بھی ہے کیا رنج امت کا پیاری	تو زلفوں سے کبلی پیٹ کر پکاری
دو عالم بہ کاکل گرفتار داری	بہ ہر مو ہزاراں سیاہ کار داری
جو میری نہ دیکھی گئی بے قراری	شبِ تارِ جہاں نے کی آہ و زاری
نرپ کر محمدؐ محمدؐ لیکاری	کہ رکھ اپنے گیسو میں مجھ کو بھی داری
دو عالم بہ کاکل گرفتار داری	بہ ہر مو ہزاراں سیاہ کار داری
محمدؐ پہ خالق نے دالیل اتاری	تو کالی گھٹا کو ہوا رشک بھاری
گر جنے برسے میں تھی آہ و زاری	مجھے بھی تو لے پھانس آئز پکاری
دو عالم بہ کاکل گرفتار داری	بہ ہر مو ہزاراں سیاہ کار داری
نہیں تجھ ساحلی کوئی یا محمدؐ	ہے عالم میں رحمت تری یا محمدؐ
ہے ہر غم سے دم پر بنی یا محمدؐ	ادھر بھی نظر مہر کی یا محمدؐ
زرد تار بہ پار مٹی یا محمدؐ	نظر جانب ہر گنگار داری
یہ قد جس سے شرمندہ سر و گلستاں	یہ مہر محل جس سے نور شید تاباں
یہ گیسو کہ سنبل ہے جس سے پریشاں	یہ گوش ان پر تریاں گل باغِ ضواں
دو ابروئے خم ہر خم شیر عریاں	دو چشمِ فصول سازِ عینا داری
خدا جس کو دیتا ہے عشق و محبت	الک کفر و ایماں سے ہے اس کی طینت
نہ کچھ خوفِ ذلت نہ پردائے عزت	ہے اللہ اکبر عجب یہ شریعت
عزیز اللہ اللہ اس کفر و عشقت	
نہاں در تہِ حسرت ز تار داری	
تمت	